ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

فلسطینی اسیران کو سزائے موت دینے کا منصوبہ جنگی جرم اور بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے: رپورٹ
ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.337 Thursday, 18 June, 2026, 8 Pages

جلد نمبر(۳)، شمارہ نمبر(۳۳۷)، بروز جمعرات، ۱۸/جون، ۲۰۲۶ء، ۲/محرم الحرام، ۱۴۴۸، ۸ صفحات

G-7 اجلاس: وزیراعظم مودی اور ٹرمپ کی اہم ملاقات

ایران معاہدے اور سمندری سلامتی پر تبادلۂ خیال، آبنائے ہرمز کے ذریعے محفوظ جہاز رانی پر زور دیا

ایوین (فرانس): (ایجنسی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور وزیراعظم نریندر مودی نے بدھ کو فرانس میں جی 7 رہنماؤں کے ظہرانے کے دوران ایک اہم ملاقات کی۔ 16 ماہ سے زائد عرصے میں اپنی پہلی دوطرفہ ملاقات سے قبل، انہوں نے اپنے تعلقات کو ایک نئی سمت دینے کی کوشش کی۔

صدر ٹرمپ کے ساتھ ملاقات کے دوران پی ایم مودی نے آبنائے ہرمز کے ذریعے محفوظ جہاز رانی کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے ساتھ معاہدے کے ذریعے مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کی جانب ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے اور بھارت چاہتا ہے کہ اس عمل میں سمندری جہازوں اور ان کے عملے کی حفاظت کو بھی ترجیح دی جائے۔ پی ایم مودی نے امریکی صدر ٹرمپ سے کہا، "ہم نے ہمیشہ اس بات کو برقرار رکھا ہے کہ سمندر میں نیویگیشن کی آزادی کی ضمانت ہونی چاہیے، اور ہمیں اس پر اصرار کرنا چاہیے۔ لاکھوں ہندوستانی بحری جہاز دنیا کے مختلف سمندروں میں بحری تجارت میں کام کر رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی حفاظت بھی اتنی ہی اہم ہے۔ مجھے یقین ہے کہ (ایران کے ساتھ) معاہدہ سمندری جہازوں کی حفاظت کو یقینی بنائے گا اور اسے ترجیح دے گا۔" ملاقات کے دوران وزیراعظم مودی نے کہا، "آپ سے دوبارہ ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی۔ گزشتہ سال واشنگٹن میں ہماری ملاقات کے بعد سے بھارت اور امریکہ کے تعلقات میں نئی رفتار اور توانائی آئی ہے۔" انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک نے مشترکہ طور پر جو اہداف طے کیے تھے، ان کے حصول کے لیے تیزی سے کام جاری ہے، جو خوش آئند بات ہے۔

اس موقع پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی کے ساتھ ان کی انتہائی مثبت اور مفید بات چیت ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی معاہدے سمیت کئی شعبوں میں تعاون جاری ہے اور بھارت و امریکہ کے تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ جب تک میں صدر ہوں، وائٹ ہاؤس میں ان کا (بھارت) بہت اچھا دوست ہے، یہاں ہر کوئی بھارت کو پسند کرتا ہے اور وہ اس شخص (پی ایم نریندر مودی) کی بہت عزت کرتے ہیں۔

'مشترکہ خوشحالی میں یقین رکھتا ہے ہندوستان'

جی 7 میں مودی کا خطاب: ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان 'گلوبل اسکلز پارٹنرشپ' بنانے کا مشورہ

نئی دہلی، (ایجنسیاں): وزیراعظم نریندر مودی نے جی 7 ممالک سے مشترکہ عالمی خوشحالی کی سمت میں کام کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہندوستان تقسیم میں نہیں، بلکہ انضمام، تحفظ پسندانہ پالیسی نہیں، بلکہ شراکت داری اور غیر یقینی صورتحال نہیں بلکہ مشترکہ خوشحالی میں یقین رکھتا ہے۔ وزیراعظم نے بدھ کو فرانس کے ایویاں شہر میں جی 7 ممالک کے 52 سربراہ اجلاس میں شراکت دار ملک کے طور پر 'سب کے لیے متوازن، مشترکہ اور پائیدار اقتصادی ترقی' کے موضوع پر آؤٹ ریچ سیشن سے خطاب کیا۔ مشترکہ خوشحالی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے جی 7 ممالک کو افریقہ، لاطینی امریکہ اور بحرالکاہل کے جزائر والے ممالک کے ساتھ تجارت بڑھانے کے لیے ایک 'کنیکٹیوٹی پروجیکٹ'، 'انٹرنیشنل موبلائزیشن پارٹنرشپ فار ایکسلیریٹنگ کنیکٹیوٹی اینڈ ٹریڈ' (امپیکٹ) بنانے کے ساتھ ساتھ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے درمیان 'گلوبل اسکلز پارٹنرشپ' بنانے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کا مشترکہ عالمی خوشحالی میں یقین صرف لفظوں تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ کام میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ گزشتہ چند سال میں ہندوستان نے اس میٹنگ میں موجود اکثر ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدے کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے پتہ چلتا ہے، ہندوستان تقسیم میں نہیں، بلکہ انضمام، تحفظ پسندانہ پالیسی نہیں، بلکہ شراکت داری اور غیر یقینی صورتحال نہیں بلکہ مشترکہ خوشحالی میں یقین رکھتا ہے۔ وزیراعظم نے رکن ممالک کو یقین دلایا کہ ہندوستان آنے والے وقت میں بھی ان کے ساتھ مل کر مشترکہ اقتصادی مضبوطی کیلئے زیادہ مستحکم، اور خوشحال عالمی معیشت کی تعمیر کیلئے کام کرتا رہے گا۔

107 یہودی آبادکاروں کی مسجد اقصیٰ میں تلمودی رسومات کی اشتعال انگیز ادائیگی

غزہ: بدھ کی صبح درجنوں یہودی آبادکاروں نے قابض اسرائیل کی پولیس کی سخت سکیورٹی میں باب المغاربہ کے راستے مسجد اقصیٰ میں دھاوا بول دیا۔ یہ اس منظم اور مسلسل یلغار کا حصہ ہے جس کا ہدف مقدس مسجد کے تقدس کو پامال کرنا ہے۔

مقبوضہ بیت المقدس میں محکمہ اوقاف اسلامی نے اطلاع دی ہے کہ 107 یہودی آبادکاروں نے یکے بعد دیگرے مسجد اقصیٰ میں داخل ہوکر اس کے صحنوں میں اشتعال انگیز چہل قدمی کی بالخصوص مسجد کے مشرقی حصے میں ان کی گھنونی سرگرمیاں جاری رہیں۔

محکمہ نے مزید بتایا کہ یہودی آبادکاروں نے دھاوے کے دوران تلمودی رسومات ادا کیں جبکہ قابض فوج نے اس پورے عرصے میں سخت سکیورٹی کے حصار میں ان شرپسند عناصر کی سرپرستی کی۔

یہ یلغار ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب قابض صہیونی حکام نے فلسطینی نمازیوں کے مسجد اقصیٰ میں داخلے پر سخت پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ مسجد کے داخلی دروازوں پر نمازیوں کی تلاشی اور شناختی کارڈز کی جانچ پڑتال کے ظالمانہ اقدامات کیے جا رہے ہیں جبکہ کئی فلسطینی مرابطین اور سماجی کارکنوں کو مسجد سے دور رکھنے کی سازش بھی جاری ہے۔

مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں یہودی آبادکاروں کی جانب سے قابض فوج کی زیر سرپرستی روزانہ کی بنیاد پر دھاوے معمول بن چکے ہیں۔ یہ سب کچھ انتہا پسند ہیکل گروہوں کی ان اشتعال انگیز اپیلوں کے سائے میں ہو رہا ہے جن کا مقصد مسجد کے اندر یہودی آبادکاروں کی موجودگی کو بڑھانا اور وہاں مزید تلمودی رسومات کی ادائیگی ہے۔

اہل القدس اور مذہبی ادارے ان مسلسل دھاووں کی سنگینی اور ان کے ساتھ جڑے ان ہتھکنڈوں کے بارے میں خبردار کر رہے ہیں جن کا مقصد مسجد اقصیٰ کے اندر زمینی حقائق کو تبدیل کرنا اور فلسطین کے اس عظیم ترین اسلامی مقدس مقام پر قابض اسرائیل کا تسلط مزید مضبوط کرنا ہے۔

جی 7 ممالک کے رہنماؤں کا لبنان میں جنگ بندی پر زور، ایران ڈیل کا خیر مقدم

'جوہری ایران' کے مخالف امریکہ کے اتحادیوں برطانیہ، کینیڈا، فرانس، جرمنی، اٹلی اور جاپان نے ٹرمپ کے جنگ شروع کرنے کے فیصلے کی حمایت نہیں کی

پیرس، (ایجنسیاں) جی 7 ممالک کے رہنماؤں نے لبنان میں فوری جنگ بندی کا مطالبہ کیا ہے اور ایران کے ساتھ ہونے والے عبوری معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق یہ اجلاس فرانس کے شہر ایویان-لی-بینز میں جنیوا جھیل کے کنارے منعقد ہوا، جہاں امریکی ایرانی جنگ بندی کے معاہدے کی تفصیلات واشنگٹن اور تہران سے سامنے آ رہی تھیں۔ یہ معاہدہ جمعے کو باضابطہ طور پر ظاہر کیا جانا ہے۔ امریکی ایرانی معاہدے کا مقصد جنگ کے خاتمے کے لیے مذاکرات کا آغاز کرنا ہے، جس میں ایران اور لبنان سمیت اب تک 7 ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ جی 7 رہنماؤں نے اپنے بیان میں کہا کہ مذاکرات کو ایران کے خطے اور دنیا بھر میں پیدا کردہ خطرات کو حل کرنا ہوگا اور یہ یقینی بنانا ہوگا کہ ایران کبھی بھی جوہری ہتھیار حاصل نہ کرے۔

یہ اجلاس امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے لیے موقع تھا کہ وہ اپنے اتحادیوں برطانیہ، کینیڈا، فرانس، جرمنی، اٹلی اور جاپان کو ایران کے ساتھ ہونے والے معاہدے سے آگاہ کریں۔ اگرچہ یہ ممالک ایران کے جوہری پروگرام پر واشنگٹن کی تشویش میں شریک ہیں، لیکن انہوں نے ٹرمپ کے جنگ شروع کرنے کے فیصلے کی حمایت نہیں کی۔ ان کا خدشہ ہے کہ ایران نے طاقتور حملے کا مقابلہ کرکے آبنائے ہرمز پر اپنا کنٹرول مضبوط کر لیا ہے۔ جی 7 رہنماؤں نے کہا کہ وہ معاہدے کے نفاذ میں تعاون کیلئے تیار ہیں۔ برطانیہ اور فرانس کی قیادت میں ایک اتحاد آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کے بعد بحری جہازوں کی حفاظت کرے گا۔ واشنگٹن اور تہران کے درمیان دستخط شدہ یادداشت اپریل میں اعلان کردہ جنگ بندی کو مزید 60 دن کے لیے بڑھاتی ہے تاکہ مستقل امن معاہدے پر بات چیت ہو سکے۔ ٹرمپ نے کہا کہ معاہدے میں واضح کیا گیا ہے کہ ایران جوہری ہتھیار نہیں رکھے گا۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ مزید مذاکرات ایران کے یورینیم کے ذخیرے کو ختم کرنے یا تلف کرنے کی طرف لے جائیں گے۔ تاہم جنگ کو ایسے شرائط پر ختم کرنا ٹرمپ کے لیے سیاسی تنقید کا باعث بن سکتا ہے، خاص طور پر اپنی جماعت کے سخت گیر حلقوں سے۔ لبنان کی صورتحال اس جنگ بندی کا سب سے بڑا سوال ہے۔ اسرائیل نے مارچ میں لبنان پر حملہ کیا تاکہ حزب اللہ کو ختم کیا جا سکے، جس نے ایران کے ساتھ یکجہتی میں سرحد پار حملے کیے تھے۔ اسرائیلی افواج اب بھی جنوبی لبنان کے حصے پر قابض ہیں، جہاں 10 لاکھ سے زائد افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔

ایران کا کہنا ہے کہ مستقل امن معاہدے کے لیے اسرائیل کو لبنان سے نکلنا ہوگا، لیکن اسرائیل انکار کرتا ہے۔ اس معاملے پر امریکہ اور اسرائیل کے تعلقات میں دراڑ پڑ گئی ہے۔ جی 7 رہنماؤں نے اپنے بیان میں لبنان میں فوری اور مضبوط جنگ بندی اور حزب اللہ کے ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ حزب اللہ کے ترجمان نے کہا کہ ایران اسرائیلی قبضے کے خاتمے کے بغیر مستقل امن پر راضی نہیں ہوگا۔ معاہدے میں 300 ارب ڈالر کا تعمیر نو فنڈ بھی شامل ہے، جو خلیجی ممالک فراہم کریں گے اگر ایران دیگر شرائط پر عمل کرے۔ آئندہ ساٹھ دنوں میں ایران کے جوہری پروگرام کے مستقبل پر بات چیت ہوگی، لیکن ایران کی میزائل صلاحیت اور علاقائی ملیشیاؤں کی حمایت زیر بحث نہیں ہے، جو امریکہ کی بڑی رعایت سمجھی جا رہی ہے۔

تیل کی قیمتیں بدھ کو مزید گر گئیں کیونکہ آبنائے ہرمز کے دوبارہ کھلنے کی امید ہے۔ امریکی حکام نے کہا کہ معاہدے کے تحت ایران کے تیل پر پابندیاں ختم کردی جائیں گی، جس سے عالمی منڈی میں تیل کی فراہمی بڑھ سکتی ہے۔ جی 7 رہنماؤں نے کہا کہ وہ توانائی کے ذرائع کو متنوع بنانے کے لیے پرعزم ہیں تاکہ آبنائے ہرمز پر انحصار کم ہو۔

اسی اجلاس میں جی 7 رہنماؤں نے یوکرین کی حمایت کا بھی اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ یوکرین کی علاقائی سالمیت کے ساتھ کھڑے ہیں اور روس پر مزید پابندیاں لگائیں گے۔ یہ بیان اس وقت آیا جب ٹرمپ نے یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی سے ملاقات کو "بہت اچھی" قرار دیا، جس سے امن مذاکرات کی امید پیدا ہوئی۔ یہ صورتحال ظاہر کرتی ہے کہ جی 7 ممالک نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ مشرقی یورپ میں بھی امن قائم کرنے کے لیے سرگرم ہیں۔

'مستقل امن معاہدے کے لیے اسرائیل کو لبنان سے نکلنا ہوگا'

ایران کا کہنا ہے کہ مستقل امن معاہدے کے لیے اسرائیل کو لبنان سے نکلنا ہوگا، لیکن اسرائیل انکار کرتا ہے۔ اس معاملے پر امریکہ اور اسرائیل کے تعلقات میں دراڑ پڑ گئی ہے۔ جی 7 رہنماؤں نے اپنے بیان میں لبنان میں فوری اور مضبوط جنگ بندی اور حزب اللہ کے ہتھیار ڈالنے کا مطالبہ کیا۔ حزب اللہ کے ترجمان نے کہا کہ ایران اسرائیلی قبضے کے خاتمے کے بغیر مستقل امن پر راضی نہیں ہوگا

ایران-امریکہ امن معاہدہ، پوپ لیو چہاردہم کا خیر مقدم

روم، (ایجنسی) کیتھولک چرچ کے رہنما پوپ لیو چہاردہم نے ایران اور امریکہ کے درمیان طے پانے والے مفاہمتی یادداشت کو امن کی جانب

ایک اہم قدم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ مسائل کے حل کے لیے جنگ کے بجائے مذاکرات ہمیشہ بہتر راستہ ہیں۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، کیتھولک چرچ کے سربراہ پوپ لیو چہاردہم نے ایران اور امریکا کے درمیان طے پانے والے مفاہمتی یادداشت کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے فوجی تصادم سے دوری کی جانب ایک اہم پیش رفت قرار دیا ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے پوپ لیو چہاردہم نے کہا کہ یہ امر خوش آئند ہے کہ ایران اور امریکہ کے درمیان ایک ایسی مفاہمتی یادداشت طے پا گئی ہے جس پر جمعہ کو باضابطہ دستخط کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی اس معاہدے میں کئی نکات طے ہونا باقی ہیں، تاہم مسائل کے حل کیلئے دوبارہ جنگ کی طرف جانے کے بجائے مذاکرات اور بات چیت کا راستہ ہمیشہ بہتر ہوتا ہے۔ پوپ نے امید ظاہر کی کہ یہ مفاہمتی یادداشت واقعی جنگ کے خاتمے اور پائیدار امن کی بنیاد بن سکتی ہے تاکہ تمام فریقین کے مفاد میں آگے بڑھا جا سکے۔

یہودی بلوائیوں کے حملے، مسجد نذر آتش، مغربی کنارے میں قابض اسرائیلی فوج کے وسیع پیمانے پر چھاپے

مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے مختلف اضلاع میں آج بدھ کی رات اور صبح سویرے شدید میدانی کشیدگی دیکھی گئی، جس کی وجہ قابض اسرائیل کی افواج کی جانب سے بیک وقت شروع کیے گئے فوجی چھاپے تھے۔

قابض اسرائیل کی گزشتہ رات اور آج صبح کی جارحیت میں شدید جھڑپیں اور یہودی آبادکاروں کے حملے شامل تھے، جو نابلس کے جنوب میں ایک اسرائیلی گاڑی پر فائرنگ کے واقعہ کے بعد پیش آئے۔ اس واقعے کے بعد قابض فوج نے شہر کے اردگرد اہم چوکیاں بند کر کے علاقے کو فوجی بیرک میں تبدیل کر دیا۔ نابلس کا ضلع اس وقت میدانِ عمل بنا جب ایک فلسطینی نے زعترہ چوکی کے قریب اپنی گاڑی سے اسرائیلی گاڑی کو نشانہ بنایا۔

قابض فوج نے بھاری کمک طلب کی اور نابلس شہر کے اردگرد تمام چوکیاں، بالخصوص زعترہ چوراہا اور شہر کے جنوب مغرب میں واقع المربعہ چوکی کو مکمل طور پر بند کر دیا۔ اس دوران متعدد فلسطینی شہریوں کو تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا۔

قریبی قصبے بیتا میں یہودی آبادکاروں نے "بُر قوزا" اور "الحرائق" کے علاقوں میں شہریوں کے گھروں پر حملہ کیا، جہاں مقامی لوگوں نے بہادری سے ان کا مقابلہ کیا۔

قابض فوج نے انڈسٹریل ایریا (صنعتی چوک) پر دھاوا بولا اور یہودی آبادکاروں کے حملے کے بعد نوجوانوں پر تشدد کیا۔ اسی دوران شہر کے مشرق میں واقع عسکر قدیم اور جدید مہاجر کیمپوں پر بھی چھاپے مارے گئے، جہاں چھاپہ مار کارروائیوں کے لیے پیادہ فوج کی بڑی تعداد تعینات کی گئی۔

یہودی آبادکاروں کی جارحیت صرف نابلس تک محدود نہیں رہی بلکہ رام اللہ کے ضلع کو بھی شدید متاثر کیا۔ آبادکاروں کے گروہوں نے جلجلیہ گاؤں میں ایک مسجد کو نذر آتش کر دیا اور اس کی دیواروں پر نسل پرستانہ اور دشمنی پر مبنی نعرے لکھے، جو عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے کا ایک گھناؤنا جرم ہے۔

اسی تناظر میں قابض فوج نے شہریوں کی نقل و حرکت روکنے کے لیے روابی شہر کے داخلی راستے پر لگے لوہے کے گیٹ کو بند کر کے ضلع میں گھیراؤ مزید سخت کر دیا۔

سلواد قصبے (شمال مشرقی رام اللہ) میں بھی فوج نے دھاوا بولا اور گھروں میں گھس کر تلاشی لی اور سامان میں توڑ پھوڑ کی۔

دیگر شہروں میں منظم چھاپوں کے تسلسل میں، قابض فوج نے قلقیلیہ شہر اور اس کے نزال محلے پر فوجی گاڑیوں اور بلڈوزر کے ساتھ وسیع پیمانے پر دھاوا بولا۔ پیادہ فوج گلیوں میں پھیل گئی اور رہائشی عمارتوں پر چھاپے مارے، جبکہ یہودی آبادکار شہر کے مشرق میں واقع "قدومیم" چوراہے کے اردگرد پھیل گئے اور ٹریفک کے لیے اہم راستے بند کر دیے۔

جنین میں قابض فوج نے شہر کے الزہرہ محلے میں ایک رہائشی عمارت پر چھاپہ مار کر ایک نوجوان کو گرفتار کیا، جبکہ فوج نے فقوعہ قصبے کی فضاؤں میں روشنی کے بم (Flare bombs) چلائے اور بیت قاد گاؤں میں ایک گھر پر دھاوا بولا۔

چھاپوں کا سلسلہ الخلیل تک پھیل گیا جہاں فوج نے الفوار کیمپ میں گھروں کی تلاشی کا سلسلہ جاری رکھا۔ یہی منظر طولکرم کے شمال میں واقع قفین قصبے میں بھی دیکھا گیا۔ جبکہ مقبوضہ بیت المقدس میں بیت اکسا قصبے اور قلندیا کیمپ پر چھاپوں کے بعد پرتشدد جھڑپیں ہوئیں، جہاں قابض فوج نے گولیاں اور صوتی بموں کا بے دریغ استعمال کیا۔

یہ تیزی سے بدلتی ہوئی صورتحال قابض فوج اور یہودی آبادکاروں کے درمیان منظم میدانی اشتراک اور اجتماعی سزا کی پالیسی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس صورتحال نے مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے شہروں اور قصبوں کو زمین اور املاک کے دفاع کے لیے کھلی اور مسلسل مزاحمت کی حالت میں لا کھڑا کیا ہے۔ فلسطینیوں نے خبردار کیا ہے کہ اس کشیدگی کا تسلسل خطے کے استحکام کے لیے تباہ کن ثابت ہوسکتا ہے۔

فلسطینی اسیران کی نگرانی کے لیے مقتول اسرائیلیوں کے لواحقین کی تعیناتی کا مجرمانہ صہیونی اقدام

غزہ: کلب برائے اسیران کے جنرل ڈائریکٹر اور ترجمان امجد النجار نے قابض اسرائیل کے انتہا پسند وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کی جانب سے قابض صہیونی عقوبت خانوں میں قید فلسطینی اسیران کے حوالے سے جاری کردہ فیصلے پر کڑی تنقید کرتے ہوئے اسے ایک خطرناک اور غیر معمولی قدم قرار دیا ہے۔

امجد النجار نے پریس کو جاری کردہ اپنے بیانات میں وضاحت کی کہ ایتمار بن گویر نے فیصلہ کیا ہے کہ جن اسرائیلیوں کے لواحقین 'تصادم کے واقعات میں ہلاک ہوئے'، انہیں اسرائیلی عقوبت خانوں کے اندر فلسطینی اسیران کی صورتحال کی نگرانی کے لیے تعینات کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ فلسطینی اسیران کے خلاف قابض حکومت کی انتقامی سیاست اور اجتماعی سزا کے حربوں کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ یہ اقدام اسیران کے فائل کو سنبھالنے میں ایک خطرناک روایت قائم کر رہا ہے۔

امجد النجار نے اس بات پر زور دیا کہ یہ قدم انصاف اور غیر جانبداری کے بنیادی ترین معیارات کے سراسر منافی ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ حراستی مراکز کی نگرانی کا کام صرف سرکاری، قانونی، خود مختار اور متعلقہ ماہر اداروں کے ذریعے ہی انجام پانا چاہیے۔ انہوں نے اس فیصلے کا تعلق قابض صہیونی حکام کی جانب سے ریڈ کراس کو اس کے انسانی اور نگرانی کے فرائض انجام دینے سے مسلسل روکنے اور سات اکتوبر سنہ 2023ء سے فلسطینی اسیران سے ملاقات سے محروم رکھنے سے جوڑا ہے۔

ایتمار بن گویر جب سے سنہ 2022ء میں عقوبت خانوں کا قلمدان سنبھالا ہے، فلسطینی اسیران کے خلاف سخت پالیسیوں اور اقدامات کا نفاذ جاری رکھے ہوئے ہے، جس میں غزہ کی پٹی پر جاری جنگ کے دوران نمایاں تیزی آئی ہے۔

یاد رہے کہ قابض اسرائیل کے وزیر برائے قومی سلامتی نے گزشتہ مئی میں ایک ویڈیو کلپ جاری کیا تھا جس میں وہ اشدود بندرگاہ پر 'گلوبل صمود فلوٹیلا' کے کارکنوں کو حراست میں لینے کے بعد ان پر ہونے والے تشدد کی نگرانی کرتے ہوئے نظر آئے تھے۔ اس واقعے پر عالمی سطح پر شدید تنقید ہوئی تھی جس کے بعد متعدد یورپی ممالک نے ان پر پابندیاں عائد کر دی تھیں جن میں ان کی اپنی سرزمین پر داخلے پر پابندی بھی شامل تھی۔

مفاہمتی یادداشت حتمی نہیں، اگر حتمی معاہدہ مجھے پسند نہ آیا تو دوبارہ بمباری کر سکتے ہیں، ٹرمپ

واشنگٹن، (ایجنسی) امریکی صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ

معاہدے کے بعد آبنائے ہرمز مکمل کھل جائے گی۔ جی سیون اجلاس کے موقع پر مصری صدر السیسی سے ملاقات کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر کا کہنا تھا کہ ڈیل کے بعد اسٹاک مارکیٹس بلندیوں پر ہیں، تیل کی قیمتیں کم ہوگئی ہیں۔ ٹرمپ کے مطابق ایران کے ساتھ ڈیل کے مثبت اثرات سامنے آرہے ہیں اور اگر ڈیل نہ ہوتی تو پوری دنیا معاشی دباؤ کا شکار ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ ایران سے متعلق مفاہمتی یادداشت حتمی نہیں ہے اور کوئی امریکی ایران میں سرمایہ کاری نہیں کرے گا۔ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ اگر انہیں حتمی معاہدہ پسند نہ آیا تو وہ دوبارہ بمباری کی طرف واپس جا سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج پریس کانفرنس میں وہ ایران معاہدے پر بات کریں گے اور انہوں نے واضح کیا کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل نہیں کر سکتا۔ اس موقع پر مصری صدر نے امن معاہدے پر صدر ٹرمپ کو مبارکباد بھی پیش کی اور کہا کہ وہ حتمی معاہدے کے منتظر ہیں۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کے حملے، مساجد کو آگ لگا دی، متعدد فلسطینی زخمی

یروشلم، (ایجنسی): مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج اور آبادکاروں کی کارروائیوں میں شدت آگئی ہے، جہاں مختلف علاقوں میں چھاپوں، گرفتاریوں، توڑ پھوڑ اور آتشزدگی کے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق اسرائیلی فوج نے قلقیلیہ، نابلس، بیت اکسا، بیت قد اور بیت تعمیر سمیت مختلف علاقوں میں کارروائیاں کرتے ہوئے کم از کم 6 فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار افراد کو نامعلوم مقامات پر منتقل کر دیا گیا جبکہ مزید تفصیلات جاری نہیں کی گئیں۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیلی آبادکاروں نے مغربی کنارے کے دیہات جلجلیہ اور المزرعہ النوبانی میں واقع مساجد کو آگ لگا دی۔ فوری طور پر نقصانات کی مکمل تفصیلات سامنے نہیں آسکیں، تاہم مقامی افراد نے واقعہ کو مذہبی مقامات پر حملہ قرار دیتے ہوئے شدید مذمت کی ہے۔ دوسری جانب بیتا کے علاقے میں اسرائیلی آبادکاروں نے فلسطینی شہریوں پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں کم از کم 4 افراد زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو طبی امداد کے لیے قریبی مراکز منتقل کر دیا گیا۔ ادھر اسرائیلی فوج نے مسلسل دوسرے روز بھی جنین کے وسطی علاقوں میں زمین ہموار کرنے اور بلڈوزر کارروائیاں جاری رکھیں۔ مقامی ذرائع کا کہنا ہے کہ ان اقدامات سے زرعی اراضی اور نجی

املاک متاثر ہو رہی ہیں۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ اسرائیلی حکام نے بیت اللحم کے مشرق میں ایک نیا فوجی چیک پوسٹ قائم کر دیا ہے، جس کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی اور شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسی دوران اسرائیلی آبادکاروں نے بورین اور بیتا کے دیہات میں فلسطینیوں کے گھروں، گاڑیوں اور دیگر املاک کو نقصان پہنچایا۔ مقامی رہنماؤں نے عالمی برادری سے فوری مداخلت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے واقعات خطے میں کشیدگی کو مزید بڑھا رہے ہیں۔ فلسطینی حکام کا کہنا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوجی کارروائیوں اور آبادکاروں کے حملوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس کے نتیجے میں عام شہریوں کی زندگی اور املاک شدید خطرات سے دوچار ہیں۔

انسانی حقوق کے معاملے میں عالمی برادری کا دوہرا معیار قابل مذمت

امریکی اور اسرائیلی جارحیت کے ایک سال بعد بھی متاثرہ ملک کے بجائے ایران کو پیش کیا جا رہا ہے جواب دہ فریق: ایرانی مندوب

جنیوا، (ایجنسیاں): ایران نے کہا ہے کہ جون 2025 کی امریکی اور اسرائیلی جارحیت کے ایک سال بعد بھی اسے ایک متاثرہ ملک کے بجائے جواب دہ فریق کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، جبکہ جنگ کے متاثرین کے لیے انصاف، جوابدہی اور ہرجانے کے مطالبات کو نظرانداز کیا گیا۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق جنیوا میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل کے 62ویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل مندوب علی بحرینی نے کہا کہ جون 2025 میں امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے ایران کے خلاف شروع کی گئی جارحیت کو ایک سال پورا ہونے پر ایران ان ہزاروں بے گناہ شہریوں کو خراج عقیدت پیش

کرتا ہے جو 12 روزہ اور 40 روزہ جنگ کے دوران جاں بحق ہوئے۔ ان حملوں کے متاثرین اور بچ جانے والے افراد کی فریاد کو عالمی برادری کے ایک بڑے حصے نے نظرانداز کیا۔ علی بحرینی نے کہا کہ جون 2025 کے بعد ایرانی عوام یا تو براہ راست فوجی حملوں کا سامنا کرتے رہے یا مزید جارحیت اور طویل محاصرے کے خدشات کی زد میں رہے، تاہم انسانی حقوق کے دعویدار ممالک نے اس صورتحال پر خاموشی اختیار کیے رکھی۔ انسانی حقوق کونسل کی جانب سے قرارداد 61/1 کی منظوری، جس میں جارحیت کا شکار ملک کو ہی ہدف بنایا گیا، بین الاقوامی انسانی حقوق کے نظام کی غیر جانبداری اور ساکھ پر سنجیدہ سوالات کھڑے کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایرانی عوام نے اپنی عزت، آزادی، عقائد اور حق خود ارادیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا اور ایک سال تک غیر معمولی استقامت کا مظاہرہ کیا۔ ایرانی مندوب نے کہا کہ جب ایران کو حملے کا خطرہ لاحق تھا، اس کے عہدیداروں سمیت سپریم لیڈر کو نشانہ بنایا گیا، شہریوں پر فضائی حملے کیے گئے اور اسکولوں میں زیر تعلیم بچوں اور خواتین کو بھی حملوں کا سامنا کرنا پڑا تو ایسے حالات میں بین الاقوامی قانون کے تحت اپنے دفاع کا حق استعمال کرنے کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہ گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ایران کا ردعمل اپنے دفاع اور فوری خطرات کو ختم کرنے کے لیے تھا اور اس کا مقصد مزید کشیدگی کو روکنا، اپنی علاقائی سالمیت اور شہری آبادی کا تحفظ یقینی بنانا تھا۔

اسرائیل جنوبی لبنان پر حملوں سے باز نہ آیا تو فیصلہ کن جواب دینگے: ایران

تہران، (ایجنسی) خاتم الانبیا سینٹرل ہیڈکوارٹر نے خبردار کیا ہے کہ اگر اسرائیل جنوبی لبنان میں اپنی عسکری کارروائیوں سے باز نہ آیا تو اُسے فیصلہ کن جواب دیں گے۔ گزشتہ دو روز کے دوران اسرائیلی افواج نے جنوبی لبنان میں جنگ بندی کی 84ویں بار خلاف ورزی کی ہے اور عام شہریوں کو شہید کیا گیا، ترجمان خاتم الانبیا ہیڈکوارٹرز نے واضح کیا کہ اگر صورت حال یہی رہی اور اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان میں اپنی کارروائیاں نہ روکیں تو ایران کی مسلح افواج مناسب اور سخت جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ایرانی فوج نے کہا کہ خطے میں کسی بھی جارحیت کا مقابلہ کیا جائے گا اور یک طرفہ کارروائیوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ اسرائیل نے امریکی دباؤ نظرانداز کرتے ہوئے جنوبی لبنان پر ایک بار پھر بم برسا دیے ہیں، اسرائیلی جنگی طیاروں نے جنوبی لبنان کے ضلع نبطیہ میں بمباری کی، اور متعدد مقامات کو نشانہ بنایا، ان حملوں میں 4 افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔ صیہونی فوج نے میفد ون میں 3 ڈرون داغے، توپ خانے سے بھی کارروائی کی، 2 مارچ سے جاری حملوں میں شہدا کی تعداد 3 ہزار 826 ہو چکی، جن میں سیکڑوں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، جب کہ 10 لاکھ سے زائد افراد گھربار چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔

امریکہ کا اسرائیل کو ایران معاہدے کی تفصیلات دینے سے انکار

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکہ نے اسرائیل کی جانب سے ایران کے ساتھ زیر غور مجوزہ معاہدے اور مفاہمتی یادداشت کی تفصیلات تک رسائی کی درخواست مسترد کر دی ہے، جس کے بعد دونوں اتحادی ممالک کے درمیان سفارتی سطح پر نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ اسرائیلی میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیلی حکومت نے ایران اور امریکہ کے درمیان طے پانے والی مجوزہ مفاہمتی یادداشت کا متن دیکھنے کے لیے باضابطہ درخواست دی تھی، تاہم امریکی حکام نے قومی سلامتی اور حساس سفارتی معاملات کا حوالہ دیتے ہوئے یہ درخواست مسترد کر دی۔ رپورٹس کے مطابق امریکی موقف ہے کہ معاہدے سے متعلق بعض معاملات انتہائی حساس نوعیت کے ہیں، اس لیے اس مرحلے پر انہیں محدود دائرے میں رکھا جا رہا ہے۔ اسرائیلی حکام نے امریکی فیصلے کو غیر متوقع اور حیران کن قرار دیتے ہوئے اس پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ دوسری جانب ایرانی میڈیا میں سامنے آنے والی اطلاعات کے مطابق مجوزہ 14 نکاتی مفاہمتی مسودے میں کئی اہم شقیں شامل ہیں۔ ان میں امریکی بحری ناکہ بندی کا 30 دن کے اندر خاتمہ، ایران کی تیل اور پیٹروکیمیکل برآمدات پر عائد پابندیوں کی معطلی، لبنان سمیت مختلف محاذوں پر فوری اور مستقل جنگ بندی، اور ایران کی تعمیر نو کے لیے 300 ارب ڈالر تک کے ممکنہ منصوبے شامل ہیں۔

امریکہ کا اعتراف، ایران پر فوجی حملوں میں کیا گیا مسک کی گروک اے آئی کا استعمال

واشنگٹن، (یو این آئی) امریکی انتظامیہ نے ایک قانونی بریفنگ میں انکشاف کیا ہے کہ ایلون مسک کا مصنوعی ذہانت کا آلہ گروک ایران کے خلاف حملوں میں استعمال ہوا۔ 15 جون کی بریفنگ میں اس ارب پتی کی کمپنی اے آئی ایکس کے ایک بڑے ڈیٹا سینٹر میں استعمال ہونے والے گیس ٹربائنز کا دفاع کیا گیا، جن کے خلاف ماحولیاتی مقدمہ دائر ہے۔ اے ایف پی کا کہنا ہے کہ، امریکی محکمہ انصاف کا استدلال تھا کہ یہ مقدمہ مصنوعی ذہانت جو کہ شعبہ جنگ کی عسکری کارروائیوں کی جدت کے لیے بجلی کی فراہمی بند کرنے کی کوشش کر کے امریکی قومی، معاشی اور توانائی کی سلامتی کو خطرے میں ڈالنا ہے، سے تعلق رکھتا ہے۔ اس دلیل کے سلسلے میں، وفاقی پراسیکیوٹرز تے ائی- سے انضمام شدہ ہدفی

پروگرام ہے۔ اسٹیلے کے بیان میں کہا گیا ہے کہ اس پروجیکٹ کے ماوین اسمارٹ سسٹم نے 'آپریشن اپک فری' کے دوران 96 گھنٹوں میں 2,000 سے زائد گولہ بارود کو 2,000 مختلف اہداف پر داغنے کے قابل بنایا۔ اسٹیلے نے مسک کی ٹیکنالوجی اور گروک گو ماڈل کے ذریعے ممکن بنائی گئی نمایاں بڑھتی ہوئی آپریشنل کارکردگی' کی تعریف کی۔ این اے اے سی پی، جو سیاہ فام امریکیوں کے حقوق کے دفاع کی ایک سول رائٹس تنظیم ہے، اے آئی ایکس کے خلاف مقدمہ کر رہی ہے اور الزام لگا رہی ہے کہ یہ درجنوں ٹربائنز بغیر پرمٹ کے چلائے جا رہے ہیں جو Clean Air Act کی خلاف ورزی ہے۔ حقوق کے گروپ کا کہنا ہے کہ یہ زیادہ تر سیاہ فام علاقوں میں آلودگی پھیلاتے ہیں، جبکہ اے آئی ایکس کا موقف ہے کہ ٹربائنز عارضی اور موبائل ہیں، اس لیے وہ ضوابط کے تابع نہیں۔

امریکہ کی ناک کے نیچے سے 48 لاکھ بیرل خام تیل لیکر نکل گئے ایرانی ٹینکر

2 ماہ بعد تہران کی بڑی کامیابی، ڈیجیٹل شپنگ ٹریکنگ ڈیٹا اور سیٹلائٹ تصاویر کی مدد سے حاصل ہوئی معلومات

تہران، (ایجنسیاں): ایرانی خام تیل کی برآمدات کے حوالے سے ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے، جہاں تیل کی ترسیل پر نظر رکھنے والی بین الاقوامی ویب سائٹ ٹینکر ٹریکرز نے دعویٰ کیا ہے کہ ایرانی تیل بردار جہاز امریکی بحری ناکہ بندی کے علاقے سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق ٹینکر ٹریکرز نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ یہ گزشتہ دو ماہ کے دوران ایران کی پہلی بڑی خام تیل برآمدات ہیں۔ ویب سائٹ کے مطابق نیشنل ایرانین ٹینکر کمپنی کے دو بڑے وی ایل سی سی سپر ٹینکرز، ڈیونا اور ہیرو 2 امریکی بحری گھیرا عبور کر کے خلیجی پانیوں سے نکل چکے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دونوں جہاز مجموعی طور پر تقریباً 38 لاکھ بیرل ایرانی خام تیل لے کر روانہ ہوئے ہیں۔

ٹینکر ٹریکرز کا کہنا ہے کہ یہ معلومات ڈیجیٹل شپنگ ٹریکنگ ڈیٹا اور سیٹلائٹ تصاویر کی مدد سے حاصل کی گئی ہیں۔ بعد ازاں ویب سائٹ نے ایک اور اپ ڈیٹ جاری کرتے ہوئے بتایا کہ نیشنل ایرانین ٹینکر کمپنی کا ایک تیسرا جہاز بھی امریکی ناکہ بندی کی لائن سے گزر چکا ہے، جس میں تقریباً 10 لاکھ بیرل خام تیل موجود ہے۔ ماہرین کے مطابق اگر یہ اطلاعات درست ثابت ہوتی ہیں تو ایران کیلئے یہ ایک اہم معاشی پیش رفت ہو سکتی ہے، کیونکہ حالیہ مہینوں میں آبنائے ہرمز اور خلیجی خطے میں کشیدگی کے باعث ایرانی تیل کی برآمدات شدید متاثر ہوئی تھیں۔ دوسری جانب امریکی اور ایرانی حکام کی جانب سے اس مخصوص رپورٹ پر فوری طور پر کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا، تاہم عالمی توانائی منڈیوں میں اس خبر کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے کیونکہ ایران کی برآمدات میں اضافہ عالمی تیل کی قیمتوں پر بھی اثرانداز ہو سکتا ہے۔

نیشنل ایرانین ٹینکر کمپنی کے دو بڑے وی ایل سی سی سپر ٹینکرز، ڈیونا اور ہیرو 2 امریکی بحری گھیرا عبور کر کے خلیجی پانیوں سے نکل چکے ہیں۔

لبنان میں شہریوں کی جبری بے دخلی جنگی جرم ہے

ایمنسٹی انٹرنیشنل کا اسرائیل پر سنگین الزام

بیروت، (ایجنسی): انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اسرائیلی فوج پر لبنان میں بڑے پیمانے پر شہریوں کی جبری بے دخلی کا

الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدامات بین الاقوامی قانون کے تحت 'جنگی جرائم' کے زمرے میں آسکتے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ جنوبی لبنان کے مختلف علاقوں میں اسرائیلی فوج نے شہریوں کو اپنے گھروں اور آبائی علاقوں سے نکلنے پر مجبور کیا اور بعد ازاں ان کی واپسی پر بھی پابندی عائد کر دی، جو بین الاقوامی انسانی قانون کے مطابق 'غیر قانونی منتقلی' شمار ہوتی ہے۔ تنظیم کے مطابق اس نتیجے تک پہنچنے کے لیے اسرائیلی فوج کے ان احکامات کا جائزہ لیا گیا جن کے تحت وسیع علاقوں کو عام شہریوں کے لیے ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل نے لبنان میں ایسے احکامات کے استعمال کو نمایاں طور پر بڑھایا، جس کے نتیجے میں لاکھوں افراد متاثر ہوئے اور سیکڑوں ہزاروں شہریوں کو نقل مکانی پر مجبور ہونا پڑا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی مشرق وسطی اور شمالی افریقہ کیلئے نائب علاقائی ڈائریکٹر کرسٹین بیکرلے نے کہا کہ اسرائیلی افواج کو لبنانی علاقوں سے فوری طور پر انخلا کرنا چاہیے اور شہری آبادیوں کو جبری طور پر بے دخل کرنے کی پالیسی ترک کرنی چاہیے۔ رپورٹ کے مطابق نومبر 2024 میں جنگ بندی کے ایک دن بعد اسرائیلی فوج نے لبنان کے تقریباً 4.6 فیصد رقبے کو 'نو گو زون' قرار دیا تھا۔ بعد ازاں اپریل 2026 میں ایک نئی جنگ بندی کے اعلان کے صرف تین دن بعد اس ممنوعہ علاقے کو بڑھا کر تقریباً 6 فیصد تک کر دیا گیا اور اسے 'فارورڈ ڈیفنس زون' کا نام دیا گیا۔ ایمنسٹی کے مطابق ان علاقوں میں واقع متعدد دیہاتوں کے رہائشیوں کو واپس آنے سے روک دیا گیا، حالانکہ ان دیہاتوں میں جنگ سے پہلے دسیوں ہزار شہری آباد تھے۔ تنظیم نے خبردار کیا ہے کہ اگر اس پالیسی کو جاری رکھا گیا تو لبنان میں انسانی بحران مزید سنگین ہو سکتا ہے اور متاثرہ آبادیوں کے بنیادی حقوق مزید متاثر ہوں گے۔

'امریکہ-ایران فریم ورک معاہدے میں 300 ارب ڈالر کا نجی فنڈ شامل'

جنگ کا خاتمہ اور حتمی معاہدہ طے پانے کیلئے فریقین کے درمیان تیار فنڈ میں امریکہ، خلیجی عرب ریاستیں، ایشیا، جنوبی امریکہ اور افریقی کمپنیاں سرمایہ کاری پر راضی

لندن، (ایجنسیاں): برطانوی خبر رساں ادارے روئٹرز نے ذرائع کے حوالے بتایا ہے کہ ایران میں سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے بنایا گیا 300 ارب ڈالر کا نجی فنڈ امریکہ ایران فریم ورک معاہدے میں شامل ہے اور اس رقم کا نصف سے زیادہ پہلے ہی مختص کیا جا چکا ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ فنڈ دونوں فریقین کو اقتصادی فوائد دینے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے تاکہ جنگ ختم کرنے کیلئے حتمی معاہدہ طے پا سکے۔ منصوبے کا ابھی اعلان نہیں ہوا کیونکہ واشنگٹن اور تہران جمعے کو دستخط کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ فنڈ کی موجودگی پہلے رپورٹ ہو چکی ہے، لیکن روئٹرز پہلی بار یہ ظاہر کر رہا ہے کہ نصف سے زیادہ رقم پہلے ہی مختص ہو چکی ہے اور یہ مکمل طور پر نجی شعبے کے فنڈز پر مشتمل ہوگا۔ امریکی اور ایرانی حکام نے اتوار کو کہا کہ وہ جنگ ختم کرنے کیلئے ایک فریم ورک پر متفق ہو گئے ہیں، جو 28 فروری کو امریکی اور اسرائیلی افواج کے ایران پر حملے سے شروع ہوئی تھی۔ اس معاہدے میں ایران پر امریکی ناکہ بندی ختم کرنے اور آبنائے ہرمز دوبارہ کھولنے کا بھی ذکر ہے، جو عالمی تیل و گیس کی سپلائی کا اہم راستہ ہے۔ یہ نیا فنڈ ایک نجی سرمایہ کاری کا ذریعہ ہے، نہ کہ تعمیر نو یا معاوضے کا پروگرام۔ اس میں کوئی حکومتی رقم یا گرانٹ شامل نہیں ہوگی۔ امریکہ، خلیجی عرب ریاستوں، ایشیا، جنوبی امریکہ اور افریقہ کی کمپنیوں نے سرمایہ کاری کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ سرمایہ کاری توانائی، لاجسٹکس، مینوفیکچرنگ اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں کی جائے گی۔ سینئر ایرانی ذرائع نے بتایا کہ تہران نے اصل میں جنگی نقصانات کے معاوضے کے طور پر 400 ارب ڈالر مانگے تھے، لیکن واشنگٹن نے انکار کر دیا۔ اس کے بعد 'ریکنسٹرکشن اینڈ ڈیولپمنٹ فنڈ' کا تصور سامنے آیا۔ یہ فنڈ اس وقت تک قائم یا فعال نہیں ہوگا جب تک حتمی معاہدہ طے نہ پا جائے۔ دستخط کے بعد 60 دن کے اندر منصوبوں کی تیاری اور منصوبہ بندی کی جائے گی۔ امریکی نائب صدر جے ڈی وینس نے کہا کہ اگر ایران معاہدے کی شرائط پر عمل کرے، بشمول جوہری پروگرام ختم کرنا اور سخت معائنہ قبول کرنا، تو اسے خلیجی ریاستوں کی پشت پناہی سے 300 ارب ڈالر کے فنڈ تک رسائی مل سکتی ہے۔

فنڈ کی موجودگی پہلے رپورٹ ہو چکی ہے، لیکن روئٹرز پہلی بار یہ ظاہر کر رہا ہے کہ نصف سے زیادہ رقم پہلے ہی مختص ہو چکی ہے اور یہ مکمل طور پر نجی شعبے کے فنڈز پر مشتمل ہوگا۔ امریکی اور ایرانی حکام نے اتوار کو کہا کہ وہ جنگ ختم کرنے کیلئے ایک فریم ورک پر متفق ہو گئے ہیں، جو 28 فروری کو امریکی اور اسرائیلی افواج کے ایران پر حملے سے شروع ہوئی تھی۔

جلجلیہ میں مسجد کو نذرِ آتش کرنا خطرناک پیش رفت، زمین و مقدسات کے خلاف منظم دہشت گردی ہے: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے رام اللہ کے شمال میں واقع گاؤں جلجلیہ میں یہودی آبادکاروں کی جانب سے مسجد کو نذرِ آتش کرنے کے واقعے کی شدید مذمت کی ہے۔ تحریک نے قرار دیا ہے کہ یہ جرم دریائے اردن کے مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں فلسطینی شہریوں اور ان کی املاک پر مسلسل حملوں کے ساتھ مل کر ایک خطرناک پیش رفت اور منظم دہشت گردی ہے جس کا ہدف فلسطینی عوام، ان کی زمین اور ان کے مقدسات ہیں۔ حماس نے بدھ کے روز جاری کردہ ایک پریس بیان میں کہا کہ مسجد کو جلانا اس انتہا پسندی اور نفرت کی سطح کی عکاسی کرتا ہے جو یہودی آبادکاروں کے گروہوں کے رویے پر حاوی ہے۔ حماس نے اس بات پر زور دیا کہ ان حملوں کا جواب فلسطینی عوام اور ان کی مزاحمت کی جانب سے مزید استقامت اور بھرپور مقابلے کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ 'حماس' نے اس جرم کو مسجد اقصیٰ میں جاری دھاووں اور دریائے اردن کے مغربی کنارے بھر میں فلسطینی دیہاتوں اور شہریوں کی املاک پر بار بار ہونے والے حملوں کے ساتھ جوڑا ہے۔ جماعت نے تصدیق کی کہ یہ خلاف ورزیاں قابض اسرائیل کے ان منصوبوں کا حصہ ہیں جن کا مقصد فلسطینیوں، ان کی زمین اور ان کے مقدسات کو بیک وقت نشانہ بنانا ہے۔ حماس نے قرار دیا کہ آبادکاری، زمینوں پر قبضے اور نقل مکانی کی پالیسیاں فلسطینیوں کی اپنے حقوق سے وابستگی اور اپنی زمین پر ڈٹے رہنے کے عزم کے سامنے ناکام ہو جائیں گی۔ حماس نے اس بات پر زور دیا کہ دریائے اردن کے مغربی کنارے میں مزاحمت قابض فوج اور یہودی آبادکاروں کے حملوں کا مقابلہ جاری رکھے گی اور فلسطینیوں کے خلاف ان کے جرائم کا پیچھا کرے گی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ قابض حکام کی جانب سے اختیار کردہ جبر اور دہشت گردی کے اقدامات فلسطینی عوام کے حوصلوں کو توڑنے یا انہیں ان کی زمین سے اکھاڑ پھینکنے میں کامیاب نہیں ہوں گے، بلکہ یہ انہیں اپنے قومی حقوق سے وابستگی اور اپنے مقدسات کے دفاع کے لیے مزید عزم فراہم کریں گے۔ 'حماس' نے دریائے اردن کے مغربی کنارے کے مختلف اضلاع میں بسنے والے فلسطینیوں سے اپیل کی کہ وہ مزاحمت کے تمام طریقوں کو تیز کریں، یہودی آبادکاروں کے حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور ہدف بننے والے دیہاتوں اور قصبوں میں عوامی تحفظ کی کمیٹیوں کو مضبوط بنائیں۔

فلسطینی اسیران کو سزائے موت دینے کا منصوبہ جنگی جرم اور بین الاقوامی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے: رپورٹ

غزہ: مرکز الزیتون برائے مطالعہ و مشاورت کی جانب سے جاری کردہ ایک نئی قانونی رائے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ فلسطینی اسیران کو سزائے موت دینے کے اسرائیلی اقدامات اور قانون سازی بین الاقوامی انسانی قانون، جنیوا کنونشنز اور بین الاقوامی فوجداری عدالت کے روم سٹیٹوٹ کے قواعد سے براہ راست متصادم ہے۔ اس میں واضح کیا گیا ہے کہ اسیران کا حق حیات اور قانونی تحفظ پوری عالمی برادری کے لیے لازم اور ناقابل تنسیخ اصولوں میں شمار ہوتا ہے۔

یہ قانونی رائے، جسے آئینی قانون کے پروفیسر اور سابق فلسطینی وزیر انصاف پروفیسر ڈاکٹر احمد مبارک الخالدی نے مرتب کیا ہے، اسرائیلی میدان میں ہونے والے حالیہ پیش رفت کے تناظر میں سامنے آئی ہے۔ ان پیش رفت میں 17 مئی سنہ 2026ء کو قابض اسرائیل کے وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کا فلسطینی اسیران کے لیے سزائے موت کے قانون پر عمل درآمد شروع کرنے کا اعلان، قابض فوج کی سینٹرل کمانڈ کے کمانڈر کی جانب سے اس سزا کے نفاذ کی اجازت دینے والی ترامیم پر دستخط، اور سات اکتوبر سنہ 2023ء کے واقعات کے قیدیوں کے لیے ایک خصوصی فوجی عدالت کے قیام کی کنیسٹ سے منظوری شامل ہے۔

اس رائے میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ نام نہاد 'فلسطینی اسیران کے لیے سزائے موت کا قانون' کسی بھی قانونی جواز سے عاری ہے اور یہ اسیران اور قابض ریاست کے زیر حراست شہریوں کے لیے بین الاقوامی قانون کے تحت قائم کردہ حفاظتی نظام کی واضح خلاف ورزی ہے۔ یہ قانون ان شہریوں اور قومی آزادی کی تحریکوں میں شامل جنگجوؤں، دونوں پر یکساں لاگو ہوتا ہے۔ پروفیسر الخالدی وضاحت کرتے ہیں کہ بین الاقوامی قانون اسیران کے دو طبقات میں فرق کرتا ہے: وہ شہری جو براہ راست لڑائی میں حصہ نہیں لیتے یا جنہوں نے ہتھیار ڈال دیے ہیں، اور وہ جنگجو جن پر جنگی قیدیوں سے متعلق تیسرا جنیوا کنونشن لاگو ہوتا ہے۔ دونوں صورتوں میں، بین الاقوامی قانون ان کی زندگی، وقار یا بنیادی حقوق پر کسی بھی حملے کو ممنوع قرار دیتا ہے اور قابض ریاست کو ان کی جسمانی اور نفسیاتی حفاظت یقینی بنانے کا پابند بناتا ہے۔

مطالعہ میں بین الاقوامی قانونی نصوص کا ایک وسیع مجموعہ پیش کیا گیا ہے جو اسیران کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے، جس میں سرفہرست سنہ 1949ء کا تیسرا جنیوا کنونشن ہے۔ یہ کنونشن مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے ساتھ انسانی سلوک کیا جائے، ان کی ذات اور وقار کا احترام کیا جائے، انہیں خوراک، طبی امداد اور مناسب پناہ گاہ فراہم کی جائے، نیز ان کے مذہبی شعائر کی ادائیگی کے حق کو یقینی بنایا جائے اور انہیں کسی بھی قسم کی انتقامی کارروائی یا تعزیری سزاؤں کا نشانہ نہ بنایا جائے۔ قانونی رائے

نشاندہی کرتی ہے کہ یہ حقوق صرف ممالک کے درمیان معاہداتی ذمہ داریاں نہیں ہیں، بلکہ یہ بین الاقوامی قانون میں 'امر قواعد' (Jus Cogens) کا حصہ ہیں، جن کی کسی بھی صورت میں خلاف ورزی یا کمی نہیں کی جا سکتی۔ اس ضمن میں یہ رائے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی ان متعدد قراردادوں پر مبنی ہے، جنہوں نے قابض یا نوآبادیاتی تسلط کے تحت رہنے والی اقوام کے حق خود ارادیت کے لیے جدوجہد کی قانونی حیثیت کی تصدیق کی ہے۔ ان میں سب سے اہم سنہ 1971ء کی قرارداد 2787 اور سنہ 1973ء کی قرارداد 3103 ہیں، جنہوں نے نوآبادیاتی اور غیر ملکی تسلط کے خلاف عوامی جدوجہد کو بین الاقوامی قانون کے اصولوں کے مطابق ایک جائز جدوجہد قرار دیا ہے۔ اس بنیاد پر پروفیسر الخالدی کا ماننا ہے کہ جو فلسطینی اسیران قابض دشمن کے خلاف مزاحمت کی وجہ سے قید ہوئے، وہ جنیوا کنونشنز کے تحت مکمل تحفظ کے حقدار ہیں اور ان سے یہ تحفظ چھیننے یا ان کے حق حیات کو نقصان پہنچانے کی کوئی بھی کوشش بین الاقوامی انسانی قانون کی سنگین خلاف ورزی ہے۔

مطالعہ میں اس طرح کی پالیسیوں سے پیدا ہونے والی بین الاقوامی مجرمانہ ذمہ داری کے بیان کے لیے ایک اہم حصہ مختص کیا گیا ہے، جس میں وضاحت کی گئی ہے کہ بین الاقوامی فوجداری عدالت کے روم سٹیٹوٹ کا آٹھواں آرٹیکل جان بوجھ کر قتل، تشدد، غیر انسانی سلوک اور شدید تکالیف پہنچانے کو جنگی جرائم میں شمار کرتا ہے۔ نیز، آزادی سے من مانی محرومی، بڑے پیمانے پر حراست اور غیر قانونی تعزیری اقدامات انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آسکتے ہیں۔

مطالعہ کے مطابق، اسیران سے متعلق اسرائیلی پالیسیاں، بشمول طویل المدتی انتظامی حراست، غیر معمولی فوجی عدالتیں اور سزائے موت نافذ کرنے کی کوشش، بین الاقوامی قانون اور اقوام متحدہ کی قراردادوں سے بغاوت کی ایک واضح مثال ہیں۔ یہ وہ قراردادیں ہیں جنہوں نے بارہا قابض طاقت کے طور پر اسرائیل سے اپنی قانونی ذمہ داریوں کا احترام کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

قانونی رائے کا اختتام اس بات پر ہوتا ہے کہ کوئی بھی قانون سازی یا اقدام جس کا مقصد فلسطینی اسیران کو سزائے موت دینا ہو، وہ بین الاقوامی قانون اور بین الاقوامی انسانی قانون کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے اور اس کے ذمہ داران کو بین الاقوامی مجرمانہ احتساب کے کٹہرے میں کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ یہ رائے عالمی برادری، اقوام متحدہ کے اداروں اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان پالیسیوں پر عمل درآمد روکنے، فلسطینی اسیران کے تحفظ اور بین الاقوامی کنونشنز کے تحت ان کے حقوق کے احترام کو یقینی بنانے کے لیے زیادہ موثر موقف اختیار کریں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ

صحافت

’دو محرم: جب کربلا نے آغوشِ انتظار وا کی اور حسینؑ اتر آئے‘

مولانا سید علی ہاشم عابدی

محرم کا چاند طلوع ہو چکا تھا، فضاؤں میں ایک خاموش اداسی اتر آئی تھی، دلوں پر غم کا ایک انجانا بوجھ محسوس ہونے لگا تھا، گویا زمین کسی عظیم سانحے کے انتظار میں تھی، گویا آسمان ایک دردناک منظر کے استقبال کے لئے خود کو آمادہ کر رہا تھا، گویا فرات کی موجیں بھی آنے والے ایام کی خبر سن کر سسک رہی تھیں۔

اور پھر دو محرم الحرام سن 61 ہجری کا آفتاب طلوع ہوا۔

یہ وہ دن تھا جب نواسہ رسول اکرمؐ، نور چشمِ زہرا سلام اللہ علیہا، وارث شجاعتِ علوی، حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے اہلِ بیتِ اطہار اور اصحاب باوفا کے ہمراہ اس سرزمین پر وارد ہوئے جسے دنیا ’’کربلا‘‘ کے نام سے جانتی ہے، مگر اہلِ عرفان اسے ’’وادیِ عشق‘‘، اہلِ وفا اسے ’’حریمِ حسینؑ‘‘ اور اہلِ بصیرت اسے ’’میدانِ حق و باطل‘‘ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

کہتے ہیں بعض سرزمینیں بھی تاریخ کے راز اپنے سینے میں محفوظ رکھتی ہیں۔ کچھ زمینیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں قدرت کسی عظیم واقعہ کے لئے منتخب کر لیتی ہے۔ کربلا بھی ایسی ہی ایک سرزمین تھی۔ اس کی خاک صدیوں سے ایک امانت کی منتظر تھی۔ وہ منتظر تھی کہ ایک دن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا لال اس کے دامن میں اترے گا۔ وہ منتظر تھی کہ ایک دن نبوت کا چراغ اس کی خاک پر سجدہ بندگی ادا کرے گا۔ وہ منتظر تھی کہ ایک دن ایثار، وفا، صبر اور رضا کی سب سے عظیم داستان اسی کے سینے پر رقم ہوگی۔

چنانچہ جب قافلہ حسینی اس سرزمین کے قریب پہنچا تو گویا کربلا نے اپنی آغوشِ انتظار وا کردی۔ فضا پر سکوت طاری ہو گیا۔ ہوائیں مدھم پڑ گئیں اور فرات کی لہریں خاموشی سے اس قافلہ نور کا استقبال کرنے لگیں۔

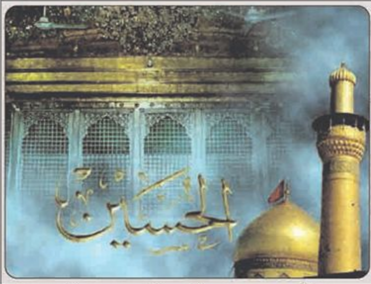

> دو محرم؛ کربلا کے غم کی پہلی منزل، دو محرم کو ابھی تلواریں نیاموں میں تھیں۔ ابھی نیزے خاموش تھے۔ ابھی میدانِ جنگ سجا نہ تھا۔ ابھی پیاس کا محاصرہ شروع نہ ہوا تھا۔ ابھی بچوں کے لب خشک نہ ہوئے تھے۔ ابھی علی اصغر علیہ السلام کی گردن پر تیر نہ چلا تھا۔ ابھی عباس علیہ السلام کے بازو قلم نہ ہوئے تھے۔ ابھی علی اکبر علیہ السلام نے میدان کا رخ نہ کیا تھا۔ ابھی حسین علیہ السلام کا سجدہ آخر باقی تھا۔ لیکن اس کے باوجود کربلا غمگین تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ چند روز بعد اس کی خاک شہداء کے خون سے معطر ہونے والی ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے دریافت فرمایا: ’’اس سرزمین کا نام کیا ہے؟‘‘

عرض کیا گیا: ’’قادسیہ۔‘‘ آپ نے فرمایا: ’’کیا اس کا کوئی اور نام بھی ہے؟‘‘ عرض کیا گیا: ’’نینوا۔‘‘ آپ نے پھر دریافت فرمایا: ’’اور؟‘‘ عرض کیا گیا: ’’طف۔‘‘ آپ نے فرمایا: ’’اور کوئی نام؟‘‘ عرض کیا گیا: ’’جی ہاں، اسے کربلا بھی کہا جاتا ہے۔‘‘

جوں ہی ’’کربلا‘‘ کا نام آپ کے گوشِ مبارک سے ٹکرایا، آپ نے فرمایا: ’’اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَرْبِ وَالْبَلَاءِ۔‘‘ ’’پروردگارا! میں غم اور بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔‘‘

پھر فرمایا: ’’هٰهُنَا مَنَاخُ رِكَابِنَا وَمَحَطُّ رِحَالِنَا وَمَسْفَكُ دِمَائِنَا وَمَقْتَلُ رِجَالِنَا‘‘ ’’یہی ہمارے قافلے کی منزل ہے، یہی ہمارے خیموں کا مقام ہے، یہی ہمارے خون بہنے کی جگہ ہے اور یہی ہمارے مردانِ حق کی شہادت گاہ ہے۔‘‘

یہ الفاظ صرف ایک پیشگوئی نہیں تھے بلکہ علمِ امامت کی زبان سے ادا ہونے والی وہ حقیقت تھی جو چند روز بعد تاریخ کا سب سے عظیم باب بننے والی تھی۔

خیمے نصب ہونے لگے۔ بظاہر یہ چند خیمے تھے، مگر حقیقت میں یہ تاریخ انسانیت کے مقدس ترین خیمے تھے۔

یہ وہ خیمے تھے جہاں عبادت کی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ جہاں قرآن کی تلاوت کی صدائیں بلند ہوتی تھیں۔ جہاں عصمت و طہارت سکونت پذیر تھی۔ جہاں زینبِ کبریٰ کا صبر تھا۔ جہاں عباسِ علمدار کی وفا تھی۔ جہاں علی اکبر کی جوانی تھی۔ جہاں قاسم کا جذبہ شہادت تھا۔ جہاں سکینہ کی معصوم مسکراہٹیں تھیں۔ اور انہی خیموں کے درمیان حسینؑ تھے؛ وہ حسینؑ جن کے بارے میں رسولِ خدا نے فرمایا: ’’حُسَيْنٌ مِنِّي وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ‘‘ مگر وقت کا فیصلہ کچھ اور تھا۔ چند ہی دن بعد یہی خیمے آگ کے شعلوں کی نذر ہونے والے تھے۔

دو محرم: کربلا کے غم کی پہلی منزل، دو محرم کو ابھی تلواریں نیاموں میں تھیں۔ ابھی نیزے خاموش تھے۔ ابھی میدانِ جنگ سجا نہ تھا۔ ابھی پیاس کا محاصرہ شروع نہ ہوا تھا۔ ابھی بچوں کے لب خشک نہ ہوئے تھے۔ ابھی علی اصغر علیہ السلام کی گردن پر تیر نہ چلا تھا۔ ابھی عباس علیہ السلام کے بازو قلم نہ ہوئے تھے۔ ابھی علی اکبر علیہ السلام نے میدان کا رخ نہ کیا تھا۔ ابھی حسین علیہ السلام کا سجدہ آخر باقی تھا۔

لیکن اس کے باوجود کربلا غمگین تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ چند روز بعد اس کی خاک شہداء کے خون سے معطر ہونے والی ہے۔

حضرت زینب کبریٰ سلام اللہ علیہا بھی اسی سرزمین پر وارد ہوئیں۔ وہ جانتی تھیں کہ یہ سفر عام سفر نہیں۔ یہ قربانیوں، مصیبتوں اور امتحانات کا سفر ہے۔ لیکن دخترِ علی علیہ السلام کے قدموں میں لغزش نہ آئی۔ ان کے عزم میں کمی نہ ہوئی۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ راہِ خدا ہے، اور خدا کی راہ میں آنے والی ہر مصیبت عبادت بن جاتی ہے۔

دوسری جانب فرات بہہ رہی تھی۔ پانی موجیں مار رہا تھا۔ مگر شاید اس کے مقدر میں بھی ایک غم لکھا جا چکا تھا۔ چند روز بعد اسی دریا کے کنارے اہلِ بیتؑ کے بچے پیاس سے تڑپیں گے۔ سقائے کربلا اسی کے کنارے وفا کی لازوال داستان رقم کریں گے اور فرات رہتی دنیا تک امام حسین علیہ السلام کی تشنگی کی گواہ بن جائے گی۔

دو محرم کو سلام

سلام ہو اس دن پر جب امام حسین علیہ السلام کربلا میں وارد ہوئے۔

سلام ہو اس خاک پر جس نے قدم بوسی کا شرف پایا۔

سلام ہو ان خیموں پر جو چند روز بعد جلائے جانے والے تھے۔

سلام ہو ان بچوں پر جن کے حصے میں پیاس آئی۔

سلام ہو ان جوانوں پر جنہوں نے راہ خدا میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔

سلام ہو عباس علیہ السلام کی وفا پر۔

سلام ہو علی اکبر علیہ السلام کی جوانی پر۔

سلام ہو علی اصغر علیہ السلام کی معصومیت پر۔

سلام ہو زینب سلام اللہ علیہا کے صبر پر اور سلام ہو اس حسین علیہ السلام پر جنہوں نے کربلا کو ایک سرزمین سے بڑھ کر حق، حریت، ایثار، وفا اور عشقِ الٰہی کا ابدی استعارہ بنا دیا۔

السلام علی الحسین علیہ السلام وعلی علی بن الحسین علیہ السلام وعلی اولاد الحسین علیہ السلام وعلی اصحاب الحسین علیہ السلام۔

○○○

مواصلاتی ایپ ٹیلی گرام پر عارضی پابندی

قومی اہلیت کم داخلہ ٹیسٹ (NEET UG-2026) امتحان کے پیش نظر، مرکزی وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی نے نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) کی سفارش پر، مواصلاتی ایپ ٹیلی گرام پر عارضی طور پر پابندی لگا دی ہے۔ این ٹی اے نے کہا کہ یہ فیصلہ ایپ کی تکنیکی خصوصیات کی روشنی میں کیا گیا ہے، جن کا استعمال قومی سطح کے امتحانات میں سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے ثبوت تیار کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔ تاہم، سوال باقی ہے: کیا یہ حکومت مکمل طور پر اس بات کو یقینی بنائے گی کہ سوالیہ پرچہ لیک نہ ہو؟ اس ٹیکنالوجی کے دور میں، کیا کوئی بھی ایسی ایپس استعمال نہیں کر سکتا؟ (NEET UG) کا امتحان 3 مئی کو پیپر لیک ہونے کی وجہ سے منسوخ کرنا پڑا، اور پورے نظام کو بڑے پیمانے پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ اب، امتحان دوبارہ شیڈول کیا جا رہا ہے۔ حکومت امتحان کو منصفانہ طریقے سے منعقد کرنے کے بارے میں اپنی سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہتی ہے۔ ٹیلی گرام پر 22 جون تک عارضی طور پر پابندی لگانے کا فیصلہ اس لیے کیا گیا کیونکہ اسے سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے ثبوت تیار کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔ لیکن مسئلہ کی جڑ سوالیہ پرچوں کے لیک ہونے میں ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ پرنٹنگ سے لے کر ٹرانسپورٹیشن تک مضبوط انتظامات کے دعوے کیے جا رہے ہیں۔ مرکزی وزارت تعلیم نے یہاں تک کہ NEET کے سوالیہ پرچوں کی نقل وحمل کے لیے فضائیہ سے مدد طلب کی۔ اس کے باوجود امتحان کے انعقاد میں ملوث افراد کے احتساب پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ 3 مئی کو ہونے والے امتحان کی منسوخی کے بعد 2,300,00 امیدواروں اور ان کے والدین کو جو ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑا وہ قابل فہم ہے۔ تاہم، یہ پہلا موقع نہیں ہے جب قومی سطح کے امتحان کا سوالیہ پرچہ لیک ہوا ہو۔ حالیہ برسوں میں سوالیہ پرچہ لیک ہونے کے متعدد واقعات سامنے آئے ہیں۔ اس لیے ہر امتحان کے لیے محتاط تیاری کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ کمیونیکیشن ایپ پر گمراہ کن معلومات پھیلانا امیدواروں کے حوصلے کو متاثر کر سکتا ہے۔ لیکن کیا ایسی ایپس پر پابندی لگانے سے مسئلہ کا مستقل حل نکلے گا؟ تاہم، یہ صرف NEET (UG) 2026 کے امتحان کے بارے میں نہیں ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ سی بی ایس ای کلاس 12 کی جوابی شیٹس کی جانچ کے حوالے سے بھی متعدد شکایات سامنے آئی ہیں۔ ایسے میں ایک مثالی امتحانی نظام کی ضرورت ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ملک میں کسی طالب علم کو دھوکہ نہ دیا جائے۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ (NEET (UG کے امتحان کے پیپر لیک ہونے کی رپورٹس سامنے آنے کے بعد NTA نے ابتدا میں پیپر لیک ہونے کو تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ تبھی جب معاملہ بڑھ گیا اور اپوزیشن پارٹیوں نے اسے بڑا مسئلہ بنایا تو اس نے اسے سنجیدگی سے لیا۔ تاہم ٹیلی گرام پر پابندی کے حوالے سے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ٹیلی گرام کے علاوہ بھی متعدد سوشل میڈیا پلیٹ فارمز ہیں جو اس طرح کی افواہیں پھیلانے کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ مزید برآں، یہ بات ناقابل تردید ہے کہ ٹیلیگرام پر پابندی سے لاکھوں افراد پر بھی اثر پڑے گا جو اسے ذاتی، تعلیمی اور پیشہ ورانہ مقاصد کے لیے قانونی طور پر استعمال کرتے ہیں۔ درحقیقت امتحان میں بے ضابطگی کو روکنے کے لیے مستقل حل تلاش کرنے کی طرف قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔

حسین مظلوم علیہ السلام کی عزاداری کیسے منائیں؟

سید عباس مہدی حسنی (ایران)

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا واقعہ انسانی تاریخ کا ایک حساس ترین باب ہے۔ آپ اور آپ کے اعزاء و اقرباء اور اصحاب باوفا نے حق وصداقت کے تحفظ اور جہل وظلم و جبر کے خلاف قیام میں اپنے قیمتی سرمایہ حیات کو قربان کر دیا۔ اس عظیم قربانی کو ہمیشہ زندہ رکھنے اور اس کے پیغام کو عام کرنے کا بہترین ذریعہ عزاداری ہے۔ گزشتہ چودہ سو برسوں میں عزاداری کے مختلف طریقے اپنائے گئے، لیکن بنیادی اصول وہی ہیں جو پیغمبرِ اسلام اور انکے اہلبیت نے اپنے قول وفعل سے سکھائے ہیں۔

عزاداری محض مرثیہ خوانی، گریہ وزاری، سینہ زنی اور ماتم داری کا نام نہیں؛ بلکہ یہ ایک جامع اور پُر معنی تحریک ومشن ہے جو انسان اور انسانی سماج کو ہمہ جہت بیدار کرتا ہے۔ اہلبیت نبی نے عزاداری کو قیام حسینی اور اسکے مقاصد کی بقا کا ذریعہ بنایا اور خود بھی اس کی ترویج کی۔

ائمہ اہلِ بیت نے امام حسین علیہ السلام کی عزاداری مختلف طریقوں سے منائی، جن میں یہ بعض نمایاں امور یہ ہیں:

واقعہ کربلا کا ذکر کرنا اور لوگوں کو اس کی یاد دلانا۔

مصائبِ حسینؑ پر گریہ کرنا اور دوسروں کو بھی رُلانا یا غم کے اظہار کا ماحول بنانا۔

مرثیہ اور نوحہ سننا اور پڑھنا۔

مجالسِ عزا منعقد کرنا اور اہلِ بیتؑ کے مصائب بیان کرنا۔

ماہ محرم، خصوصاً روز عاشور غم واندوہ کا اظہار کرنا۔

اہلبیت رسول کی سیرت میں عزاداری کا طریقہ: فرزند رسول امام سجاد علیہ السلام جب بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کو یاد فرماتے تو اس قدر روتے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی اس کے علاوہ آپ نے اپنی دعاؤں کی نشستوں میں پیغام کربلا کو عام کیا۔ عزاداری کا جو صحیح طریقہ بطور سنت رائج ہے اس کی بنیاد خود ائمہ اہلبیت نے رکھی ہے۔

معصوم اماموں کے مطابق عزاداری

صرف ایک جذباتی رسم نہیں بلکہ اللہ کی ایک عظیم نعمت اور اجر وثواب کا ذریعہ ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: ’’اگر تم حسینؑ کے لیے اس قدر روؤ کہ تمہارے آنسو رخسار سے جاری ہو جائیں، تو خداوند عالم تمہارے تمام گناہوں کو بخش دے گا، خواہ وہ گناہ کم ہوں یا زیادہ۔‘‘

ائمہ اطہار علیہم السلام کی نظر میں عزاداری کا ایک اور اہم فائدہ مومن کو اللہ تعالی اور اس کے رسول سے قریب کرنا ہے۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ عزاداری کو روکنے یا اسے بے مقصد قرار دینے والے خیالات بے بنیاد ہیں کیونکہ اس کی ترغیب خود رسول واہلبیت رسول نے دلائی ہے۔

عزاداری کے بعض اہم آداب:

دین مبین اسلام میں جس طرح دیگر عبادات کے لیے آداب معین ہیں، عزاداری حسین کے بھی کچھ آداب ہیں جو اس کی افادیت اور اجر وثواب میں اضافے کا باعث بنتے ہیں:

الف: عزاداری میں قرآن و اہلبیت نبی (ص) کی تعلیمات کو اجاگر کرنا: خطباء اور ذاکرین کا کردار صرف لوگوں کو رلانا نہیں بلکہ ان میں اللہ ورسول و اہلبیت کی معرفت ومحبت اور انکی بصیرت میں اضافہ ہونا چاہئے۔

ب: تقاریر اور اشعار کا مواد ایسا ہو جو عزاداروں کو ’’زمانے کے یزید‘‘ کی پہچان کرائے اور انہیں اس ’’حسینِ وقت‘‘ (امام زمانہ) کی مدد کرنے کی ترغیب دے۔

ج: سیاہ پوشی: فقہی اعتبار سے عام حالات میں کالا لباس پہننا مکروہ ہے لیکن امام حسین علیہ السلام اور دوسرے معصومین کی عزاداری کے ایام میں اسے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔

د: تعزیت وتسلیت: عزاداری کے دنوں میں ایک دوسرے کو ’’عَظَّمَ اللّٰهُ اُجُورَكُمْ‘‘ (خدا آپ کے اجر کو عظیم فرمائے) کہہ کر تعزیت پیش کرنا بھی اہلبیت رسول کی سنتوں میں شامل ہے۔

اہلبیت علیہم السلام کے اقوال وافعال کی روشنی میں عزاداری امام حسین علیہ السلام عبادت اور شعار الٰہی ہے۔ اس کے طریقے اور آداب معصوم اماموں کی طرف سے مشخص ہیں، جن میں گریہ وزاری، مجالسِ عزاء کا انعقاد، سیاہ پوشی اور سب سے اہم یہ کہ مجالس کو تعلیم وتربیت اور بصیرت افزائی کا ذریعہ بنانا شامل ہیں۔

ان طریقوں کو اپنانے سے نہ صرف ہم اپنے آقا و مولا سید الشہداء سے محبت کے تقاضوں کو پورا کر سکتے ہیں بلکہ آپ کے عظیم قیام کے پیغام کو ہمیشہ قائم ودائم رکھ سکتے ہیں۔

اماموں کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق سوگ منانا جس کی برحق مراجع نے بھی ترویج کی ہے اسے ہی واقعی عزاداری کہا جائے گا۔ اس سے ہٹ کر عزاداری جذباتی عزاداری تو ہو سکتی ہے مطلوبہ اور حقیقی عزاداری نہیں ہو سکتی۔

●●●

ایران سے معاہدہ یا نئی عالمی حقیقت کا اعتراف؟

عادل فراز

آخرکار ایران اور امریکہ کے درمیان معاہدہ طے ہو گیا، البتہ ابھی معاہدے پر دستخط نہیں ہوئے۔ 19 جون کو سوئزرلینڈ کے شہر جنیوا میں فریقین اس معاہدے پر دستخط کریں گے۔ معاہدے کی رو سے ایران کی تیل اور پیٹروکیمیکل برآمدات پر عائد پابندیاں ختم ہو جائیں گی۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو ایران کو جنگی تاوان ادا کرنا ہوگا، جو تقریباً تین سو ارب ڈالر پر مشتمل ہے۔ مذاکرات کے دوران ایران کے چوبیس ارب ڈالر کے منجمد اثاثے بحال کیے جائیں گے، جبکہ معاہدے سے قبل امریکہ ایران کو بارہ ارب ڈالر جاری کرے گا۔ اس کے علاوہ چودہ نکاتی مسودے میں جنگ اور پابندیوں کے خاتمے کے لیے کئی اہم نکات شامل ہیں۔ معاہدے کے اعلان کے ساتھ ہی عالمی بازار میں بھی رونق لوٹ آئی۔ خام تیل کی قیمتوں میں نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی۔ آبنائے ہرمز کی بحالی سے عالمی توانائی کی سپلائی مستحکم ہوگی، جبکہ تیل درآمد کرنے والے ملکوں کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ عالمی تجزیہ نگار اس سفارت کاری اور معاہدے میں پیش رفت کو صدی کی اہم کامیابیوں میں شمار کر رہے ہیں، کیونکہ جنگ کا خاتمہ خطے میں امن کے ساتھ عالمی معیشت کے استحکام کا سبب بھی بنے گا۔ البتہ موجودہ صدی میں یہ پہلا ایسا معاہدہ ہے، جس میں نام نہاد عالمی طاقت بیک فٹ پر اور نئی طاقت یعنی ایران فرنٹ فٹ پر ہے۔

معاہدے کے اعلان کے ساتھ امریکی عوام اور صدر ٹرمپ نے بھی راحت کی سانس لی ہوگی کیونکہ ٹرمپ اس جنگ سے نکلنے کے لئے بہت بیتاب تھے۔ گو کہ اسرائیل اب بھی اس معاہدے سے ناخوش ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اسرائیل کا ناجائز وجود ہے۔ اگر امریکہ نے اسرائیل کے خلاف جا کر معاہدے پر دستخط کیے تو اسرائیل آئندہ کئی خطرات سے دوچار ہو سکتا ہے۔ فی الوقت جیسا کہ نظر آ رہا ہے اسرائیل معاہدے پر رضامند نہیں ہے۔ اس معاہدے سے اسرائیل کو ایک بڑا نقصان یہ ہوگا کہ اب اُسے ایران کے ساتھ تنہا الجھنا پڑے گا۔ امریکہ براہ راست اور اعلانیہ اس کی مدد سے دریغ کرے گا۔ جب کہ امریکہ پس پردہ کمک سے گریز بھی نہیں کر سکتا کیونکہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل اس کے مفادات کا اہم مرکز ہے۔ امریکہ نے خطے میں اپنی چودھراہٹ اور آمریت کے تسلط کے لئے اسرائیل کے ناجائز وجود کو جواز بخشا تھا۔ لہٰذا یہ ممکن نہیں کہ امریکہ پس پردہ اسرائیل کی مدد نہ کرے۔ معاہدے پر دستخط کے بعد امریکہ اور ایران کے درمیان جنگ کے امکانات ختم تو نہیں ہوں گے۔ البتہ کم ضرور ہو جائیں گے کیونکہ امریکہ بہت دن تک کسی معاہدے کا پابند نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر معاہدے اور ہر جنگ میں پہلے اپنا مفاد تلاش کرتا ہے۔ چونکہ اس جنگ میں امریکہ کو بھاری نقصان جھیلنا پڑا ہے لہٰذا آئندہ کچھ سال تک جنگ کے امکانات معدوم ضرور ہو جائیں گے۔ ایران نے آخر تک جنگ میں اپنی برتری باقی رکھی، اس بنا پر معاہدے میں ایران کے شرائط حاوی ہیں۔ یہی ایران کی کامیابی بلکہ فتح مبین ہے۔

امریکی صدر ٹرمپ نے معاہدے کا اعلان کرتے ہوئے ’’ٹروتھ سوشل‘‘ پر لکھا کہ: ’’اسلامی جمہوریہ ایران کے ساتھ معاہدہ مکمل ہو چکا ہے، سبھی لوگوں کو مبارک ہو۔ اس کے تحت آبنائے ہرمز کو بغیر کسی پابندی کے کھولنے اور امریکی بحری ناکہ بندی کو فوری طور پر ختم کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ عالمی تجارت اور توانائی کی ترسیل کو معمول پر لانے کا وقت آ گیا ہے۔ معاہدے کے تحت ایران کو صرف پُرامن اور غیر فوجی مقاصد کے لیے محدود سطح پر یورینیم افزودہ کرنے کی اجازت ہوگی۔‘‘ ٹرمپ کا حال تو یہ ہے کہ:

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

سوال یہ ہے کہ ایران نے جوہری ہتھیار بنانے کی بات کب کی تھی؟ ایران کے سپریم لیڈر شہید آیت اللہ خامنہ ایؒ نے ہمیشہ کہا کہ: ’’جوہری ہتھیار بنانا میرے نزدیک جائز نہیں۔‘‘ کیونکہ جوہری ہتھیار انسانوں کی اجتماعی نسل کشی کا سبب بنتے ہیں۔ اس کے باوجود ٹرمپ کا یہ دعویٰ کہ ’’ایران کو پُرامن اور غیر فوجی مقاصد کے لیے محدود سطح پر یورینیم افزودہ کرنے کی اجازت ہوگی‘‘ ایک مضحکہ خیز بیان ہے۔ ایران نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ یورینیم کو فوجی مقاصد کے لیے استعمال کرے گا، البتہ یورینیم کے بہانے ایران پر جنگ مسلط کی گئی۔ امریکی صدر نے بی۔ جنگی طیاروں کے ذریعے ایران پر حملہ کر کے جوہری طاقت کے خاتمے کا اعلان کیا تھا، مگر ان کا یہ دعویٰ بھی تمام تر دعووں کی طرح جھوٹ اور غلط ثابت ہوا۔ یورونیم کو افزودہ کرنا اور اس کو قومی مفاد میں استعمال کرنا اسی طرح ایران کا حق ہے جس طرح اسرائیل اور امریکہ سمیت دیگر ملک کر رہے ہیں۔ اگر یورونیم کی افزودگی اور نیوکلیائی ہتھیار رکھنا انسانیت کے لئے خطرناک ہے تو پھر امریکہ اور اسرائیل کو ایسے ہتھیار رکھنے کا حق کس نے دیا؟ دوسری جانب ٹرمپ نے کہا کہ ’’آبنائے ہرمز کو بغیر کسی پابندی کے کھول دیا جائے گا۔‘‘ سوال یہ ہے کہ آبنائے ہرمز بند کب تھا؟ جنگ سے پہلے آبنائے ہرمز پوری دنیا کے لیے کھلا ہوا تھا۔ جنگ کے دوران ایران نے آبنائے ہرمز پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا، جس کو کھلوانے میں امریکہ کو ’’چھٹی کا دودھ‘‘ یاد آ گیا۔ اس صورت حال سے تنگ آ کر امریکہ نے بحری ناکہ بندی شروع کی، جسے ایران نے کئی بار ناکام بنا کر اپنے مال بردار جہازوں کو ہدف تک پہنچایا۔ اگر آبنائے ہرمز کو کنٹرول کرنا اور اسے کھلوانا اتنا آسان ہوتا تو امریکہ کبھی ایران کے ساتھ مذاکرات کی میز پر نہ آتا۔ چوطرفہ ناکامیوں نے امریکہ کو معاہدے پر مجبور کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آخر ایران کے ساتھ پنجہ آزمائی کر کے امریکہ نے کیا حاصل کیا؟ اس سوال کی گونج اب عالمی تجزیہ نگاروں کی تحریروں میں بھی سنائی پڑ رہی ہے۔ کیونکہ جن بلند بانگ دعووں کے ساتھ امریکہ مشرق وسطیٰ، خصوصاً سمندر میں جنگی جہازوں کے ساتھ داخل ہوا تھا، وہ تمام دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ نہ تو امریکہ ایران میں رجیم تبدیل کر سکا، نہ ایران کا یورینیم حاصل کر سکا، اور نہ ہی اس کے بی۔ جنگی طیارے ایران کی جوہری طاقت پر کوئی فیصلہ کن ضرب لگا سکے۔ کشمکش کا آغاز رجیم کی تبدیلی اور یورینیم پر قبضے کے دعووں سے ہوا تھا، لیکن جب یہ ممکن نہ ہو سکا تو امریکہ نے پینترا بدلا اور کہا کہ ہم ایران کے میزائل پروگرام کو محدود یا ختم کر دیں گے۔ یہاں بھی ناکامی ہاتھ آئی تو آبنائے ہرمز پر تناتنی ہو گئی۔ ٹرمپ نے پھر اعلان کیا کہ امریکی فوجیں آبنائے ہرمز پر کنٹرول حاصل کریں گی، مگر کنٹرول تو دور، امریکی فوجیں آبنائے ہرمز میں داخل بھی نہ ہو سکیں، چہ جائیکہ دعوے یہ تھے کہ ایران میں زمینی آپریشن کا آپشن بھی موجود ہے۔ آبنائے ہرمز کھلوانے میں ناکام ٹرمپ پوری دنیا سے فریاد کرتا ہوا نظر آیا، مگر کوئی اس کی مدد کے لیے نہیں پہنچا۔ امریکہ کو عالمی سطح پر ایسی ذلت اور تنہائی کا اس سے پہلے کبھی سامنا نہیں ہوا۔ آخرکار بات جنگ سے معاہدے تک پہنچ گئی۔ معاہدہ پہلے بھی ایران کی شرطوں پر ہو رہا تھا اور آج بھی صورت حال بدلی نہیں ہے۔ ایران کی کامیابی یہ ہے کہ وہ نہ جھکا اور نہ دبا۔ اس نے امریکی حملوں کا جواب دلیری کے ساتھ دیا، خطے میں امریکی فوجیوں پر زمین تنگ کر دی، اس کے خطرناک اسلحے کو دھول چٹا دی، خوفناک جنگی بیڑوں کو اپنے بحری حدود سے باہر نکال دیا اور امریکی دفاعی نظام کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ اس پر مستزاد یہ کہ ایران نے امریکی مطالبات مسترد کر کے اپنے مطالبات منوائے، اور بڑی کامیابی یہ بھی ہے کہ وہ مقاومت کی حمایت سے دستبردار نہیں ہوا۔ خاص طور پر لبنان پر اسرائیلی جارحیت کا دنداں شکن جواب دیا۔

خورشید ادب خورشید فتح پوری کی ادبی خدمات

ضیا نقوی

گزشتہ سے پیوستہ

مشہور شاعر اور ادیب سید عابد نظر لکھنوی، خورشید فتح پوری کے لیے تحریر کرتے ہیں کہ ’’خورشید فتح پوری نے قصیدہ، منقبت، سلام، نوحہ، قطعہ، مرثیہ سبھی اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے موجودہ دور میں شہر لکھنؤ کی متعدد انجمہائے ماتمی خورشید فتح پوری کے نوحے، سلام پڑھتی ہیں اور طرحی شب بیداری میں شریک ہوتی ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔ انجمن معصومیہ حسینیہ، انجمن دستہ حسینی، انجمن تنظیم عباس، انجمن لشکر حسینی، انجمن اصلاح العزا، انجمن حیدری ساکنان محمود آباد، انجمن کاروان حسینی، انجمن توقیر الاسلام بخشی کا تالاب لکھنؤ وغیرہ۔ خورشید رضا فتحپوری کا کلام اکثر شب بیداریوں میں بہت کامیاب ہوا ہے۔ غرض کہ خورشید فتحپوری کا کلام ان کے عقائد، مسلمات اور دلی جذبات واحساسات کا ترجمان ہے۔ اس میں عزم وہمت بھی ہے اور جوش وخروش بھی ہے۔ دشمنانِ اہل بیت سے نبرد آزمائی پر ہمیشہ تیار رہتے ہیں، ساتھ ہی انہیں خدا پر یقین ہے۔ وہ مشکلات سے گھبراتے نہیں ہیں:

کوئی کسی کا ہو نہ ہو لیکن خدا تو ہے
حلال مشکلات وہ مشکل کشا تو ہے
لینا ہے انتقام شہیدان کربلا
آساں نہیں یہ کام مگر حوصلہ تو ہے

خورشید فتح پوری ایک اچھے ناظم بھی ہیں مختلف مقامی مقاصدوں، مسالموں میں خوش اسلوبی کے ساتھ نظامت کے فرائض انجام دیتے رہتے ہیں مگر اپنی شاعری کی طرح انہوں نے نظامت کو بھی پیشہ نہیں بنایا متعدد مقاصدوں، مسالموں اور دیگر ادبی پروگراموں کی اردو ہندی میں نظامت کرتے رہتے ہیں۔‘‘

شاعر اہل بیت اور بہترین نثر نگار سید علی امام شان عابدی ان کے سلسلے میں تحریر کرتے ہیں کہ ’’نور مدحت، سلام خورشید اور خورشید غم جنہیں لوگ تصنیفات خورشید کہتے ہیں، میں انہیں آسان زبان میں خورشید کی شعائیں کہتا ہوں، وہ آگے لکھتے ہیں کہ جہاں تک ان کی مضمون نگاری کی بات ہے تو یہ ظاہر ہے کہ وہ طوالت پسند نہیں ہیں آسان لفظوں میں اپنی بات رکھتے ہیں سامنے سامنے کی ضروری باتیں تحریر کرتے ہیں ان کی نظروں میں وہ قارئین ہوتے ہیں جو کم معلومات کی بنا پر کوئی بھی نتیجہ نکال لیتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر ہم چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظر قارئین کریں تو بہت سی تاریخی، اخلاقی اور تربیتی غلط فہمیاں دور ہوں گی دقیق مضمون مصنف کی مشکل پسندی کو آشکار کرتا ہے مگر آسان الفاظ معاشرے کی اصطلاحات میں مددگار ثابت ہوتے ہیں ان کی انہی خیالات کی عکاسی ان کے اشعار سے ہوتی ہے۔ مشکل پسندی ان کو پسند نہیں۔ اپنے دور کے ممتاز اور استاد شاعر جناب احمد لکھنوی جو بابو صاحب بی اے کے نام سے مشہور تھے، کے شاگرد تھے ان کے انتقال کے بعد وہ اپنی نظر پر ہی اشعار لکھتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔‘‘

خورشید صاحب جن کا تعلق تحصیل فتحپور ضلع بارہ بنکی سے ہے، نہایت شریف، متین، وضعدار اور خدار شخص ہیں۔ خورشید بھائی میرے والد سیّد محمد حامد صاحب، استاذ شیعہ کالج لکھنؤ کے شاگرد اور میرے برادر بزرگ ہیں۔ والد مرحوم اُنکی منظوم اور نثری تخلیقات کا نہ صرف تذکرہ فرماتے بلکہ اکثر تعریف وتوصیف بھی فرماتے تھے۔ موصوف کی تین کتابیں ’’نور مدحت‘‘، ’’خورشید غم‘‘، ’’سلام خورشید‘‘ اور چوتھی کتاب ’’کربلا پہلے اور بعد‘‘ میرے سامنے ہیں۔ ’’کربلا پہلے اور بعد‘‘ اِن کی ہندی تصنیف ہے جس کو انھوں نے سینٹرل ویئر ہاؤسنگ کارپوریشن کے اپنے ساتھ ملازمت کرنے والے دوستوں کے اسرار پر تحریر کیا ہے۔ اِس کتاب میں تفصیل سے دین اسلام اور معرکہ کربلا سے متعلق اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ اِس زاویے سے ہم خورشید صاحب کو مبلغ دین ونقیب کربلا بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان کتابوں کے علاوہ انکے مختلف مضامین بھی نظر نواز ہوئے جو ان پر مختلف قلم کاروں نے تحریر فرمائے ہیں۔ جنکا حوالہ سطور بالا میں شامل کر چکا ہوں۔ ان قلمکاروں میں علماء، خطباء، ذاکرین، شعراء اور نثر نگار حضرات کے نام شامل ہیں۔ خورشید فتحپوری صاحب ایک وضعدار اور بہترین اِنسان ہیں۔ وہ زود گو اور خوش فکر شاعر، بہترین ناظم، بہترین مضمون نگار اور اچھے نقاد بھی ہیں۔ انکے مضامین مختلف موضوعات پر ہوتے ہیں۔ جن میں کچھ شخصی اور زیادہ تر مذہبی ہوتے ہیں۔ خورشید فتحپوری کی نثر بھی سادہ، عام فہم اور سلیس ہے۔ اُنکی شاعری بھی عام فہم اور سادہ ہے لیکن مختلف صنعتوں سے مالا مال ہے۔ اُنکی قابل ذکر خصوصیت یہ ہے کہ اشعار میں اکثر ہندی لفظوں اور قافیوں کا برمحل استعمال کرتے ہیں۔ جس سے کلام کے لطف میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اپنی خودنوشت میں خورشید بھائی نے تحریر کیا ہے کہ اپنے والد کے گم ہو جانے کے بعد کن مشکلات کا اُن کو سامنا کرنا پڑا۔ وہ ان صعوبات و مشکلات سے نبرد آزما رہے، جس نے اُن کے جذبہ خود اعتمادی اور خودداری کو مستحکم کرنے کے ساتھ اُس میں اضافہ بھی کیا۔ دوران گفتگو خورشید بھائی نے بتایا کہ شیعہ کالج لکھنؤ میں جد محترم مولانا سیّد محمد محسن صاحب قبلہ نبیرہ سرکار نجم الملت جو ناظم دینیات تھے، اُن سے بھی موصوف نے دینی تعلیم حاصل کی۔ دینِ اسلام سے محبت اور محمد و آلِ محمد علیہم السلام سے والہانہ عشق نے خورشید بھائی کو رثائی ادب کی راہ پر گامزن کیا۔ انھوں نے غزلیہ شاعری بھی کی ہے لیکن وہ اسے افضلیت نہیں دیتے۔ اُن کی غزل کا شعر ملاحظہ فرمائیں:

شادمانی بھی نوحہ خوانی بھی
ایک عجوبہ ہے زندگی بھی

درج بالا اشعار میں غزل کی رنگینی، حُسن و عشق کی باتیں دور دور نظر نہیں آتیں بلکہ ان اشعار پر بھی مذہبی رنگ اور جذبات غالب ہیں۔

خورشید بھائی نے خصوصی طور پر صنف نوحہ، سلام، قصیدہ وغیرہ میں طبع آزمائی کی ہے۔ لکھنؤ جو اپنی تمام تر خوبیوں اور خصوصیتوں کی بنا پر شہر نگاراں اور عروس البلاد کہا جاتا ہے، شہر عزا کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے، ایام عزا میں یہاں کی غیر طرحی اور طرحی شب بیداریاں ساری دنیا میں منفرد مقام ومرتبہ رکھتی ہیں۔ اللہ غریق رحمت کرے اُن محبان سیّد الشہداء علیہ السلام کو جنہوں نے ان کی بنیاد ڈالی اور اُن کی توفیقات میں اضافہ فرمائے جو انکا اہتمام وانتظام کرتے ہیں۔ یہ شب بیداریاں شجر ادب کی آبیاری بھی کرتی ہیں۔ ہم اور آپ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اُردو زبان وادب عالم نزع میں ہے۔ یہ شب بیداریاں اُردو زبان وادب کے لیے (آکسیجن) ہیں، پیام زندگی ہیں۔ یہاں پیش کیے جانے والے کلام شعری محاسن اور عروض کی کسوٹی کے ساتھ ساتھ عقیدے کے معیار پر بھی پرکھے جاتے ہیں۔ ان اشعار میں اہل بیت علیہم اجمعین سے محبت کے ساتھ اُنکے دشمنوں سے اظہار بیزاری کا رنگ صاف دکھائی دیتا ہے۔ اہل ادب تعصب کا چشمہ ہٹا کر اگر ان شب بیداریوں کی خدمات کا جائزہ لیں تو وہ تسلیم کریں گے کہ میرا درج بالا دعویٰ درست ہے کہ یہ شب برداریاں اُردو ادب کے لیے آبِ حیات ہیں۔

بیسٹ ملازمین کی کل سے غیر معینہ مدت ہڑتال کی دھمکی

تنخواہوں، پنشن اور نجکاری کے خلاف احتجاج کا اعلان، ساتویں پے کمیشن کے مطابق بقایاجات کی ادائیگی،

ٹرانسپورٹ اور بجلی کے شعبوں میں کانٹریکٹ سسٹم کے خاتمے اور بیسٹ کی املاک کو لیز پر دینے کے عمل کو روکنے کا مطالبہ

ممبئی: برہن ممبئی الیکٹرک سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ (بیسٹ) کے ملازمین کی مختلف مزدور یونینوں پر مشتمل مشترکہ ایکشن کمیٹی نے خبردار کیا ہے کہ اگر تنخواہوں، پنشن، بھرتیوں اور ادارے کے مستقبل سے متعلق دیرینہ مطالبات پورے نہ کیے گئے تو جمعہ سے غیر معینہ مدت کی تحریک شروع کی جائے گی۔ گزشتہ روز منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بیسٹ جوائنٹ لیبر ایکشن کمیٹی کے نمائندوں نے کہا کہ موجودہ اور ریٹائرڈ ملازمین کو درپیش مسائل کے حل کے لیے مختلف یونینیں ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوئی ہیں۔

کمیٹی نے اپنے اہم مطالبات میں بیسٹ کے "سی بجٹ" کو بی ایم سی کے "اے بجٹ" میں ضم کرنے، ریٹائرڈ ملازمین کے تمام قانونی واجبات یکمشت ادا کرنے، 2016 تا 2026 کے تنخواہی معاہدے اور ساتویں پے کمیشن کے مطابق بقایاجات کی ادائیگی، نیز ٹرانسپورٹ اور بجلی کے شعبوں میں کنٹریکٹ سسٹم کے خاتمے کا مطالبہ کیا ہے۔ یونینوں نے مزید مطالبہ کیا کہ بیسٹ کے اپنے 5000 بسوں کے بیڑے کو شامل کیا جائے، اضافی عملے کی بھرتی کی جائے، سینیارٹی کی بنیاد پر ترقی دی جائے اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (پی پی پی) کے تحت بیسٹ کی املاک لیز پر دینے یا منتقل کرنے کا عمل روکا جائے۔ کمیٹی نے ادارے کے لیے "خود ترقیاتی ماڈل" اختیار کرنے پر زور دیا۔

کمیٹی کے مطابق ان مطالبات کے حوالے سے میئر، ڈپٹی میئر، میونسپل کمشنر، بیسٹ انتظامیہ، وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کو متعدد یادداشتیں پیش کی جاچکی ہیں، تاہم تاحال کوئی ٹھوس فیصلہ نہیں کیا گیا۔ کمیٹی نے اعلان کیا کہ اگر جمعرات کی رات تک کوئی فیصلہ نہ ہوا تو موجودہ و ریٹائرڈ ملازمین اور سابق کارکنان غیر معینہ مدت کے احتجاج کا آغاز کریں گے۔ یونینوں کا کہنا ہے کہ 2016 کے بعد ریٹائر ہونے والے کئی ملازمین اب تک اپنے مکمل قانونی واجبات اور عدالتی احکامات کے تحت ملنے والی سود کی رقم سے محروم ہیں۔ ان کے مطابق قسطوں میں کی جانے والی ادائیگیاں ریٹائرڈ ملازمین کے لیے خاطر خواہ فائدہ مند ثابت نہیں ہوئیں۔

تنخواہوں کے معاملے پر کمیٹی نے کہا کہ 2016 تا 2021 کے لیے عبوری معاہدہ تو طے پایا تھا، لیکن اس کے بقایاجات ابھی تک ادا نہیں کیے گئے، جبکہ 2021 تا 2026 کے لیے ساتویں پے کمیشن سے منسلک تنخواہی تصفیہ بھی زیر التوا ہے۔

یونینوں نے ٹرانسپورٹ نظام میں بڑھتی ہوئی نجکاری اور ویٹ لیز ماڈل پر بھی تنقید کی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس وقت بیسٹ کی ملکیت میں صرف 249 بسیں آپریشنل ہیں، جبکہ تقریباً 2000 بسیں کانٹریکٹروں کے ذریعے چلائی جارہی ہیں۔ ان کے مطابق ممبئی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے 5000 سے زائد بسوں کی ضرورت ہے۔

دوسری جانب بیسٹ انتظامیہ نے واضح کیا ہے کہ ٹرانسپورٹ اور بجلی کی خدمات مہاراشٹر ایسینشل سروسز پریزرویشن ایکٹ 2023 کے تحت ضروری خدمات میں شامل ہیں۔ اسی تناظر میں بیسٹ کی جنرل منیجر سونیا سیٹھی نے ایک سرکلر جاری کرتے ہوئے تمام محکموں کے سربراہان، ڈپو منیجروں اور ڈویژنل انجینئروں کو ہدایت دی ہے کہ 19 جون سے مجوزہ احتجاج کے دوران ملازمین کی چھٹیاں منظور نہ کی جائیں۔ البتہ طبی بنیادوں پر چھٹی یا ایسے معاملات جن میں متعلقہ افسر وجہ کو جائز سمجھے، اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گے۔

یہ تنازع ایسے وقت سامنے آیا ہے جب بی ایم سی کی قائمہ کمیٹی نے بیسٹ کو دی جانے والی ایک ہزار کروڑ روپے سالانہ گرانٹ روک رکھی ہے۔ کمیٹی کے ارکان نے ادارے میں بڑھتے ہوئے حادثات، فنڈز کے استعمال اور واجبات کی عدم ادائیگی جیسے معاملات پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔

ممبئی میں پہلا جلوسِ عزا مسجدِ ایرانیان سے برآمد

محرم الحرام کے آغاز کے ساتھ ہی مجالس، جلوسوں اور ماتمی پروگراموں کا سلسلہ شروع

ممبئی: ماہِ محرم الحرام کی چاندرات کے موقع پر ممبئی میں ماہِ عزا کا پہلا جلوسِ عزا، انجمنِ حسینی فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام، مسجدِ ایرانیان سے برآمد ہوا۔ یہ پُرسوز جلوس اپنے روایتی اور قدیمی راستوں سے گزرتا ہوا زینبیہ امام بارگاہ پر اختتام پذیر ہوا۔ جلوس میں شہر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے عزاداروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی اور حضرت امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کی بارگاہ میں پرسہ پیش کیا۔ جلوس کے دوران نوحہ خوانی، سینہ زنی اور ماتم داری کے مناظر نے فضا کو غمِ حسینؑ سے معطر کردیا۔ انجمنِ حسینی فاؤنڈیشن کے ذمہ داران کے مطابق یہ ممبئی شہر میں ماہِ محرم کا پہلا جلوسِ عزا تھا، جو ہر سال کی طرح اس سال بھی انتہائی عقیدت، احترام اور مذہبی جوش و جذبے کے ساتھ برآمد کیا گیا۔ عزاداروں نے امام حسینؑ کی عظیم قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے ان کے پیغامِ حق، عدل، انصاف اور ظلم کے خلاف استقامت کو اجاگر کیا۔

زینبیہ امام بارگاہ پر جلوس کے اختتام کے بعد مجلسِ عزا کا انعقاد کیا گیا، جہاں مومنین نے شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ محرم الحرام کے آغاز کے ساتھ ہی ممبئی میں مجالس، جلوسوں اور ماتمی پروگراموں کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا ہے، جو 8 ربیع الاول تک جاری رہے گا۔ اس دوران عزادارانِ اہلِ بیتؑ دو ماہ آٹھ دن سوگ و عزا کی مختلف تقریبات میں شرکت کرتے ہوئے واقعۂ کربلا کی یاد تازہ کریں گے۔

ممبئی میں قدیمی عزاداری کا سلسلہ شروع

انجمنِ اصغریہ کے زیرِ اہتمام عشرۂ محرم کے پروگراموں کا اعلان

ممبئی: محرم الحرام کا چاند نظر آتے ہی ممبئی کے معروف و قدیمی مرحوم مرتضیٰ حسین جھومر والے کے عاشورہ خانے میں سید الشہداء حضرت امام حسینؑ کی عزاداری کا روح پرور سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ یہ قدیمی عزاداری 1969 سے مسلسل جاری ہے اور گزشتہ کئی دہائیوں سے انجمنِ اصغریہ ممبئی اس روایت کو عقیدت و احترام کے ساتھ برقرار رکھے ہوئے ہے۔ محرم الحرام کی چاندرات کے موقع پر عاشورہ خانے میں ایک پُرسوز شب داری کا اہتمام کیا گیا، جس میں مختلف انجمنوں اور عزاداروں نے شرکت کی۔ پوری رات عزائے امام حسینؑ، ماتم داری اور گریہ و زاری کا سلسلہ جاری رہا جو نمازِ فجر تک مسلسل جاری رہا۔ عزاداروں نے شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے امام حسینؑ کے پیغامِ حق و انصاف سے تجدیدِ عہد کی۔

انجمنِ اصغریہ کی جانب سے عشرۂ اول محرم کے دوران روزانہ مخصوص یادگاری عزاداری اور ماتم داری کے پروگرام ترتیب دیے گئے ہیں۔

یکم محرم: حضرت علی اکبرؑ، ہم شکلِ پیغمبرؐ کی یاد میں مخصوص ماتم داری۔

2 محرم: اصحابِ امام حسینؑ کی یاد میں پرسہ داری۔

3 محرم: ایران کے علاقے بوشہر کے روایتی بوشہری ماتم کا انعقاد۔

4 محرم: شبیہِ تابوت جنابِ عونؑ و جنابِ محمدؑ۔

5 محرم: شبیہِ گہوارۂ حضرت علی اصغرؑ۔

6 محرم: جنابِ قاسم ابن حسنؑ کی یاد میں مخصوص عزاداری۔

7 محرم: حضرت عباس علمدارؑ کی یاد میں ماتم داری۔

8 محرم: مشترکہ پرسہ داری کا اہتمام کیا جائے گا، جس میں انجمن سقائے سکینہ (میرا روڈ)، انجمن شبیہِ رسول (ساکی ناکہ)، انجمن دستہ ابو طالب (کرلا)، انجمن سجادیہ (تاردیو) اور انجمن اشکِ سکینہ (یعقوب گلی) شرکت کریں گی۔ تمام انجمنیں مل کر عزاداری اور ماتم داری برپا کریں گی۔

9 محرم کی شب: پوری رات شبِ عزا اور ماتم داری کا سلسلہ جاری رہے گا، جبکہ صبحِ عاشور قدیمی زینبیہ امام بارگاہ میں معروف مجلسِ عزا "اذانِ علی اکبرؑ" منعقد ہوگی۔

انجمن اصغریہ نے تمام مومنین اور عزادارانِ امام حسینؑ کو ان پروگراموں میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ محرم کا پیغام قربانی، صبر، حق اور انصاف کے اصولوں کو زندہ رکھنا ہے، جنہیں میدانِ کربلا میں حضرت امام حسینؑ اور ان کے وفادار ساتھیوں نے اپنے خون سے ہمیشہ کے لیے امر کردیا۔

مذہبی وسیاسی تحریکوں سے متعلق 44 مقدمات واپس لینے کا فیصلہ

وزیر برائے ثقافتی امور اور سب کمیٹی کے چیئرمین آشیش شیلار نے اعلان کیا

ممبئی: ثقافتی امور کے وزیر اور سب کمیٹی کے چیئرمین آشیش شیلار نے آج بدھ کو کہا کہ کابینہ کی ذیلی کمیٹی نے ریاست میں مختلف مذہبی، سیاسی اور سماجی تحریکوں کے دوران درج کیے گئے 44 مقدمات کو واپس لینے کا فیصلہ کیا ہے اور حکومت کو اس کی سفارش کی ہے۔ یہ کمیٹی مہاراشٹر میں سیاسی اور سماجی تحریکوں کے دوران درج ہونے والے مقدمات کا جائزہ لینے اور جہاں مناسب ہو ان کو واپس لینے کی سفارش کرنے کے لیے تشکیل دی گئی تھی۔ اس سے قبل کی میٹنگ میں 77 مقدمات واپس لینے کی سفارش کی گئی تھی۔ بدھ کو کمیٹی نے مزید 44 مقدمات واپس لینے کی سفارش کی۔

اجلاس کے دوران پولیس کی جانب سے درج مقدمات سے متعلق 133 درخواستوں کا جائزہ لیا گیا۔ کمیٹی نے واضح کیا کہ حکومتی پالیسی کے تحت خواتین کے خلاف جرائم، سنگین فوجداری جرائم کے ساتھ ساتھ ذاتی اور دیوانی تنازعات سے متعلق جرائم کو معاف نہیں کیا جاسکتا لہٰذا کمیٹی نے ایسے مقدمات واپس لینے سے انکار کردیا۔ نشست اور سابق ایم ایل اے اور ایم پی سے متعلق معاملات کا حتمی فیصلہ بمبئی ہائی کورٹ ہی کرسکتی ہے۔ کابینہ کی ذیلی کمیٹی کو موصول ہونے والی 133 درخواستوں میں سے 14 مقدمات پر نظرثانی کی سفارش کی گئی ہے اور انہیں ڈپٹی کمشنر آف پولیس کی سربراہی میں علاقائی کمیٹیوں کے سامنے رکھا جائے گا۔ صرف آٹھ مقدمات زیرِ غور ہیں۔ شیلار نے کہا کہ سماجی کارکنوں، سیاسی جماعتوں کے کارکنوں، مظاہرین اور نظریاتی تحریکوں میں حصہ لینے والوں کو اکثر غیر ضروری مقدمات کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے غیر ضروری مقدمات سے ان کی راحت کو یقینی بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ بدھ کو واپس لیے گئے مقدمات میں گنیش اتسو، نوراتری اتسو، دہی ہانڈی کی تقریبات، سماجی پروگراموں، مویشیوں کے تحفظ کی تحریکوں اور مزدوروں کی ایجی ٹیشن سمیت دیگر شامل ہیں۔

ممبئی-پونے ہائی وے پر تین گاڑیاں آپس میں ٹکرا گئیں

بور گھاٹ کے قریب مسنگ لنک ٹنل پر خطرناک حادثہ، کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں

ممبئی: بور گھاٹ کے قریب مسنگ لنک سیکشن کے پونے جانے والے کیریج وے پر تین گاڑیوں کی ایک کے بعد ایک کی ٹکر ہونے کی اطلاع ہے، جس سے تمام گاڑیوں کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ خوش قسمتی سے اس واقعے میں کسی جانی یا مالی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔

شوسل میڈیا پر شیئر کی گئی معلومات کے مطابق، حادثہ اس وقت پیش آیا جب ممبئی سے پونے کی طرف سفر کرنے والی ٹویوٹا فارچیونر نے مبینہ طور پر اچانک بریک لگائی اور تیسری لین میں رک گئی۔ پیچھے سے آنے والی ایک ہنڈائی ورنا بروقت رکنے میں ناکام رہی اور فارچیونر کے پیچھے سے ٹکرا گئی۔

کچھ ہی لمحوں بعد، ورنا کے پیچھے جانے والی ایک تیسری گاڑی اس سے ٹکرا گئی، جس کے نتیجے میں تینوں گاڑیاں ایک زنجیر کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں۔ حادثے کے اثر سے خاص طور پر ہنڈائی ورنا کو خاصا نقصان پہنچا، جو دو گاڑیوں کے درمیان پھنس گئی تھی۔ جائے وقوعہ سے آنے والی تصاویر میں سیاہ ٹویوٹا فارچیونر کو جزوی طور پر ہنڈائی ورنا کے سامنے والے حصے پر نصب کیا گیا ہے، جب کہ تیسری گاڑی سیڈان کے عقب میں کھڑی دکھائی دے رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ تصادم کی طاقت نے ورنا کے دونوں سروں کو شدید نقصان پہنچایا ہے، اس کا بونٹ ٹوٹ گیا اور اوپر کی طرف اٹھ گیا اور اس کا پچھلا حصہ بڑے پیمانے پر کچل گیا۔

حادثے کے نتیجے میں تینوں گاڑیوں کو کافی نقصان پہنچا اور مسنگ لنک کوریڈور کے پونے جانے والے حصے پر ٹریفک کی نقل و حرکت میں کچھ دیر کے لیے خلل پڑا۔ تاہم ابھی تک کسی بھی گاڑی میں سوار افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔

ودھان بھون میں داخلے کے لیے رہنما خطوط جاری

اسمبلی اجلاس کے دوران وزراء کے ساتھ پانچ افراد اور ایم ایل اے کے ساتھ صرف ان کے پی اے کو ودھان بھون میں داخل ہونے کی اجازت

ممبئی: مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی کے اجلاسوں کے دوران، ودھان بھون کمپلیکس وزراء اور ایم ایل اے کے حامیوں سے بھرا ہوا تھا۔ تاہم ممبئی میں 22 جون سے شروع ہونے والے مانسون اجلاس کے دوران حامیوں کو ودھان بھون کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ قانون ساز کونسل کے چیئرمین اور قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر کی ہدایات پر ودھان بھون میں داخلے کے لیے رہنما خطوط جاری کیے گئے ہیں۔ نئے اصول کے تحت وزراء کے ساتھ ودھان بھون میں صرف پانچ لوگوں کو جانے کی اجازت ہوگی۔

ابتدائی طور پر وزراء کے پرسنل سیکرٹری، اسپیشل ایگزیکٹو آفیسر، پی اے اور دو پولیس افسران کو شامل کیا جائے گا۔ دریں اثنا، ودھان بھون میں ایم ایل اے اور ایم ایل سی کے ساتھ صرف ایک شخص کو جانے کی اجازت ہوگی۔ یہ پاس ہولڈنگ ان کا پی اے ہوگا۔ تاہم، وزراء اور ایم ایل اے کے محافظوں اور ڈرائیوروں کے داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ودھان بھون کے ایک اہلکار نے بتایا کہ یہ اصول پہلی بار لاگو کیا جارہا ہے۔

اہلکار نے بتایا کہ یہ کارروائی سیکورٹی، ہجوم اور پاس کے حوالے سے بے ضابطگیوں کی شکایات کے بعد کی گئی۔ تمام وزراء اور ایم ایل اے کو اس معاملے سے آگاہ کردیا گیا ہے۔ تاہم یہ قاعدہ وزیر اعلیٰ اور دو نائب وزیر اعلیٰ پر لاگو نہیں ہوگا۔ ودھان بھون کمپلیکس کے باہر قواعد کی تفصیل والا بورڈ بھی لگایا گیا ہے۔ ممبئی میں منعقدہ 2026-27 کے بجٹ سیشن کے دوران، صنعت کے وزیر ادے سامنت نے قانون ساز کونسل کے چیئرمین رام شندے سے شکایت کی کہ 2000 سے 5000 تک کی فیس لیکر داخلہ پاس جاری کیے جارہے ہیں۔ فرضی پاس ایم آئی ڈی سی ڈیپارٹمنٹ کے فرضی لیٹر ہیڈس کا استعمال کرتے ہوئے بنائے گئے تھے، جو ادے سامنت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ جعلی لیٹر ہیڈز پر جعلی دستخط اور جعلی لیٹر ہیڈز پر محکمہ کے افسران کے ناموں کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ پولیس نے اس معاملے میں کئی لوگوں کو گرفتار بھی کیا ہے۔ ہر قانون ساز اجلاس کے دوران، ودھان بھون کمپلیکس میں وزراء اور ایم ایل اے کے حامیوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزراء اور ایم ایل اے عوام تک آسانی سے پہنچ جاتے ہیں۔ لوگ اکثر قانون ساز اسمبلی اور قانون ساز کونسل کی کارروائی دیکھنے آتے ہیں۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں جب لوگ اپنے مطالبات کو دبانے کے لیے گیلری سے ایوان میں کود پڑے۔ اس سے ودھان بھون کی سیکورٹی پر سوال اٹھنے لگے۔ اس لیے حکومت نے حل کے طور پر وزراء اور ایم ایل اے کے ساتھ آنے والے حامیوں پر مجازی پابندی عائد کردی ہے۔

دیوا اسٹیشن پر ریلوے پولیس کی خصوصی سیفٹی بیداری مہم

تھانے: بڑھتے ہوئے ٹرین حادثات کو روکنے اور مسافروں کو ریلوے پٹریوں پر تجاوز کرنے کی خطرناک عادت سے روکنے کی کوشش میں، تھانے ریلوے پولیس نے 17 جون کو دیوا ریلوے اسٹیشن پر ایک خصوصی حفاظتی بیداری مہم چلائی۔ اس پہل کا اہتمام سینئر حکام، بشمول پولیس کمشنر (ریلوے)، ممبئی، راکیش کالاساگر؛ ڈپٹی کمشنر آف پولیس پرگیہ جیج منڈم؛ اور اسسٹنٹ کمشنر آف پولیس نندراج پاٹل، کی رہنمائی میں کیا گیا تھا۔ زیادہ سے زیادہ مسافروں کی آمدورفت کو نشانہ بنانے کے لیے صبح 9 بجے سے صبح 11 بجے تک دو گھنٹے کی مہم حکمت عملی کے ساتھ شروع کی گئی۔ تھانے ریلوے پولیس کے چار افسران اور 45 اہلکاروں پر مشتمل ایک مشترکہ ٹاسک فورس، ریلوے پروٹیکشن فورس اور مہاراشٹر سکیورٹی فورس کے ایک افسر اور پانچ اہلکاروں کے ساتھ اس مہم میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ مہم کی خاص بات ایک اختراعی نقطہ نظر تھا جس میں ایک شخص 'یمدوت' کا لباس پہنا ہوا تھا۔ پٹریوں کو عبور کرنے کی کوشش کرنے والے مسافروں کو 'یمدوت' نے روکا، انہیں گلاب پھول کا تحفہ دیا، اور زندگی کی قیمت کے بارے میں مشورہ دیا۔ مزید برآں، حکام نے حفاظتی نعرے نشر کرنے کے لیے میگا فونز کا استعمال کیا، مسافروں کو یاد دلاتے ہوئے کہ 'ایک گزرنے کے فوراً بعد دوسری ٹرین چل سکتی ہے' اور ان پر زور دیا کہ وہ فٹ اوور برج استعمال کریں۔ جسمانی طور پر تجاوزات کو روکنے کے لیے، سکیورٹی اہلکاروں نے پلیٹ فارم 3 اور 4 پر ایک انسانی زنجیر بنائی۔

ممبئی میں ایک لاکھ درخت لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے: میئر ریتو تاوڑے

ممبئی: ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے کہا ہے کہ آئندہ چند دنوں میں شہر بھر میں کم از کم ایک لاکھ درخت لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لیے خالی اور غیر استعمال شدہ زمینوں، سڑکوں کے کناروں، روڈ ڈیوائیڈرز، ٹریفک آئی لینڈز اور فلائی اوورز کے نیچے موجود جگہوں کی نشاندہی کرکے وسیع پیمانے پر شجرکاری کی جائے گی۔ اس سلسلے میں میئر ریتو تاوڑے کی صدارت اور ڈپٹی میئر سنجے گھاڈی کی موجودگی میں بی ایم سی ہیڈکوارٹر میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں مختلف محکموں کے سینئر افسران نے شرکت کی۔

میئر ریتو تاوڑے نے کہا کہ ممبئی کی سبز دولت میں اضافہ ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر شجرکاری مہم کا آغاز کیا گیا تھا اور اب اس مہم کو مزید وسعت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ شہر میں دستیاب تمام ممکنہ مقامات کی نشاندہی کرکے درخت لگانے کے لیے جامع منصوبہ تیار کیا جائے۔

انہوں نے کہا کہ فلائی اوورز کے نیچے خالی جگہوں کو سرسبز بنایا جاسکتا ہے، جبکہ فلائی اوورز پر ورٹیکل گارڈن قائم کرنے جیسے جدید منصوبوں پر بھی غور کیا جانا چاہیے۔ میئر نے مزید کہا کہ بڑے ہاؤسنگ پروجیکٹس، تعمیراتی منصوبوں اور کھلی زمینوں میں بھی شجرکاری کے مواقع تلاش کیے جائیں۔ انہوں نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ بعض صنعت کار، تعمیراتی کمپنیاں اور غیر سرکاری تنظیمیں اپنے خرچ پر گرین زونز کی ترقی میں تعاون کرنے کے لیے تیار ہیں۔

ڈپٹی میئر سنجے گھاڈی نے اس مہم کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ فلائی اوورز کے نیچے موجود جگہوں کو صاف کرکے وہاں درخت لگائے جائیں۔ انہوں نے زور دیا کہ صرف شجرکاری ہی نہیں بلکہ لگائے گئے پودوں کی بقا اور نگہداشت کو بھی یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے پھل دار اور طبی فوائد رکھنے والے درختوں کی شجرکاری پر بھی غور کرنے کی تجویز پیش کی۔ اجلاس میں شریک ایڈیشنل میونسپل کمشنر اویناش ڈھکانے نے کہا کہ ممبئی میں سبزہ بڑھانے کے لیے مسلسل اقدامات کیے جارہے ہیں۔ نئے پلوں، فلائی اوورز، سڑکوں اور دیگر ترقیاتی منصوبوں کے بعد دستیاب ہونے والی زمینوں کو شجرکاری کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پورے ممبئی میں کم از کم ایک لاکھ درخت لگانے کے لیے درکار جگہ دستیاب ہوسکتی ہے، لہٰذا متعلقہ افسران جلد از جلد مقامات کی نشاندہی کرکے آئندہ اجلاس میں تفصیلی منصوبہ پیش کریں۔ انہوں نے بانس کی شجرکاری کو بھی ممبئی کے ماحول کے لیے موزوں اور ماحولیاتی تحفظ میں معاون قرار دیا۔

'نیٹ' کے دوبارہ امتحان کے پیش نظر 21 جون کو کوئی میگا بلاک نہیں

ممبئی: اتوار یعنی 21 جون کو قومی اہلیت-کم-داخلہ ٹیسٹ ((NEET) کے دوبارہ امتحان کے پیش نظر ممبئی کے مضافاتی نیٹ ورک پر کوئی میگا بلاک نہیں ہوگا، عیاں رہے کہ دیکھ بھال کے کام کی وجہ سے اکثر و بیشتر طویل عرصے تک ٹرین خدمات معطل رہتی ہیں۔ حکام نے اعلان کیا کہ نیٹ کے دوبارہ امتحان کے پیش نظر وسطی ریلوے اور مغربی ریلوے اتوار کو مضافاتی نیٹ ورک پر اپنے معمول کے میگا بلاکس نہیں لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ بلا تعطل مضافاتی ٹرین خدمات کو یقینی بنانے اور ملک بھر میں میڈیکل داخلہ کے امتحان میں شرکت کرنے والے ہزاروں امیدواروں کے لیے ہموار سفر کی سہولت کے لیے لیا گیا ہے۔ ویسٹرن ریلوے کے ترجمان نے کہا کہ اتوار کو مغربی ریلوے کے مضافاتی حصے پر کوئی جمبو بلاک نہیں چلایا جائے گا، جس سے خدمات اتوار کے ٹائم ٹیبل کے بجائے معمول کے شیڈول کے مطابق چل سکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد پورے میٹرو پولیٹن علاقے میں امتحانی مراکز تک پہنچنے کے لیے نیٹ کے خواہشمندوں کو ہونے والی تکلیف سے بچانا ہے۔ سنٹرل ریلوے کے ترجمان نے یہ بھی کہا کہ دوبارہ امتحان کی وجہ سے ان کے مضافاتی نیٹ ورک پر کوئی میگا بلاک نہیں ہوگا۔

ماٹونگا اور کرلا کے درمیان ہر رات خصوصی میگا بلاک

ممبئی: چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس ریلوے اسٹیشن (سی ایس ایم ٹی) اور کرلا کے درمیان 5ویں اور 6ویں لائنوں کی تعمیر کے سلسلے میں سائین روڈ اوور برج (کلیان سرے) پر گرڈر لانچنگ کی جائے گی۔ اس کی وجہ سے ماٹونگا اور کرلا کے درمیان خصوصی ٹریفک اور پاور بلاک لگایا جائے گا۔ موصولہ معلومات کے مطابق، یہ بلاک آج بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات سے شروع ہوچکا ہے جو آئندہ 24/25 جون یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات تک ہر رات 2 سے 4 گھنٹے کے لیے لیا جائے گا۔ بلاک کی مدت کے دوران کرلا اور سی ایس ایم ٹی کے درمیان مضافاتی ٹرین خدمات دستیاب نہیں ہوں گی۔ اطلاع کے مطابق جمعرات اور جمعہ کی آدھی رات 12 بج کر 45 منٹ سے 3 بج کر 45 منٹ، جمعہ اور ہفتہ کی آدھی رات ایک بج کر 10 منٹ سے صبح 2 بج کر 40 منٹ، ہفتہ اور اتوار کی آدھی رات ایک بج کر دس منٹ سے صبح کے 2 بج کر 40 منٹ، اتوار اور پیر کی آدھی رات ایک بج کر دس منٹ سے 3 بج کر دس منٹ، پیر اور منگل کی آدھی رات ایک بج کر دس منٹ سے صبح کے 3 بج کر دس منٹ، منگل اور بدھ کی آدھی رات ایک بج کر دس منٹ سے 3 بج کر دس منٹ اور بدھ اور جمعرات کی آدھی رات ایک بج کر دس منٹ سے 3 بج کر دس منٹ کے درمیان بلاک رہے گا۔ بلاک کی مدت کے دوران مضافاتی ٹرین خدمات کرلا اور سی ایس ایم ٹی کے درمیان دستیاب نہیں ہوں گی۔

شوہر کے انتقال کے بعد نان ونفقہ میں اضافہ نہیں کیا جاسکتا: بمبئی ہائی کورٹ

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں قرار دیا ہے کہ طلاق یافتہ خاتون اپنے مرحوم شوہر کی جائیداد سے بقایا نان ونفقہ (مینٹیننس) وصول کرسکتی ہے اور پہلے سے عدالت کی جانب سے مقرر کردہ رقم حاصل کرنے کی حق دار ہے، تاہم شوہر سابق کے انتقال کے بعد نان ونفقہ کی رقم میں اضافے کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔ جسٹس بھارتی ڈانگرے اور جسٹس منجوشا دیشپانڈے پر مشتمل ڈویژن بنچ نے اسپیشل میرج ایکٹ 1954 کی دفعہ 37 سے متعلق ایک اپیل کو مسترد کرتے ہوئے فیملی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھا۔ عدالتی ریکارڈ کے مطابق فریقین کی شادی 1973 میں ہوئی تھی، تاہم 1977 سے دونوں علیحدہ رہنے لگے۔ بعد ازاں 17 مئی 1999 کو فیملی کورٹ نے طلاق کی ڈگری جاری کرتے ہوئے شوہر کو ہدایت دی تھی کہ وہ اپنی سابقہ اہلیہ کو ہر ماہ 6 ہزار روپے بطور نان ونفقہ ادا کرے۔ اس فیصلے کے خلاف دونوں جانب سے اپیلیں دائر کی گئی تھیں، لیکن وہ بعد میں خارج ہوگئیں، جس کے بعد اصل حکم حتمی حیثیت اختیار کرگیا۔ شوہر سابق کے مارچ 2012 میں انتقال کے بعد خاتون نے فیملی کورٹ سے رجوع کرتے ہوئے بقایا نان ونفقہ کی وصولی اور ماہانہ رقم میں اضافے کی درخواست دی۔ ان کا موقف تھا کہ 1999 میں مقرر کی گئی رقم مہنگائی اور بڑھتے ہوئے اخراجات کے پیش نظر ناکافی ہوچکی ہے۔

فیملی کورٹ نے فروری 2023 میں اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ بقایا نان ونفقہ مرحوم شوہر کی جائیداد سے وصول کیا جاسکتا ہے اور ڈگری کے تحت عائد ذمہ داری اس کی جائیداد پر برقرار رہے گی، تاہم نان ونفقہ کی رقم میں اضافے کی درخواست مسترد کردی گئی تھی۔ خاتون نے اس فیصلے کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا، لیکن ہائی کورٹ نے بھی فیملی کورٹ کے فیصلے کو درست قرار دیتے ہوئے واضح کیا کہ شوہر سابق کی وفات کے بعد نان ونفقہ میں اضافے کا نیا دعویٰ قانونی طور پر قابل قبول نہیں ہے۔

اس معاملے کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ہائی کورٹ نے سینئر ایڈووکیٹ دیپا چوان کو امیکس کیوری مقرر کیا۔ متوفی شوہر کے قانونی مددگار نے استدلال کیا کہ جب کہ جائیداد کے خلاف موجودہ دیکھ بھال کا حکم نامہ نافذ کیا جاسکتا ہے، اضافہ کا دعویٰ اس کی موت کو زندہ نہیں رکھ سکتا۔ سیکشن 37 اور سپریم کورٹ کی نظیروں کا جائزہ لیتے ہوئے بنچ نے کہا کہ شوہر کی موت پر دیکھ بھال کا حکم نامہ ختم نہیں ہوتا۔ بقایاجات سمیت پہلے سے دی گئی دیکھ بھال، اس کے قانونی ورثاء کے ذریعہ وراثت میں ملنے والی جائیداد سے وصولی کے قابل رہتی ہے۔

مانسون میں تاخیر، میرا-بھائیندر میں 20 فیصد پانی کی کٹوتی کا اعلان

میرا-بھائیندر: میرا-بھائیندر شہر میں پانی کی کمی کا بحران دن بہ دن سنگین تر ہوتا جارہا ہے۔ ال نینو اثر سے مانسون میں تاخیر کا خطرہ ہے، میونسپل کارپوریشن نے پورے شہر میں 20 فیصد پانی کی کٹوتی نافذ کردی ہے۔ اس نئے شیڈول کے تحت ہر 15 دن میں ایک بار پانی کی سپلائی مکمل طور پر بند کی جائے گی۔

میرا-بھائیندر کے رہائشی پچھلے کچھ عرصے سے پانی کی شدید قلت سے لڑ رہے ہیں۔ کئی علاقوں میں مسلسل رکاوٹوں اور کم پریشر کی فراہمی نے شہریوں کو پانی کے نجی ٹینکرز پر بہت زیادہ انحصار کرنے پر مجبور کردیا ہے۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات نے ال نینو اور بحر ہند کے ڈوپول کے اثرات کی وجہ سے مانسون میں تاخیر کی پیش گوئی کی ہے۔ شدید گرمی کی وجہ سے ڈیموں سے پانی کے تیزی سے بخارات بن رہے ہیں، جس سے ذخائر میں تیزی سے کمی واقع ہوئی ہے۔ مقامی کنوؤں اور بورویلوں میں پانی کی سطح بھی نمایاں طور پر گر گئی ہے۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ پانی کے دستیاب ذخائر 31 اگست 2026 تک برقرار رہیں، میرا بھائیندر میونسپل کارپوریشن کے حکام اور محکمہ آبی وسائل کے درمیان منگل، 9 جون کو ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ ہوئی، جس میں 20 فیصد پانی کی کٹوتی کا فیصلہ کیا گیا اور 15 دنوں میں ایک دن سپلائی مکمل طور پر بند کرنے کا اعلان کیا گیا۔

انتظامیہ نے 20 سال پرانا مدرسہ مسمار کردیا

غازی آباد:(پی این ایس) اترپردیش کے غازی آباد کے کشلیا گاؤں میں ضلع انتظامیہ نے ناجائز تجاوزات کے خلاف بڑا کریک ڈاؤن شروع کیا۔منگل کو بڑی انتظامی اور پولیس فورس کی موجودگی میں مبینہ سرکاری اراضی پر بنائے گئے مدرسے کو زمین بوس کردیا گیا۔ حکام کے مطابق یہ مدرسہ تقریباً دو دہائیوں سے سرکاری سڑک کی زمین پر غیر قانونی طور پر کام کررہا تھا۔غازی آباد کے ضلع مجسٹریٹ رویندر کمار منڈھڈ نے اس معاملے پر معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ جس زمین پر مدرسہ کھڑا ہے وہ محکمہ ریونیو کے ریکارڈ میں پبلک روڈ کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ فیض عام مدرسہ مصباح العلوم اس زمین پر بغیر کسی درست انتظامی اجازت یا دستاویزات کے تعمیر کیا گیا تھا۔یہ پورا معاملہ ایک شکایت کے بعد انتظامی توجہ میں آیا،جس کے بعد محکمہ ریونیو کی ٹیم نے جائے وقوعہ کا دورہ کیا اور سروے اور مکمل جانچ کی۔ تحقیقاتی رپورٹ میں واضح طور پر انکشاف ہوا ہے کہ خسرہ نمبر 1061 اور 1067 میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ کیا گیا تھا۔ حکام کے مطابق اس اراضی پر غیر قانونی تعمیرات کے مرکزی ملزم کی شناخت یامین ولد غنی کے نام سے ہوئی ہے جس کا انتقال ہو چکا ہے۔ایس ڈی ایم صدر ارون دکشت نے بتایا کہ اس کارروائی کے نتیجے میں کل 0.088 ہیکٹر سرکاری اراضی کو مکمل طور پر تجاوزات سے پاک کردیا گیا ہے۔موجودہ مارکیٹ ریٹ پر زمین کی قیمت ایک کروڑ روپے سے زیادہ بتائی جاتی ہے۔انہدامی کارروائی کے دوران امن وامان برقرار رکھنے کے لیے پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔ چند گھنٹوں میں بلڈوزر کی مدد سے غیر قانونی تعمیرات کو ہٹا کر زمین کو دوبارہ حکومتی کنٹرول میں لے لیا گیا۔ضلع مجسٹریٹ نے سخت لہجے میں کہا کہ سرکاری اور سرکاری اراضی پر ناجائز تجاوزات کے خلاف انتظامیہ کی مہم بلا روک ٹوک جاری رہے گی۔انہوں نے واضح کیا کہ سرکاری املاک پر کسی قسم کی تجاوزات کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا اور ایسا کرنے والوں کے خلاف قواعد کے مطابق سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔

کم وولٹیج اور خرابیوں سے منورتھ پور کے صارفین پریشان

محکمہ توانائی کے جے ای نے فوری حل کی یقین دہانی کرائی

سنت کبیر نگر(ڈاکٹر عنبر بستوی): نگر پنچایت مینھڈوال میں وارڈ نمبر 1 محلہ منورتھ پور کے مقامی باشندوں نے دیرینہ بجلی کے مسئلہ پر برہمی کا اظہار کیا ہے۔بجلی کی فراہمی سے پریشان،مکینوں نے ایگزیکٹیو انجینئر (بجلی ڈویژن، مینھڈوال) کو جونیئر انجینئر (جے ای) کو اپنے مسائل سے آگاہ کرنے کے لیے ایک شکایتی خط پیش کیا۔خط ملنے پر جے ای نے گاؤں والوں کو یقین دلایا کہ ایک سے دو دن کے اندر مسئلہ حل ہو جائے گا۔خط کے مطابق منورتھ پور وارڈ نمبر 1 کی کل آبادی تقریباً 450 سے 600 ہے،اتنی بڑی آبادی اور بجلی کے بڑھتے ہوئے لوڈ کے باوجود پورے علاقے کا بجلی کا نظام 25 کے وی اے کے چھوٹے ٹرانسفارمر پر منحصر ہے۔اپنی کم گنجائش کی وجہ سے یہ ٹرانسفارمر لوڈ ہینڈل کرنے سے قاصر ہے۔علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ کم گنجائش والے ٹرانسفارمر کی وجہ سے علاقے کو روزانہ کی بنیاد پر کم وولٹیج کے شدید مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔مزید برآں،بجلی کی بار بار بندش اور ٹرانسفارمر کا جلنا معمول کی بات ہے۔اس مرطوب اور گرم موسم میں بجلی کی یہ وقفے وقفے سے سپلائی اور کم وولٹیج بچوں کی پڑھائی سے لے کر روزمرہ کے ضروری کاموں کو بری طرح متاثر کررہے ہیں۔مکینوں نے مطالبہ کیا ہے کہ

آبادی اور لوڈ شیڈنگ کے پیش نظر موجودہ 25 KVA کے ٹرانسفارمر کو فوری طور پر تبدیل کرکے 63 KVA کا نیا ٹرانسفارمر لگایا جائے۔شکایتی خط جمع کرانے اور دستخط کرنے والوں میں ستیندر پانڈے، دیویندر پانڈے، دواریکا ناتھ پانڈے،چتسین پانڈے،نیرج یادو،دیگر گاؤں والوں اور رہائشیوں کے ساتھ شامل ہیں۔علاقے کے لوگ اب جونیئر انجینئر (جے ای) کی اس یقین دہانی پر بھروسہ کرتے ہیں کہ وہ اگلے ایک یا دو دن میں نئے ٹرانسفارمر کو انرجی کردیں گے۔

اتھان آڈیٹوریم میں ترقیاتی نمائش آج سے شروع

بہرائچ:(نامہ نگار)وزیر اعظم نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں مرکزی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے تاریخی موقع پر 5 جون سے

21 جون 2026 تک مرکزی وریاستی حکومت کی پالیسیوں، جاری اسکیموں اور پروگراموں کی کامیابیوں اور عوام کی زندگی میں آنے والی مثبت تبدیلیوں کو اجاگر کرنے کے لیے ایک جامع مہم چلائی جارہی ہے۔اس مہم کے تحت حکومتی پالیسی فیصلوں،عوامی ترقیاتی کاموں اور فلاحی اقدامات کو معاشرے کے آخری فرد تک پہنچانے اور مستحق افراد کو سرکاری اسکیموں سے مستفید کرنے کے مقصد سے کپور تھلا پریمیسز میں واقع اتھان آڈیٹوریم میں 17 سے 20 جون 2026 تک ایک ترقیاتی نمائش منعقد کی جائے گی۔نمائش کے کامیاب انعقاد کے لیے وکاس بھون سبھاگار میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھونتا نے تمام متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ نمائش کے دوران محکمانہ اسکیموں کی بھرپور تشہیر کی جائے اور تمام مستحق مگر غیر مستفید افراد کا اندراج کرکے انہیں مختلف سرکاری اسکیموں سے جوڑا جائے۔ انہوں نے مزید ہدایت دی کہ چار روزہ نمائش کے دوران مختلف سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والے بڑی تعداد میں مستفیدین کو مدعو کیا جائے اور معزز عوامی نمائندوں کے ہاتھوں انہیں منظوری نامے، ڈیمو چیک اور اسناد تقسیم کی جائیں۔چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھونتا نے بتایا کہ چار روزہ نمائش میں قومی دیہی روزگار و معاشی مشن (این آر ایل ایم)،باغبانی وفوڈ پروسیسنگ محکمہ،محکمہ زراعت، محکمہ صنعت، محکمہ صحت، کھادی و دیہی صنعت، بینکنگ شعبہ،محکمہ ریشم،محکمہ ماہی پروری، محکمہ مویشی پروری، شہری ترقیات،محکمہ تعلیم،محکمہ سماجی بہبود، پنچایتی راج محکمہ، محکمہ اطلاعات و تعلقات عامہ سمیت دیگر محکمے اپنے اسٹالز اور نمائشیں لگائیں گے۔اس موقع پر پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈی آر ڈی اے منیش کمار، ڈپٹی کمشنر صنعت کیشو رام ورما، ڈپٹی کمشنر خود روزگار دھنجے سنگھ،ضلعی اسکول انسپکٹر سروانند، ضلعی بنیادی تعلیم افسر آشیش کمار سنگھ، ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت ونئے کمار ورما، قائم مقام اسسٹنٹ ڈائریکٹر ماہی پروری بابو رام سمیت دیگر متعلقہ افسران بھی موجود تھے۔

عظیم مجاہد آزادی مولوی احمد شاہ کو یوم شہادت پر خراج عقیدت

ایودھیا (نامہ نگار) گذشتہ شب اردو بچاؤ تحریک اور آزاد ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام مشترکہ طور پر شہر کے قلب میں واقع ایک پریس کے آڈیٹوریم میں انقلاب 1857 کے عظیم مجاہد

آزادی مولوی احمد اللہ شاہ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اس موقع پر پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ریٹائرڈ پی۔سی۔ایس آفیسر محمد عمر خان نے کہا کہ مولوی احمد اللہ شاہ کو سچی خراج عقیدت ان کے ادھورے خوابوں کو پورا کرنا ہے۔مہمان خصوصی کے طور پر ریٹائرڈ بینک منیجر ایل ڈی شرما نے مولوی احمد اللہ شاہ کو عظیم مرد مجاہد بتایا۔معروف شاعر وصحافی مزمل فدا نے نشست کی نظامت کرتے ہوئے کہا کہ مولوی احمد اللہ شاہ سے عقیدت رکھتے ہوئے انکے کارناموں کی تشہیر کرنی چاہئے۔پروگرام کا آغاز قاری محمد ندیم کی نعت پاک سے ہوا۔اس موقع پر پروگرام کے آرگنائزر ماسٹر ارشاد ربانی نے مولوی احمد اللہ شاہ کے بارے میں بتایا کہ ان کو لوگ ڈنکا شاہ بھی کہتے تھے ان کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے ان کی یاد منانا اس لئے ضروری ہے تاکہ ہمارے اندر بھی وہی جذبات زندہ رہیں جو مولوی احمد اللہ شاہ اور ان کے رفقاء کے اندر تھے۔ اس موقع پر پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے ریٹائرڈ پی سی ایس آفیسر محمد عمر نے مولوی احمد اللہ شاہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولوی صاحب نے مدراس سے آکر فیض آباد میں اپنا مسکن بنایا لوگوں کو متحد کرکے انگریز حکومت سے جنگ لڑی اور 1857 میں اودھ کے پورے علاقے کو انگریزوں سے آزاد کرالیا اور اپنی حکومت قائم کی۔ایک راجہ نے مولوی صاحب سے غداری کرتے ہوئے دھوکے سے مولوی صاحب کو انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار کروا کر ان کو شہید کرا دیا اور اودھ کے بورے خطہ کو ایک بار پھر انگریزوں کی غلامی کے حوالے کردیا۔اس موقع پر من گپتا نے شہید اعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کو صرف 10 جون سے 15 جون تک یاد کیا جاتا ہے اور 16 جون کو پھر اگلے سال 10 جون کو پھر یاد کرنے کیلئے ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا جاتا اس بار آپ لوگ یہاں سے یہ عہد کرکے اٹھیں کہ اگلے سال 10 جون سے پہلے ہمیں مولوی احمد اللہ شاہ کے نام سے کوئی نہ کوئی یادگار ضرور قائم کروانا ہے۔ مذاکرے کے بعد شعرائے کرام نے اپنے کلام سے شہید اعظم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فاروق فیض آبادی نے کہا زندگی جیسی طوفاں دھاروں میں ہے موج ومستی کہاں وہ کناروں میں ہے التفات ماہر نے کہا عشق والوں نے ہمیشہ بات بس دل کی سنی۔ مشاعرے میں واحد علی واحد مولانا محمد شفیق ماسٹر بدرالدجیٰ ایل ڈی شرما محمد جاوید قریشی محمد اشتیاق خان ماسٹر گلزار بودھ رام دلارے یادو شانو بھائی نیتا ایم آئی ایم،مولانا محمد شفیق اور مزمل فدا نے اپنے کلام سے پروگرام کو رونق بخشی۔

آل انڈیا شیعہ حسینی فنڈ کی مجلس عاملہ کا جلسہ

لکھنؤ:آل انڈیا شیعہ حسینی فنڈ کی مجلس عاملہ کے جلسے میں جس کی صدارت محمد ذکی چیئرمین ادارہ نے کی محرم میں ادارے کی جانب سے کی جانے والی خدمات پر غور کیا گیا۔ جنرل سکریٹری سید حسن مہدی (جھبو) نے ممبران کو بتایا کہ محرم کے سلسلے میں وکٹوریہ اسٹریٹ پر سبیل اور کیمپ کا اہتمام ہر سال کی طرح ہوگا۔اسی کیمپ سے تبرک، پانی، چائے، کافی کے ساتھ ہی بیرونی لکھنؤ سے آنے والے عزاداروں کے لئے اس سال کھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے باہر سے آنے والے حضرات سبیل سے ٹوکن حاصل کرسکتے ہیں۔ جلسے میں ایثار الحسن رئیس عالم،، علیم حسین، صابر عباس، حسین ضامن نقوی کو رضا کارانہ خدمات کی ذمہ داریاں کی گئی ہیں۔

آیت اللہ سعادت حسین کے دیسے کی مجلس سے مولانا قارقلیطا حسینی کا خطاب

لکھنؤ:روضۂ شبیہ بیت الحزن رستم نگر میں افتخار العلماء مولانا سعادت حسینؒ کے دیسے کی

مجلس کو شب میں نو بجے مولانا قارقلیطا حسینی، امام جمعہ و جماعات ہوسٹن نے خطاب کیا۔ مولانا قارقلیطا حسینی افتخار العلماء علامہ سعادت حسین علیہ الرحمہ کے رشید شاگردوں میں سے ہیں۔مولانا نے اپنے خطاب میں عزاداری مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام پر زبردست علمی وعقلی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ عزاداری کا مطلب امام مظلوم علیہ السلام کی مظلومیت اور اُن کے اعزہ واحباب واصحاب کی شہادت کا بارہ رسالت وامامت اور سیدۂ عالمیان کی خدمت میں تعزیت اور پرسہ دینا ہے جو چودہ سو سال سے سلسلہ وار قائم ہے۔آخر میں آپ نے مظلوم کربلا امام حسین علیہ السلام اور ان کے اعزہ و اقارب کے مصائب پڑھ کر مجلس دیسہ کو ختم کیا۔ مجلس میں مومنین محلہ وعلاقہ نے شرکت کرکے افتخار العلماء کو ایصال ثواب فرمایا۔

امین پور ضعیف آشرم میں یوگا مشق پروگرام

بہرائچ:(نامہ نگا) بین الاقوامی یوم یوگا کے موقع پر جاری یوگا ہفتہ کے تحت تیسرے دن امین پور نگرور کے بزرگوں کے آشرم میں یوگا مشقوں کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ ڈائریکٹوریٹ سے موصولہ ہدایات کے مطابق اور ضلع بہرائچ کے متعلقہ حکام کے احکامات پر کیا۔یوگا تربیت کاروں نے بتایا کہ باقاعدہ یوگا کرنے سے جسم صحت مند رہتا ہے،ذہنی دباؤ کم ہوتا ہے اور ذہنی توازن برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔بزرگوں کے آشرم کے منتظم دلیپ کمار دویدی نے بتایا کہ ڈائریکٹوریٹ کی ہدایات کے مطابق بین الاقوامی یوم یوگا کے

منعقدہ اس پروگرام میں آشرم میں مقیم بزرگ افراد اور عملے نے بھرپور جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔یوگا کی مشقیں یوگا تربیت کار محترمہ گیتا کشواہا اور محترمہ ساوتری دیوی کی نگرانی میں کرائی گئیں۔انہوں نے بزرگ افراد کو ان کی عمر اور صحت کے مطابق آسان یوگ آسن، پرانایام اور دھیان کی مشقیں کرائیں۔ساتھ ہی باقاعدہ یوگا کے جسمانی اور ذہنی صحت پر مثبت اثرات کے بارے میں بھی معلومات فراہم کیں۔پروگرام کے دوران بزرگوں نے یوگا کے ذریعے خود کو زیادہ توانا اور خوش محسوس موقع پر یوگا ہفتہ منایا جارہا ہے۔اس کے تحت آشرم میں مقیم تمام بزرگ افراد کو روزانہ یوگا کی مشقیں کرائی جائیں گی۔انہوں نے کہا کہ یوگا صرف جسمانی ورزش نہیں بلکہ صحت مند اور متوازن طرز زندگی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ خصوصی یوگا مہم 21 جون 2026 تک مسلسل جاری رہے گی تاکہ زیادہ سے زیادہ بزرگ افراد یوگا کے فوائد حاصل کرسکیں اور صحت مند زندگی گزار سکیں۔ پروگرام کے اختتام پر تمام شرکاء نے باقاعدگی سے یوگا کرنے کا عہد کیا۔

اسلامی ہند اترپردیش کے تحت نعتیہ مشاعرے کا پوسٹر جاری

لکھنؤ:ادارۂ ادب اسلامی ہند اترپردیش کے زیر اہتمام 22 جون 2026 بروز پیر بعد نماز مغرب مولوی گنج، لکھنؤ میں منعقد ہونے والے نعتیہ مشاعرہ کے پوسٹر کی رسم اجراء آج ایک مختصر تقریب میں انجام پائی۔اس موقع محفلیں عشق رسولؐ کے جذبات کو جلا بخشنے،نعتیہ ادب کے فروغ اور نئی نسل کو اپنی عظیم شعری و ثقافتی روایت سے جوڑنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔مولانا محمد علی نعیم رازی نے اس نعتیہ مشاعرہ کو محبت رسولؐ کے فروغ اور اعلیٰ

پر کنوینر مشاعرہ مولانا عطاء الرحمٰن ندوی، ڈاکٹر امجد سعید علیگ، ایڈووکیٹ نجم الثاقب خان،، ایڈووکیٹ محمد راشد، معروف شاعر سلیم تابش، مولانا محمد علی نعیم رازی، صاحب عالم انصاری اور عبدالملک فلاحی نے مشترکہ طور پر پوسٹر کا اجراء کیا۔

اس موقع پر ایڈووکیٹ نجم الثاقب خان نے کہا کہ نعتیہ مشاعرے ہماری دینی، تہذیبی اور ادبی روایات کے مظہر و امین ہیں۔ایسی ادبی اقدار کی ترویج کی ایک قابل قدر کوشش قرار دیتے ہوئے اہل علم، شعراء، ادباء اور شائقین نعت سے اپیل کی کہ وہ اس بابرکت محفل میں بھرپور شرکت فرمائیں۔واضح رہے کہ یہ نعتیہ مشاعرہ 22 جون 2026 بروز پیر شام 07 بجے بعد نماز مغرب مولوی گنج، لکھنؤ میں منعقد ہوگا، جس میں شہر نگاراں کے ممتاز شعرا بارگاہ رسالت مآبؐ میں اپنے منظوم نذرانۂ عقیدت پیش کریں گے۔

گورکھپور میں بنے گا یوپی کا دوسرا جیل ٹریننگ سینٹر، 19 ایکڑ زمین مختص

گورکھپور:(پی این ایس) مشرقی اتر پردیش سے جیل کے گارڈز ایک بڑے فروغ کے لیے تیار ہیں۔انہیں اب ٹریننگ کے لیے لکھنؤ نہیں جانا پڑے گا۔ گورکھپور میں جدید ترین جیل ٹریننگ سینٹر قائم کرنے کی تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ اس مقصد کے لیے تقریباً 19 ایکڑ اراضی مختص کی گئی ہے، اور حکومت کو ایک تجویز بھیجی گئی ہے۔ایک بار مکمل ہونے کے بعد، یہ مرکز ریاست کا دوسرا جیل تربیتی مرکز ہوگا۔ فی الحال، ریاست کا واحد جیل ٹریننگ سینٹر لکھنؤ میں کام کرتا ہے، جہاں پورے اتر پردیش سے جیل کے محافظوں کو تربیت دی جاتی ہے۔ جیل کے محافظوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اور تربیت کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے محکمہ نے دوسرا مرکز قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔مجوزہ مرکز کے کھلنے کے بعد، مشرقی اتر پردیش کے گورکھپور اور آس پاس کے اضلاع میں تعینات جیل گارڈز کو یہاں تربیت دی جائے گی۔اس سے وقت اور وسائل کی بچت ہوگی۔لکھنؤ میں پہلے کی طرح مغربی اور وسطی اتر پردیش کے اہلکاروں کی تربیت جاری رہے گی۔جیل سپرنٹنڈنٹ اے کے کشواہا نے بتایا کہ گورکھپور جیل کمپلیکس کے قریب تقریباً 9 ایکڑ زمین تربیتی مرکز کے لیے دستیاب کرائی جا رہی ہے۔ زمین کی دستیابی کے ساتھ اس منصوبے پر تیزی سے پیش رفت متوقع ہے۔اس دوران گورکھپور ڈسٹرکٹ جیل کو بھی بڑا تحفہ ملا۔وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو مختلف ترقیاتی منصوبوں کے ساتھ چھ نئی بیرکوں کا افتتاح کیا۔ان بیرکوں کے اضافے سے ڈسٹرکٹ جیل میں بیرکوں کی کل تعداد 35 ہو گئی ہے۔تقریباً 11.88 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ یہ بیرک جیل کی صلاحیت اور سہولیات کو بہتر بنائے گی۔اس کے علاوہ پی اے سی کمپلیکس میں بنائے گئے نئے کوارٹرز اور چارگاواں میں سائبر پولیس اسٹیشن کی نئی عمارت کا بھی افتتاح کیا گیا۔سائبر پولیس اسٹیشن کی نئی عمارت کے افتتاح سے سائبر کرائمز کی تفتیش اور آپریشن کو مزید تقویت ملے گی۔

اوماشنکر ترپاٹھی نے سنت کبیر نگر کے بکھیرا تھانے کا چارج سنبھال لیا

سنت کبیر نگر(ڈاکٹر عنبر بستوی):پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار مینا نے سنت کبیر نگر کے بکھیرا پولیس اسٹیشن کی کمان اوماشنکر ترپاٹھی کو سونپ دی ہے۔اوماشنکر ترپاٹھی ایک سخت افسر کے طور پر جانے جاتے ہیں اور ان کے پاس 18 سے زیادہ مقابلوں کا ریکارڈ ہے۔بکھیرا میں حالیہ واقعات کے بعد سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے انہیں یہ ذمہ داری سونپی ہے۔اس سے پہلے اروند شرما نے صرف 15 دنوں کے لیے اسٹیشن انچارج کے طور پر خدمات انجام دیں۔اسٹیشن انچارج اوماشنکر ترپاٹھی نے بتایا کہ اس نے 2015 میں بلیا میں ایک سال کی ٹریننگ مکمل کی۔2018 میں،وہ ایک ٹرینی سب انسپکٹر کے طور پر پاکولیا تھانے میں تعینات ہوا۔چند ماہ بعد، وہ سونہا پولیس اسٹیشن میں سینئر سب انسپکٹر کے طور پر تعینات ہوا، جہاں وہ ڈکیتی کے دو مقدمات میں مقابلوں میں مصروف رہا۔ ستمبر 2021 میں،ان کا تبادلہ لال گنج میں اسٹیشن ہاؤس آفیسر

(ایس ایچ او) کے طور پر کیا گیا تھا۔وہاں اس نے قتل کے ایک ملزم کو انکاؤنٹر میں مار دیا۔ 2022 میں،وہ سٹیشن ہاؤس آفیسر(ایس ایچ او) چھاؤنی بن گیا، جہاں وہ کنٹونمنٹ ٹاؤن میں قتل کی کوشش کے مقدمے کے سلسلے میں مانجھا کے علاقے میں انکاؤنٹر میں مصروف رہا۔بعد ازاں، انہیں سوات انچارج کے طور پر تعینات کیا گیا، جہاں اس نے دو اور مقابلے کئے۔مزید برآں، اس نے والٹر گنج پولیس اسٹیشن میں ایک انکاؤنٹر میں حصہ لیا اور پرانی بستی تھانے کے علاقے میں ایک انکاؤنٹر میں دو مویشیوں کے اسمگلروں کو زخمی کیا۔اس کے سب سے زیادہ اہم معاملات میں پرشورام پور کے ایک قومی بینک میں کیشیئر اور بینک منیجر کا دن کی روشنی میں اغوا کرنا شامل ہے۔اس واقعہ میں بینک ملازمین کے ساتھ غیر فطری جنسی تعلقات کے الزامات شامل تھے۔ اس معاملے میں انکاؤنٹر کے بعد وہ سرخیوں میں آیا تھا۔ایس او نے کہا کہ علاقے میں قانون کی حکمرانی قائم کی جائے گی۔

پریاگ راج: ایک ہی کنبہ کے تین افراد کا سر کچل کر قتل

پریاگ راج:(پی این ایس) پریاگ راج کے میجا تھانہ علاقے میں منگل کی صبح اس وقت سنسنی پھیل گئی جب ایک ہی کنبہ کے تین افراد کی لاشیں ان کے گھر کے قریب پڑی ہوئی تھیں۔ بھی کو کر کٹوا گاؤں میں پیش آئے اس واقعہ نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ مرنے والوں کی شناخت 65 سالہ شیام لال عرف کلو،اس کی بیوی 60 سالہ اندراوتی دیوی اور 55 سالہ امراوتی دیوی کے طور پر کی گئی ہے۔معلومات کے مطابق لاشیں گھر سے تقریباً 20 میٹر دور ملی ہیں۔ابتدائی تفتیش سے معلوم ہوا ہے کہ حملہ آوروں نے تینوں کو سر پر وار کر کے قتل کیا۔صبح واقعہ کی اطلاع ملتے ہی گاؤں والوں کی بھیڑ جائے وقوعہ پر جمع ہوگئی اور پورے گاؤں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔اطلاع ملتے ہی تھانہ میجا پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر لاشوں کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ بعد ازاں سینئر پولیس افسران نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور شواہد اکٹھے کئے۔ پولیس واقعے کے پیچھے محرکات کا تعین کرنے کے لیے قریبی رہائشیوں اور اہل خانہ سے پوچھ گچھ کررہی ہے۔گاؤں والے اس واقعہ کے پیچھے ذاتی جھگڑے یا ذاتی دشمنی کا امکان بتا رہے ہیں۔تاہم پولیس کوئی نتیجہ اخذ کرنے سے گریز کررہی ہے اور تمام ممکنہ زاویوں سے تفتیش کررہی ہے۔بیک وقت تین افراد کے قتل سے پورے علاقے میں خوف و ہراس کا ماحول ہے۔واقعہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایڈیشنل پولیس کمشنر (لا اینڈ آرڈر) ڈاکٹر اجے پال شرما سمیت کئی سینئر افسران جائے وقوعہ پر پہنچے اور تحقیقات کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔پولیس حکام کا کہنا ہے کہ قتل کے محرکات کے بارے میں مکمل تفتیش کی جارہی ہے اور جلد ہی ملزمان کی شناخت کرکے گرفتار کر لیا جائے گا۔واقعہ کا پردہ فاش کرنے کے لیے خصوصی ٹیمیں بھی تعینات کردی گئی ہیں۔

ماہ محرّم انتہائی بابرکت اور محترم مہینہ ہے: قاری محمد صدّیق

مسجد یکمنارہ اکبری گیٹ میں جلسہ استقبال سال نو ہجری کا انعقاد

لکھنؤ:شہر کی تاریخی ایکمنارہ مسجد اکبری گیٹ میں مرکزی جمعیۃ الحفاظ کی جانب سے سالہائے گزشتہ کی طرح اس سال بھی جلسہ استقبال سال نو ہجری 1448 استاذ الحفاظ حافظ عبدالرشید صاحب صدر مرکزی جمعیۃ الحفاظ کی سرپرستی وقاری محمد حزقیل امام مسجد یکمنارہ کی نگرانی وسید محمد اقبال کے زیر انتظام منعقد ہوا جس کا آغاز مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے قاری محمد ابراہیم وقاری ابوذر کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے ادارہ دار المبلغین کے سینئر استاذ قاری محمد صدّیق صاحب نے کہا کہ اسلامی سال نو ہجری امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ہجرت سے مقرر رہا اسی لیے اس کو ہجری لکھا جاتا ہے رسول ؐ اللہ کی وفات کے بعد خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا عمر ابن الخطابؓ کے دور خلافت میں اسلامی سال کے سلسلہ میں حضرات صحابۂ کرامؓ کا باہم مشورہ ہوا اور رسول پاکؐ کی

ہجرت سے اس کو شروع کیا گیا سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کے کارناموں میں سے سن ہجری کے تقرر کا کارنامہ بھی شمار کیا جاتا ہے قاری محمد صدّیق صاحب نے کہا کہ مسلمانوں کو اسلامی سال یاد رکھنا چاہیے اور اپنی تحریروں میں ہجری تاریخ لکھنا چاہئے عیسوی سن اسلامی سن نہیں ہے اور ماہ محرم اسلامی سال کا پہلا مہینہ بھی انتہائی بابرکت اور محترم ہے قاری صاحب موصوف نے کہا کہ اس مبارک مہینے میں خلاف شریعت امور کو اختیار کرنا انتہائی بے دینی ہے اور حسینی کردار اختیار کرنے میں ہی فلاح ہے۔

چمپت رائے کا ڈرائیور ٹنو یادو کروڑوں کی جائیداد کا مالک کیسے بنا؟

ایودھیا:(پی این ایس) ایودھیا میں رام مندر کے معاملے کی تحقیقات جیسے جیسے آگے بڑھ رہی ہے،ویسے ویسے نئے ناموں کو لے کر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔اس بار بحث کا موضوع رام شنکر یادو عرف ٹنو یادو ہیں، جو شری رام جنم بھومی تیرتھ حلقہ ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے کا قریبی اور سابق ڈرائیور بتایا جارہا ہے۔سادہ پس منظر سے تعلق رکھنے والے ٹنو یادو کے مبینہ اثاثوں کے بارے میں سیاسی اور سماجی حلقوں میں بحث تیز ہوگئی ہے۔بی جے پی کے سابق ایم پی ونے کٹیار سمیت کئی لیڈروں نے ٹنو یادو کے اثاثوں اور ان کی مالی ترقی پر سوالات اٹھائے ہیں۔اس دوران مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی جانچ کررہی SIT پورے معاملے سے جڑے حقائق کی بھی جانچ کر رہی ہے۔مقامی ذرائع کے مطابق ٹنو یادو کے خاندان کی مالی حالت ایک بار بہت نارمل تھی۔اس کے والد نیا گھاٹ علاقے میں چائے بیچتے تھے جب کہ ٹنو ابتدائی دنوں میں ایک ٹیمپو چلانے اور ڈرائیوری کا کام کرتا تھا۔رام مندر کی تعمیر سے متعلق کاموں کے دوران وہ چمپت رائے کے رابطے میں آیا اور بعد میں اس کے ڈرائیور اور ساتھی کے طور پر کام کرنے لگا۔یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اس عرصے کے دوران ان کی معاشی صورتحال تیزی سے بدل گئی۔فی الحال،ان کے نام یا اس سے منسلک جائیدادوں میں ایودھیا کی چھاؤنی اور ناکہ کے علاقے میں ایک مکان اور ایک بڑا ہاسٹل شامل ہے۔تاہم ابھی تک کوئی سرکاری تحقیقاتی رپورٹ منظر عام پر نہیں آئی۔پڑوسیوں اور طلباء نے کیا کہا؟:ناکہ علاقے میں واقع ہاسٹل میں مقیم طلباء کا کہنا ہے کہ ٹنو یادو کا رویہ ہمیشہ سے نارمل اور تعاون پر مبنی رہا ہے۔وہاں رہنے والے بہت سے طلباء نے بتایا کہ وہ مہینے میں ایک مرتبہ کرایہ ادا کرتے ہیں اور انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔پڑوسیوں نے بھی اسے ایک سادہ لوح انسان بتایا ہے۔مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ اکثر مندر کے پرساد تقسیم کرتے تھے اور سماجی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ ان پر لگائے گئے الزامات کے حوالے سے علاقے میں مختلف چرچے جاری ہیں۔فی الحال اس وقت پورے معاملے کی جانچ کر رہی ایس آئی ٹی پر لگی ہے۔تحقیقاتی ایجنسیاں اثاثوں، مالیاتی لین دین اور پیشکشوں سے متعلق الزامات کی تحقیقات کررہی ہیں۔رپورٹ آنے کے بعد ہی یہ واضح ہوسکے گا کہ ٹنو یادو کے اثاثوں کو لے کر اٹھنے والے سوالات میں کتنی سچائی ہے اور الزامات کی بنیاد کتنی مضبوط ہے۔

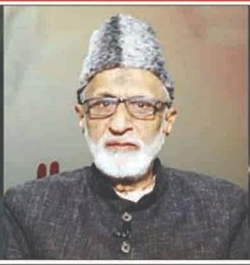

لکھنؤ: مولانا کلب جواد نقوی، آیت اللہ مولانا سید حمید الحسن، مولانا سیف عباس، مولانا میثم زیدی، مولانا کمال الدین اکبر اور مولانا ارشد جعفری محرم کی مجالس کو خطاب کرتے ہوئے۔

شہادت حسینؑ قیامت تک مومنین کے دلوں میں حرارت پیدا کرتی رہے گی: مولانا کلب جواد نقوی

پہلی محرم کو شہر کی مرکزی مجالس میں قافلہ حسینی کے مدینہ سے رخصت اور شہادت مسلمؑ کے تذکرے

لکھنؤ: فلک پر محرم کا چاند نمودار ہوتے ہی شہر عزا لکھنؤ میں مرکزی امام باڑوں اور مومنین کے گھروں میں عزاخانہ سج گئے اور آج صبح سے ہی شہر کی مرکزی مجالس میں مومنین شرکت کرنے کالے کپڑے زیب تن کئے اپنے اپنے گھروں سے نکل پڑے۔ پرانے لکھنؤ میں وکٹوریہ اسٹریٹ پر کالے جھنڈے اور بینر ہر طرف نظر آرہے تھے اور جگہ جگہ سبیلوں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ حسب قدیم اس سال بھی مرکزی مجالس کے سلسلے کا آغاز حسینیہ جنت مآب سے ہوا جہاں عشرہ محرم کی پہلی مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سیف عباس نقوی نے حضرت علیؑ کے فضائل بیان کیے۔ انہوں نے کہا کہ جب پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰؐ نے غدیر کے میدان میں اللہ کے حکم سے ایک لاکھ پچیس ہزار کے مجمع کے سامنے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا، تو اس کے بعد قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی کہ: ”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی۔“ مولانا نے کہا کہ یہ مجالس سب کے لیے ہیں اور یہاں انسانیت کا درس ملتا ہے۔ کربلا میں حضرت امام حسینؑ نے انسانیت کو بچایا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حسینیت کا پیغام پوری انسانیت کے لیے تھا، لہٰذا جو بھی انسانیت کا سبق حاصل کرنا چاہتا ہے وہ مجالسِ امام حسینؑ میں شرکت کرے۔ مولانا نے کہا کہ کربلا کے میدان میں حضرت امام حسینؑ نے یزید کو اس طرح بے نقاب کر دیا کہ آج پوری دنیا کے سامنے تاریخ واضح طور پر موجود ہے۔ ایک طرف حق تھا اور دوسری طرف باطل، اور دنیا آج بھی دیکھ رہی ہے کہ حق کس کے ساتھ تھا اور باطل کس کے ساتھ۔ آخر میں مولانا نے جناب مسلم بن عقیلؑ کے کوفہ جانے، اہلِ کوفہ کی جانب سے ان کے ساتھ بے وفائی، ان کی گرفتاری اور ابنِ زیاد (لعین) کے ہاتھوں ان کی دردناک شہادت کا ذکرِ مصائب بیان کیا، جسے سن کر عزاخانے میں موجود مومنین نے گریہ و ماتم کیا۔

بعدہٗ امام باڑہ غفران مآب میں ماہ محرم الحرام کی پہلی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید کلب جواد نقوی نے امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر گریہ و ماتم کی عظمت کو قرآن مجید کی آیات اور احادیث پیغمبر کی روشنی میں بیان کیا۔ مولانا نے امام حسینؑ کی شہادت اور عزاداری کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ امام حسینؑ اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش میں تھے، اس وقت آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ’حسینؑ کی شہادت سے مومنوں کے دلوں میں ایسی حرارت پیدا ہوگی جو کبھی ٹھنڈی نہیں ہوگی‘۔ مولانا نے کہا کہ جو بھی مومن ہوگا اس کے دل میں امام حسینؑ کی شہادت سے حرارت ضرور پیدا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حسینؑ کی شہادت کا اثر اور حرارت قیامت تک باقی رہے گی، جس کو ہرگز ختم نہیں کیا جا سکتا۔ مولانا نے مزید کہا کہ امام حسینؑ پر گریے کا ثواب یہ ہے کہ معصومؑ نے ارشاد فرمایا کہ جو حسینؑ کی شہادت پر روئے، رلائے یا رونے جیسی صورت بنائے اس پر جنت واجب ہے۔ انہوں نے کہا کہ امام حسینؑ کی شہادت پر گریہ کرنا بے حد اجر و ثواب رکھتا ہے۔ پیغمبر اسلامؐ نے بھی کربلا کا واقعہ سن کر گریہ فرمایا تھا، جس کے شواہد بلاتفریق تمام کتابوں میں موجود ہیں۔ مولانا نے کہا کہ شہادت حسینؑ کی خبر جبرئیل نے رسولؐ اللہ کو دی تھی جس کے بعد آپ نے گریہ فرمایا تھا۔ لہٰذا آج جو ہم گریہ کرتے ہیں وہ سنت پیغمبرؐ ہے، بدعت نہیں ہے۔ مجلس کے آخر میں مولانا نے کوفے میں سفیر امام حسینؑ اور آپ کے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیلؑ کی شہادت کے واقعے کو بیان کیا۔ اس کے بعد امام باڑہ آغا باقر میں عشرہ محرم کی پہلی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے اپنے بیان کا آغاز قرآن شریف کی اس آیت سے کیا کہ ”حق کو باطل میں مخلوط نہ کرو۔ یعنی اگر تم جانتے ہو کہ حق کیا ہے تو اسے بیان کرو چھپاؤ نہیں۔ انہوں نے ”علیؑ ولی اللہ“ کے موضوع پر مجالس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس کو ثابت کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ثابت کرنے کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں کوئی شک ہو۔ انہوں نے کہا کہ علی کو ولی تو سب مانتے ہیں بات یہ ہے کہ آپ کو حق معلوم ہے تو اسے چھپاؤ نہیں بیان کرو۔ مولانا نے ربط مصائب دیتے ہوئے کہا کہ محرم کا چاند نمودار ہوتے ہی ساری مخالفتیں بیکار ہو جاتی ہیں۔ مولانا نے مصائب میں قافلہ حسینی کے مدینہ سے رخصتی کا ذکر اس انداز میں کیا کہ مجلس میں کہرام برپا ہو گیا۔ اس کے بعد مدرسہ ناظمیہ میں عشرہ کی پہلی مجلس کو ”جشن شفاعت“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے مولانا حمید الحسن نے کہا کہ یہاں سے جو بھی گفتگو ہوگی وہ دین اور ایمان کی ہوگی۔ مولانا نے بھی قافلہ حسینی کے مدینہ سے رخصت ہونے کا منظر اس انداز میں بیان کیا کہ مجلس میں شور و گریہ بلند ہو گیا۔

اس کے بعد مقبرہ سعادت علی خاں میں عشرۂ محرم کی پہلی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے پروفیسر کمال الدین اکبر نے کہا کہ ایک طویل فہرست ہے ایسے لوگوں کی جو رسول اسلام کو نہیں مانتے لیکن امام حسینؑ کا کلمہ پڑھتے ہیں یعنی ان سے گہری عقیدت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حتی کہ عیسائیوں کی ایک تنظیم نے کربلا کے سب سے کمسن شہید جناب علی اصغرؑ کو اسٹار آف پیس یعنی امن کا ستارہ قرار دیا ہے۔ آخر میں مولانا نے مصائب امام حسینؑ اس انداز سے بیان کیا کہ مجمع میں شور گریہ بلند ہو گیا۔

بعد مغرب علی گنج واقع امام باڑہ میں عشرہ کی پہلی مجلس کو مولانا پروفیسر ارشد جعفری نے ”کربلا اور اطاعت الٰہی“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ صرف نماز، روزہ عبادت نہیں ہے بلکہ ہر عمل جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ اور اہلبیتؑ راضی ہوں وہ عبادت ہے۔ آخر میں مولانا نے مصائب سید الشہداءؑ اس انداز میں بیان کئے کہ عزاداروں میں آہ و بکا کی صدائیں بلند ہو گئیں۔

لکھنؤ: آصفی امام باڑہ میں امام زمانہ ٹرسٹ کی جانب سے منعقد عشرۂ مجالس کی پہلی مجلس کو خطاب کرتے ہوئے مولانا سید کلب احمد نقوی

محرم کے جلوس میں اسلحہ کی نمائش نہ کی جائے

وزیر اعلیٰ یوگی نے محرم کیلئے دیں سخت ہدایات، یہ ماتم کا موقع ہے ہتھیاروں کی نمائش کا نہیں

لکھنؤ: (پی این ایس) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آئندہ محرم کے حوالے سے سخت ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا کہ یہ ماتم کا موقع ہے، طاقت کا مظاہرہ کرنے کا نہیں۔ محرم کے دوران ہتھیاروں کی نمائش، نئی روایات کے آغاز یا اونچی آواز میں ڈی جے میوزک، ڈھول اور جھانجھ کے بے قابو استعمال کی اجازت نہیں ہوگی۔ انہوں نے امن کو خراب کرنے کی کوششوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہیں۔ ریاست کی امن و امان کی صورتحال، آنے والے تہواروں، NEET اور ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے بین الاقوامی یوگا ڈے کی تیاریوں کا اعلیٰ سطحی جائزہ لیتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ تمام ضلع مجسٹریٹس اور پولیس سپرنٹنڈنٹ قبل از وقت بات چیت کریں اور ضلع میں امن و امان کے انتظامات کو یقینی بنانے کے لیے کسی بھی قسم کے انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔ ماضی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ اونچی آواز میں ڈی جے میوزک، ڈھول کے بے قابو استعمال پر موثر کنٹرول کیا جائے۔ انہوں نے کہا

کہ محرم کے جلوسوں میں اسلحہ کی نمائش نہ کی جائے۔ مزید برآں، کسی بھی حادثے کو روکنے کے لیے، تعزیوں کی اونچائی کو مقررہ معیار کے مطابق رکھی جائے، اور 10 سے 12 فٹ سے زیادہ اونچی تعزیوں کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہر کسی کے عقیدے کا احترام ہونا چاہیے لیکن نئی روایات کا قیام کسی صورت قابل قبول نہیں ہوگا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تقریباً 3.5 لاکھ امیدوار NEET امتحان میں شرکت کریں گے، جو ریاست کے 59 اضلاع میں 21 جون کو منعقد ہوگا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ امتحان میں شرکت کرنے والے امیدواروں کو ان کے داخلہ کارڈ پیش کرنے پر اتر پردیش اسٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی بسوں کے کرایوں میں 50 فیصد رعایت فراہم کی جائے۔ بین الاقوامی یوم یوگا کی تیاریوں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یوگا ہندوستانی ثقافت ہے، جو جسم اور دماغ دونوں کی صحت کو برقرار رکھنے کا ایک طاقتور ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی کوششوں سے یوگا کو عالمی سطح پر پہچان ملی ہے اور اس سال بین الاقوامی یوگا ڈے ’صحت مند عمر کے لیے یوگا‘ کے تھیم کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔

لکھنؤ: محرم کے پہلے دن تاریخی بڑا امام باڑہ سے شاہی ضریح کا جلوس نکالا گیا

’دھرم کا مطلب اب دھن ہو گیا ہے‘: اکھلیش یادو

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے رام مندر کے چندہ چوری تنازعہ کو لے کر ریاست کی بی جے پی حکومت پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ بدھ کے روز منعقدہ ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے لیے مذہب محض پیسہ بن گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ انتخابات میں بے ایمانی ہوئی اور کئی جگہوں پر سی سی ٹی وی کیمرے نہیں لگے۔ اکھلیش یادو نے یہ بھی کہا کہ مندر میں نوٹوں کی گنتی کے دوران بھی سی سی ٹی وی کیمرے نہیں تھے، جس سے کئی سوال اٹھتے ہیں۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ سی سی ٹی وی کا راز کھل گیا ہے، یعنی چندہ چوری کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ اکھلیش یادو نے پریس کانفرنس میں حکومت پر کئی دیگر الزامات بھی لگائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے لوگوں کی زمینوں پر قبضہ کر رکھا ہے اور کئی مقامات پر بلڈوزر کا استعمال کیا گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جن کسانوں نے ہوائی اڈے کے منصوبے کیلئے زمین عطیہ کی تھی، انہیں مارکیٹ ویلیو ادا نہیں کی گئی۔ ایس پی سربراہ نے کہا کہ موجودہ حکومت میں امیر امیر تر ہوتا جا رہا ہے جبکہ غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے گیس سلنڈر کی قیمتوں میں اضافے پر بھی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ عوام متھرا جنم بھومی اور دیگر مذہبی مقامات پر عطیات میں بے ضابطگیوں پر سوال اٹھا رہے

ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ان تمام معاملات کا احتساب کرے۔ دریں اثنا، سابق ایم پی برج بھوشن شرن سنگھ نے بھی اس معاملے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا، ”دھوئیں کے بغیر آگ نہیں ہوتی“ تنازعہ کو مزید ہوا دیتا ہے۔ دریں اثنا، رام مندر عطیہ چوری معاملے میں ایس آئی ٹی کی جانچ مسلسل تیسرے دن بھی جاری ہے۔ تحقیقاتی ٹیم نے ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے اور دیگر ملازمین سے پوچھ گچھ کی ہے اور اب تک 50 سے زیادہ لوگوں کے بیانات قلمبند کیے ہیں۔ ایس آئی ٹی ٹیم مندر کے ٹرسٹ کے چندہ خانوں، ریکارڈ اور مالیاتی دستاویزات کی مکمل چھان بین کر رہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ تحقیقات میں شفافیت برقرار رکھنے کیلئے ہر پہلو کا باریک بینی سے جائزہ لیا جا رہا ہے۔ یہ معاملہ مسلسل زیر بحث ہے اور آنے والے دنوں میں مزید بڑے انکشافات کا امکان ہے۔

یوپی میں 14 آئی ایف ایس افسران کا تبادلہ

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش میں انتظامی رد و بدل جاری ہے۔ پی سی ایس اور آئی اے ایس افسران کے تبادلوں کے بعد، ریاستی حکومت نے اب انڈین فاریسٹ سروس (آئی ایف ایس) افسران کا تبادلہ کیا ہے۔ محکمہ جنگلات کے حکم نامے کے تحت 14 آئی ایف ایس افسران کی ذمہ داریاں تبدیل کی گئی ہیں، جبکہ نو اضلاع اور فاریسٹ ڈویژنوں میں نئے ڈی ایف اوز (ڈویژنل فارسٹ آفیسرز) کی تقرری کی گئی ہے۔ محکمہ جنگلات میں اس بڑے رد و بدل کو انتظامی کام کی رفتار اور بہتر انتظام سے منسلک کیا جا رہا ہے۔ جاری کردہ حکم نامے کے مطابق کئی اضلاع میں ڈی ایف او کی سطح پر اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ گورکھپور کے ڈی ایف او وکاس یادو کا جھانسی فاریسٹ ڈویژن میں تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ سہارنپور کے ڈی ایف او شیم سنگھ کو گورکھپور سونپا گیا ہے۔ کانپور کی ڈی ایف او دیویا کا جونپور تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ وارانسی کے ڈی ایف او سواتی کو اناؤ بھیجا گیا ہے۔ اناؤ میں تعینات آروشی مشرا کو کیمور وائلڈ لائف ڈویژن مرزاپور میں نئی ذمہ داری دی گئی ہے۔ بدایوں کی ڈی ایف او ندھی چوہان کو وارانسی کا ڈی ایف او مقرر کیا گیا ہے۔ قومی چمبل سینکچری میں تعینات چاندنی سنگھ کو سہارنپور کا نیا ڈی ایف او مقرر کیا گیا ہے۔ اعظم گڑھ کی ڈی ایف او آکانکشا جین کا کانپور تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ بلیا کے ڈی ایف او پرتھوی راج کے ایس پی کو بجنور فاریسٹ ڈویژن (نجیب آباد) کا ڈی ایف او مقرر کیا گیا ہے۔ تبادلوں کے ساتھ ساتھ بعض اعلیٰ افسران کو اضافی ذمہ داریاں بھی سونپی گئی ہیں۔ فاریسٹ کارپوریشن میں تعینات سوجے بنرجی کو جنرل منیجر (پرسنل) کے ساتھ جنرل منیجر (پروڈکشن) کا اضافی چارج دیا گیا ہے۔ اس دوران جل نگم (دیہی) میں بھی بڑی کارروائی کی گئی ہے۔ محکمہ نے ایگزیکٹیو انجینئر نریندر ورما کو فوری اثر سے معطل کر دیا ہے۔ محکمہ کے افسران کے مطابق، ان کا تبادلہ 9 اپریل 2026 کو بداون سے سون بھدر میں کیا گیا تھا، لیکن انہوں نے مقررہ وقت کے اندر اپنی نئی پوسٹنگ پر چارج نہیں سنبھالا۔ متعدد نوٹس جاری کیے جانے کے باوجود انہوں نے نہ تو تسلی بخش جواب دیا اور نہ ہی احکامات کی تعمیل کی۔ جل نگم (دیہی) کے منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر راج شیکھر نے بھی نریندر ورما کے خلاف محکمانہ تادیبی تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ چیف انجینئر وشویشور پرساد کو تفتیشی افسر مقرر کیا گیا ہے۔ معطلی کی مدت کے دوران، نریندر ورما کو چیف انجینئر (آگرہ ریجن) کے دفتر سے منسلک کر دیا گیا ہے۔ محکمہ جنگلات اور واٹر کارپوریشن میں لیے گئے ان فیصلوں کو حکومت کی انتظامی سختی اور جوابدہی کو یقینی بنانے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

سنبھل میں کئی غیر قانونی تعمیرات منہدم

سنبھل: (پی این ایس) بدھ کے روز ایک بڑی کارروائی میں انتظامیہ نے سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمٰن برق کے علاقے میں بھاگیرتھی شرائن کی زمین سے غیر قانونی تجاوزات کو ہٹا دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی ہدایت پر دو بلڈوزر کا استعمال کرتے ہوئے تجاوزات کو مسمار کر دیا گیا۔ آپریشن کے دوران پولیس کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر تعینات تھی۔ انتظامی ٹیم نے کچھ اور غیر قانونی تعمیرات کی نشاندہی کرتے ہوئے کارروائی کا انتباہ دیا ہے۔ سٹی مجسٹریٹ سدھیر کمار کی قیادت میں ریونیو اور پولیس کی ایک مشترکہ ٹیم نے سنبھل کے رایکستی تھانہ علاقے میں غیر قانونی تجاوزات کے خلاف کارروائی کی۔ اس دوران بھاگیرتھی تیرتھا کی اراضی پر مبینہ طور پر ناجائز تجاوزات کو بلڈوزر سے ہٹا دیا گیا۔ اچانک کارروائی سے ناجائز تجاوزات کرنے والوں میں خوف و ہراس پھیل گیا۔

کربلا اسلام، انسانیت، اخلاق اور محبت کی روح ہے: مولانا سید شباب حیدر

علی گڑھ (ڈاکٹر شجاعت حسین): علی گڑھ کی عزاداری، عزاداروں کے لیے جان سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ اس تصور سے شہر علم و ادب، دانش فہم عشرہ محرم الحرام کا آغاز ہو چکا ہے۔ آج صبح ایک مجلس سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام امام بارگاہ حیدر علی خان (اسد)، کوٹھی لالہ رخ، میڈیکل روڈ، علی گڑھ میں راجہ سید حیدر علی خان (اسد) صاحب کی جانب سے انعقاد ہوا۔ مجلس کا آغاز معروف مرثیہ خواں محترم حاجی سید شاہد حسین نقوی صاحب کی مرثیہ سے ہوا۔ مجلس کو خطاب حجت الاسلام والمسلمین الحاج سید شباب حیدر صاحب قبلہ نے کیا۔ آپ شرکائے مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ کربلا اسلام، انسانیت، اخلاق اور محبت کی روح ہے۔ کربلا کی عزاداری 1387 سال سے مسلسل ہو رہی ہے اور جب تک شمس و قمر، فرش و عرش، کوہ و اوقیانوس برقرار ہے یہ سلسلہ آب و تاب سے گریہ و زاری، آہ و بکا کے ساتھ مقصد شہدائے کربلا کو عام کیا جاتا رہے گا۔ مولانا شباب حیدر صاحب قبلہ نے کہا کہ کربلا ضمیر کو زندہ رکھنے کا عنصر ہے۔ یہاں سے سبق حاصل ہوتا ہے کہ عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔ کربلا ہونٹوں پر تبسم کے ساتھ شہید ہونے کا درس دیتا ہے۔ کربلا حیات علم حاصل کرنے کا حوزہ ہے۔ یہ آہنی عزم پیدا کرتی ہے اور بشری کمال کا مظہر ہے۔ کربلا خود

بینی و خود آگہی ہے۔ کربلا انسانی رشتوں کے پاسداری کا منبع ہے۔ مولانا موصوف نے سماعت کر رہے عزاداروں کو بتایا کہ عاشورہ شہادت امام حسین علیہ اور ان کے باوفا اصحاب کی شہادت کا دن ہے ان مقدس ہستیوں نے اسلام اور انسانیت کے لیے اپنی جان قربان کرکے انسانیت کو ابدی آزادی دیکر زندہ جاوید بنا دیا۔ آج بھی جو سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ سے منسلک ہے وہ ظالموں کے سامنے آہنی دیوار بنے ہوئے ہیں اور دنیا والوں کو مقصد شہادت اور پیغام کربلا حوزہ حسینی کے ذریعہ دے رہے ہیں جس طرح ماضی میں سن 61 ہجری میں کربلا میں دیا تھا۔ تاریخ شاہد ہے کہ امام حسین ع نے یزید ملعون کے مقابلے چند اصحاب باوفا کو لیکر آفاقی و ابدی فتح حاصل کی۔ آج بھی حسینی سیرت پر چلنے والے کامیاب ہوئے ہیں جس کو پوری دنیا نے دیکھا چاہے وہ ایران ہو یا یمن یا غزہ یا حزب اللہ اور سید حسن نصر اللہ کا یادگار جملہ "اگر ہم مارنے سے ختم ہو جاتے تو کربلا میں ختم ہو گئے ہوتے جب وہاں تم ہم کو ختم نہی کر سکے تو آج تم کیا ہم کو ختم کرو گے۔" شہید امت رہبر معظم سید علی خامنہ ای رحمت اللہ علیہ نے اپنے رفقاء کے ساتھ 28 فروری 2026 کو قربانی پیش کر کربلا کے پیغام کو یاد دلایا اور اسلام اور انسانیت کو قوت و عظمت بخشی! حسین ع کا پیغام یاد رکھیں عزت کی موت ذلت کی زندگی سے بہتر ہے جو اس کو یاد رکھے گا وہ کبھی کسی ذلیل حکومت کے سامنے نہی جھکے گا. شہد رہبر معظم سید علی خامنہ ای وہ آفتاب بصیرت ہیں جو ظلمتِ شب میں امت کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ کی قیادت و رہبری صدائے حیدری، وقار فاطمی اور استقامتِ حسینی کا حسین امتزاج ہے۔

امام حسینؓ کل بھی زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہیں: قاری انس

گورکھپور: مکتب اسلامیات چنگی شہید امام چوک ترکمان پور میں دس روزہ محفل "ذکر شہدائے کربلا" کے پہلے روز قاری محمد انس نقشبندی نے کہا کہ کربلا کے 72 شہداء نے جس غیر معمولی صلاحیت کا مظاہرہ کیا اس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی، امام حسین کل بھی زندہ تھے اور آج بھی زندہ ہیں، امام حسین 4 ہجری مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، آپ کی والدہ کا نام حضرت سیدہ فاطمہ زہرا اور والد کا نام حضرت سیدنا علی ہے، حضرت سیدنا امام حسین نے اسلام کے اصولوں عدل، راست بازی، سچائی، عدم تشدد، اخلاقیات اور اللہ تعالی پر اٹل ایمان کو اپنا آئیڈیل سمجھا اور انہیں نظریات کے مطابق اپنی زندگی بسر کی۔ غازی مسجد غازی روضہ میں مفتی شہر اختر حسین منانی نے کہا کہ امام حسین اپنے اہل و عیال کے ساتھ مکہ سے کوفہ کے لیے روانہ ہوئے لیکن راستے میں انہیں یزید کی سازش کی وجہ سے کربلا کے میدان میں روک دیا گیا، پھر امام حسین نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے سرحدی علاقے میں جانے دو تا کہ امن و امان قائم ہو، لیکن ظالم یزید راضی نہ ہوا، آخر کار حضرت امام حسین حق کی جنگ لڑتے ہوئے شہید ہوئے، آخر میں درود و سلام پڑھ کر ملک میں امن، ترقی اور بھائی چارے کے لیے دعا کی گئی، اس کے علاوہ دیگر مساجد میں بھی ذکر شہدائے کربلا کی محفلیں منعقد ہوئیں۔

حضرت عمرؓ رسولؐ کی مخصوص دعا کا ثمرہ ہیں: قاری محمّد صدّیق

مسجد یکمنارہ اکبری گیٹ میں دس روزہ تذکرہ شہدائے کرام کا پہلا جلسہ یوم عمرؓ منعقد ہوا

لکھنؤ: شہر کی تاریخی یکمنارہ مسجد اکبری گیٹ میں مرکزی جمعیۃ الحفاظ کی جانب سے حسب دستور قدیم ہونے والے دس روزہ تذکرہ شہداء کرام کا پہلا جلسہ یوم عمرؓ استاذ الحفاظ حافظ عبدالرشید صاحب صدر مرکزی جمعیۃ الحفاظ وقاری محمد حزقیل امام مسجد یکمنارہ کی زیر نگرانی و سیّد محمد اقبال کے زیر انتظام منعقد ہوا جس کا آغاز مدرسہ عالیہ فرقانیہ چوک کے قاری محمد یوشع و قاری محمد عبداللہ کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جلسے کو خطاب کرتے ہوئے ادارۂ دار المبلغین پاٹانالہ چوک کے استاذ مولانا قاری محمد صدّیق امام و خطیب مسجد سبحانیہ پاٹانالہ چوک لکھنؤ نے مراد رسولؐ امیر المؤمنین سیّدنا حضرت عمر ابن الخطابؓ کی خلافت و شہادت پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضرت عمرؓ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیؐ کی مخصوص دعا کا ثمرہ ہیں۔ حضرت عمر ابن خطابؓ نے اپنی خلافت میں جس قدر خدمت و اشاعت دین کی کیں اور جیسی عظیم الشان فتوحات حاصل کیں ان کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی قاری محمد صدّیق صاحب نے کہا کہ حضرت عمر فاروقؓ میں تواضع کی صفت اس قدر تھی کہ جس کا اندازہ کرنے سے عقل عاجز ہے۔ حضرت عمرؓ نے دس سال چھ مہینے پانچ لدن تخت خلافت کو زینت بخشی فجر کی نماز میں ابو لولو فیروز مجوسی کے ہاتھ سے شہید ہوئے روضہ نبویؐ میں مدفن پایا یکم محرم کو مسلمانوں کا اقبال بھی ان کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو گیا شاعر نعت و مدح صحابہ خلیل اختر شبو محمد کیف مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے قاری محمد طٰہٰ محمد و مفتی محمد مذکر نے نعت و منقبت کا منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا جلسے میں محمد معروف خان گہنا پیلس ذیشان جویلرس قاری سیّد افضال وغیرہ موجود تھے جلسے کا اختتام قاری محمد صدّیق صاحب کی دعا پر ہوا۔

درگاہ حضرت شاہ میناشاہ میں ذکر شہدائے کربلا کا آغاز

لکھنؤ: ماہ محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینہ جو حرمت و عظمت والا اور اہم ترین واقعات اور بڑی اہمیت کا حامل ہے اور جس کے سال کا اختتام ماہ ذی الحجہ پر ہوتا ہے اس کی دسویں تاریخ (عید الاضحیٰ) کامل بندگی کا بے مثال نمونہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عشق الٰہی کا جذبہ و حضرت اسماعیل علیہ السلام کی آرزوئے شہادت کا نقشہ پیش کرتی ہے اور ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری کو نواسۂ رسول حضرت امام حسینؓ نے اللہ کی رضا اور اسلام کی بقا کے لئے شہادت دے کر نہ صرف اپنے عہد میں نمرود کو چکنا چور کیا، بلکہ پوری تاریخ کا رخ موڑ دیا۔ شہادت عظمیٰ کا مرتبہ حاصل کرکے دنیائے انسانیت کے سامنے اسلام کے آفاقی پیغام کو ایک ایسے انداز میں پیش کیا اور اپنے اوپر ہونے والے ظلم و ستم کو سہہ کر حق و باطل کے درمیان شہادت کی ایسی عظیم مثال قائم کی کہ جسے تاریخ دنیا کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اسی طرح اسلام ابتداء سے لیکر انتہا تک قربانیوں کا نام ہے گویا ایک مسلمان کی زندگی ایثار اور قربانی سے عبارت ہے مذکورہ خیالات کا اظہار درگاہ حضرت مخدوم شاہ مینا شاہؒ میں مینائی ایجوکیشنل ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام ذکر شہدائے کربلا سے خطاب کرتے ہوئے قاری محمد اسلام قادری نے کیا اور کہا کہ عاشورہ یعنی دسویں محرم کا دن بہت ہی عظمت والا دن ہے اور تاریخ انسانیت کے بہت سے اہم واقعات رونما ہوئے جس میں خدائے واحد نے زمین و آسمان، پہاڑوں، سمندروں، لوح و قلم، جبرائیل اور دیگر فرشتوں کو پیدا کیا۔ پروگرام کی صدارت پیرزادہ شیخ راشد علی مینائی نے کی اور آغاز حافظ محمد گلفام کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ڈاکٹر رضوان الرضا، قاری معین الدین، مسعود رضا، محمد یوسف، عبد الغنی، دار العلوم مخدوم شاہ مینا کے طلباء نے حضرت امام حسینؓ کی شان میں منقبت کے اشعار پیش کئے۔ نظامت کے فرائض قاری محمد اجمل نے انجام دئے۔ صلوٰۃ و سلام کے بعد قاری اسلام کی دعا پر جلسے کا اختتام ہوا۔

ملی تنظیم علاقوں میں کیمپ لگا کر ضرورت مندوں کی مدد کرے: اقبال ہاشمی

محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفہ و راشن کٹ تقسیم

لکھنو: (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی سرپرست اعلیٰ ال انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں

مدرسہ ستاریار زویہ مچھلی محال میں ضرورت مندوں کو وظیفہ و راشن کٹ تقسیم کیا۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر ال انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ اللہ رب العزت رحمان ہے اور کائنات پر اپنی رحمت کا اظہار کرنے کے لیے اس نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا فانی میں بھیجا تا کہ امت دنیا و آخرت کے دکھوں کو دور کر کے سکون و اطمینان کے ساتھ اپنی بندگی کا اظہار کر سکے اور اپ کی ساری زندگی بے کسوں، مظلوموں، بے سہارا کی راحت رسائی فرماتے رہے اور امت کو یہ پیغام دیا کہ تم دنیا والوں پر رحم کرو گے تو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بہت سے غریب و مزدور جن کا گھر یومیہ مزدوری سے چلتا تھا، ان کے ساتھ مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری ایک کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔ ایسے لوگوں کا خیال رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ سید اقبال ہاشمی صاحب نے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ صاحب ثروت افراد آگے آ کر پریشان حال لوگوں کی دل کھول کر مدد کریں۔ واضح رہے آل انڈیا محمدی مشن نے شہر کے مختلف علاقوں میں میڈیکل کیمپ لگا کر، بچوں کی سکول فیس، بچیوں کیلیے سلائی سینٹر، کوچنگ سینٹر، بے روزگاروں کے لیے روزگار و مختلف ذرائع سے عوام الناس کی خدمات انجام دے رہا ہے مہمان خصوصی شیلا حق جنرل سیکرٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسیشن نے اپنے خصوصی بیان میں فرمایا کہ محمدی مشن کے ساتھ مل کر میڈیکل کیمپ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ مچھلی محال میں ضرورت مندوں کے لیے انگلش، سائنس کوچنگ سینٹر اور سلائی مشین سینٹر قائم کیا گیا ہے جس سے ضرورت مند خواتین کی ضرورت بھی پوری ہو اور روزگار کے راستے بھی کھلیں گے۔ فیضان فرنگی محلی ایڈوکیٹ یوتھ صدر محمدی مشن نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمام حضرات اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعلیم دلائیں جہاں ضرورت ہوگی وہاں مشن کے ساتھ ساتھ دوسری تنظیموں کے ساتھ مل کر مدد کریں گے یہ بے روزگاری تبھی ختم ہوگی جب ہمارے بچے تعلیم یافتہ ہو کر اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر سماج کو آگے بڑھائیں گے تبھی ہمارے سماج کے ساتھ ساتھ ملک کی بھی ترقی ہوگی یہی وقت کی ضرورت بھی ہے اور ہماری اپیل بھی۔ اس موقع پر سلیم ازادکی، محمد نعیم صدیقی، محمد نوشاد، ایڈووکیٹ فیضان فرنگی محلی وغیرہ خاص طور سے موجود ہے۔

سیرت کمیٹی کے زیر اہتمام دس روزہ جلسہ شہداء اسلام کا آغاز

ایودھیا: سیرت کمیٹی شہر فیض آباد کے زیر اہتمام گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی یکم محرم الحرام مطابق 17 جون بروز بدھ سے

شروع ہو کر یوم عاشورہ دس محرم الحرام 1448 مطابق 26 جون 2026 بروز جمعہ تک روز آنہ بعد نماز عشاء منعقد ہوگا۔ دس روزہ شہدائے اسلام کے جلسوں کی صدارت حافظ قاری عرفان احمد حلیمی کریں گے جلسہ کی سرپرستی مفتی حسب اللہ عرف بادشاہ خان کریں گے جلسہ شہر و اطراف کی مختلف مساجد میں منعقد ہوگا۔ آخری پروگرام جنت میرج لان محلّہ انگوری باغ میں منعقد ہوگا۔ جلسے میں مقامی و بیرونی علمائے کرام کا خطاب ہوگا۔ مفتی افضال احمد قاسمی جس میں خاص طور سے مولانا آدم مصطفیٰ فیروز آبادی، مولانا امین الحق اسامہ کانپور، مفتی محمد احمد بستی، مولانا کفیل اشرف لکھنؤ، قاری ریاض استاد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ، مولانا توصیف احمد ندوی، مولانا محمد بشیر گونڈہ، مفتی ضیاء الدین قاسمی مولانا ظہیر عباس ندوی مولانا سلمان، مفتی مجاہد الاسلام مؤمن مفتی احمد عارف حسان قاسمی مفتی زید ندوی مفتی عبد المنان قاسمی خطاب فرمائیں گے ۔جب کہ قراء کرام میں قاری محمد توصیف رحمانی، مفتی اسعد اللہ، قاری طلحہ، قاری معاذ، حافظ محمد یسین وغیرہ تلاوت قرآن کریم کریں گے شعرا میں قاری عبد الباطن حافظ محمد ندیم حافظ پرویز حافظ نور الدین وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ جبکہ انتظام کار میں حافظ جاوید بستوی حاجی۔ محمد انیس حافظ توصیف زمزم فرقان بھائی محمد امین بھائی کے ساتھ محمد حسن عرف بچن پردھان عبد المتین نواب گنج وغیرہ پورے انہاک کے ساتھ شہدائے اسلام کے دس روزہ جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے رات دن محنت میں لگے ہیں۔ یہ جانکاری سیرت کمیٹی کے میڈیا انچارج ماسٹر ارشاد ربانی نے دیتے ہوئے بتایا کہ پروگرام کی ساری باتیں طے کرنے کے لئے سیرت کمیٹی کی میٹنگ بلائی گئی یہ میٹنگ مرکزی جامع مسجد سرائے پختہ ترکاری منڈی میں مفتی ضیاء الدین قاسمی امام و خطیب کی صدارت میں حافظ محمد جاوید بستوی کی نظامت میں منعقد ہو کر دس روزہ پروگرام کو حتمی شکل دی گئی۔ اس موقع پر سیرت کمیٹی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ دس روزہ جلسوں میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر کے جلسوں کو کامیاب بنائیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

باٹا کو کیری بیگ کے 6 روپے وصول کرنا پڑا مہنگا، عدالت نے 10 ہزار روپے ادا کرنے کا دیا حکم

نئی دہلی (ایجنسی): ایک معمولی سے نظر آنے والے 6 روپے کے پیپر کیری بیگ نے معروف جوتا ساز کمپنی باٹا انڈیا کو 10 ہزار روپے ادا کرنے پر مجبور کر دیا۔ جنوبی دہلی ضلع صارف تنازعات ازالہ کمیشن (ڈی سی ڈی آر سی) نے ایک صارف کی شکایت پر فیصلہ سناتے ہوئے کمپنی کو ہدایت دی ہے کہ وہ شکایت کنندہ کو معاوضہ اور مقدمے کے اخراجات کی مد میں 10 ہزار روپے ادا کرے۔

غَزَّہ چیختی اِنسانیَّت، خاموش ضَمیرِ عالَم

ارشد احمد شہباز۔ جرمنی

انسانی تاریخ کے بعض صفحات ایسے ہوتے ہیں جنہیں سیاہی سے نہیں بلکہ آنسوؤں، آہوں اور بے گناہ انسانوں کے لہو سے رقم کیا جاتا ہے۔ وقت کے دھارے میں سلطنتیں بدل جاتی ہیں، فاتح اور مفتوح مٹی میں مل جاتے ہیں، مگر ظلم کے نقوش اجتماعی انسانی شعور پر صدیوں تک باقی رہتے ہیں۔ تاریخ صرف جنگوں، معاہدوں اور سیاسی فیصلوں کا ریکارڈ نہیں بلکہ اس حقیقت کی بھی گواہ ہے کہ آزمائش کی گھڑی میں کس نے انصاف کا ساتھ دیا، کس نے مظلوم کی حمایت کی اور کون خاموش تماشائی بنا رہا۔

آج غزہ اسی تاریخی آزمائش کی علامت بن چکا ہے۔ یہ محض ایک جغرافیائی خطہ نہیں بلکہ عالمی ضمیر کا آئینہ ہے، جہاں منہدم عمارتیں، اجڑے ہوئے گھر، خوف زدہ بچے اور بے گھر خاندان ایک دردناک انسانی حقیقت کی تصویر پیش کر رہے ہیں۔ یہ منظر عالمی سیاست کے دوہرے معیار کو بھی نمایاں کرتا ہے اور یہ سوال شدت سے ابھرتا ہے کہ کیا انسانی جان کی حرمت واقعی ہر جگہ یکساں سمجھی جاتی ہے یا اس کی قدر طاقت اور مفادات کے مطابق بدل جاتی ہے؟

دوسری عالمی جنگ کے بعد انسانی حقوق، بین الاقوامی قانون اور عالمی امن کے تحفظ کے لیے جو اصول وضع کیے گئے تھے، ان کا مقصد یہی تھا کہ دنیا دوبارہ ایسے المیوں کا شکار نہ ہو۔ لیکن جب عام شہری مسلسل خوف، بھوک، بے گھری اور عدم تحفظ کا شکار ہوں تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ اصول عملی قوت بھی رکھتے ہیں یا صرف دستاویزی حیثیت تک محدود ہو چکے ہیں؟ قانون کی اصل روح اسی وقت برقرار رہتی ہے جب اس کا اطلاق طاقتور اور کمزور دونوں پر یکساں ہو۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر ریاست کو اپنے شہریوں کے تحفظ کا حق حاصل ہے، اور عام شہریوں پر حملے، دہشت گردی یا یرغمال بنانا کسی بھی اخلاقی یا قانونی معیار کے مطابق ناقابلِ قبول ہے۔ اسی طرح ہر فوجی کارروائی میں شہری آبادی، ہسپتالوں، تعلیمی اداروں اور امدادی سرگرمیوں کا تحفظ بین الاقوامی انسانی قانون کا بنیادی تقاضا ہے۔ جب جنگ کی آگ بے گناہ انسانوں تک پہنچ جائے تو اس کے اثرات صرف میدانِ جنگ تک محدود نہیں رہتے بلکہ نسلوں کی نفسیات اور مستقبل کو بھی متاثر کرتے ہیں۔

غزہ کا سب سے بڑا المیہ صرف تباہ شدہ عمارتیں نہیں بلکہ انسانی اعتماد کی شکست بھی ہے۔ جنگ کے ماحول میں پلنے والا بچہ امن کو حقیقت کے بجائے ایک خواب سمجھنے لگتا ہے، ایک ماں اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے بجائے ان کی سلامتی کی دعا مانگتی ہے، اور نوجوان نسل تعلیم و تعمیر کے بجائے ملبے، خوف اور غیر یقینی حالات کے درمیان زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ یہ صورتِ حال پوری انسانیت کے اجتماعی شعور کے لیے ایک کڑا امتحان ہے۔

اس بحران نے عالمی طاقتوں، بین الاقوامی اداروں اور اسلامی ریاستوں، تینوں کے کردار کو نئی آزمائش سے دوچار کر دیا ہے۔ اگر انسانی حقوق اور انصاف کے اصول واقعی آفاقی ہیں تو ان کا اطلاق بھی بلا امتیاز ہونا چاہیے۔ اسی طرح مسلم دنیا سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اختلافات سے بلند ہو کر سفارتی، انسانی اور قانونی سطح پر زیادہ مؤثر کردار ادا کرے۔ تاریخ صرف ظلم کرنے والوں کو ہی نہیں بلکہ ان لوگوں کو بھی یاد رکھتی ہے جو نازک وقت میں خاموش رہتے ہیں یا اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ اسی لیے اسلامی ممالک اور ان کی علمی و فکری قیادت پر لازم ہے کہ وہ امن، انسانی ہمدردی، مکالمے اور انصاف کے لیے متحد اور مؤثر آواز بلند کریں۔

انسانی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ نفرت کبھی پائیدار امن کی بنیاد نہیں بن سکی۔ طاقت وقتی برتری ضرور دے سکتی ہے، لیکن دیرپا استحکام صرف انصاف، مکالمے، باہمی احترام اور انسانی وقار کے تحفظ سے حاصل ہوتا ہے۔ جہاں عدل کمزور پڑ جائے وہاں تنازعات نئی شکلوں میں جنم لیتے ہیں اور ان کے اثرات نسلوں تک باقی رہتے ہیں۔

کئی دہائیوں سے فلسطین اور غزہ کا مسئلہ سیاسی کشمکش، عدم اعتماد اور مسلسل تشدد کی نذر رہا ہے۔ اس عرصے میں لاکھوں انسان متاثر ہوئے، ہزاروں خاندان بکھر گئے اور بے شمار بچوں نے اپنا بچپن خوف اور محرومی میں گزارا۔ اگر اتنے طویل عرصے کے بعد بھی ایک منصفانہ اور پائیدار حل سامنے نہ آ سکے تو یہ صرف ایک سیاسی ناکامی نہیں بلکہ عالمی اخلاقی شعور کے لیے بھی ایک سنجیدہ سوال ہے۔

آج غزہ میں انسانی جانوں کا ضیاع اور تباہی کی شدت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ہر گزرتا دن مزید خاندانوں کو غم، بے بسی اور محرومی کے اندھیروں میں دھکیل رہا ہے۔ معصوم بچوں، خواتین، بزرگوں اور عام شہریوں کی زندگیاں شدید خطرات سے دوچار ہیں، جبکہ بے گھر ہونے والوں اور بنیادی ضروریات سے محروم افراد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ صورتِ حال صرف ایک خطے کا بحران نہیں بلکہ پوری انسانیت کے ضمیر کے لیے ایک کڑا امتحان ہے۔

اگر دُنیا واقعی انسانی حقوق، انصاف اور قانون کی حکمرانی پر یقین رکھتی ہے تو اب محض بیانات اور قراردادوں سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ تمام فریقوں پر لازم ہے کہ انسانی جان کی حرمت، بین الاقوامی انسانی قانون اور اخلاقی ذمہ داریوں کا احترام کریں اور ایسے اقدامات سے اجتناب کریں جو مزید بے گناہ جانوں کے ضیاع کا سبب بنیں۔ طاقت کی حقیقی عظمت کمزوروں کے تحفظ، تحمل، انصاف اور ذمہ داری کے احساس میں پوشیدہ ہے، کیونکہ خونریزی کبھی پائیدار امن کی ضمانت نہیں بن سکتی۔

ممکن ہے مستقبل میں نئی عمارتیں تعمیر ہو جائیں، سڑکیں دوبارہ آباد ہو جائیں اور زندگی اپنی ظاہری رونق بحال کر لے، لیکن اعتماد، امید اور انسانی وقار کی بحالی اس سے کہیں زیادہ دشوار عمل ہے۔ اصل تعمیر اینٹ اور پتھر کی نہیں بلکہ دلوں، ذہنوں اور اجتماعی شعور کی ہوتی ہے۔

دُنیا کو شاید آج کسی نئے ہتھیار یا نئے اتحاد سے زیادہ ایک نئی اخلاقی بیداری کی ضرورت ہے۔ ایسی بیداری جو یہ تسلیم کرے کہ ہر معصوم جان یکساں اہمیت رکھتی ہے، ہر بچے کو محفوظ مستقبل کا حق حاصل ہے اور ہر انسان امن، آزادی اور وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا مستحق ہے۔ اگر انسانیت واقعی اپنے تہذیبی اور اخلاقی شعور پر فخر کرتی ہے تو اس کا اظہار محض بیانات، قراردادوں اور رسمی اعلانات سے نہیں بلکہ عملی اقدامات سے بھی ہونا چاہیے۔

غزہ کا سانحہ پوری دُنیا کے لیے ایک آئینہ ہے جس میں ہر ریاست، ہر ادارہ اور ہر قیادت اپنا کردار دیکھ سکتی ہے۔ ایک زیادہ منصفانہ اور پُرامن عالمی نظام اسی وقت تشکیل پا سکتا ہے جب قانون کی بالادستی، انسانی ہمدردی اور انصاف کو طاقت اور سیاسی مفادات پر ترجیح دی جائے۔ آج ضرورت فوری جنگ بندی، انسانی امداد کی بلا رکاوٹ فراہمی، سنجیدہ سفارتی کوششوں اور ایک منصفانہ و پائیدار سیاسی حل کی ہے، تاکہ آنے والی نسلیں نفرت اور تباہی نہیں بلکہ امن، انصاف، باہمی احترام اور انسانی وقار کی میراث حاصل کر سکیں۔

بہرائچ میں وکست بھارت سنکلپ سمیلن کا انعقاد

بہرائچ: (نامہ نگا) مرکزی حکومت کے 12 سال مکمل ہونے کے موقع پر کپور تھلا پریسز میں واقع اتھان آڈیٹوریم میں "12 سال اعتماد کے، ترقی کے، وکست بھارت سنکلپ سمیلن" کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کے مہمانِ خصوصی بی جے پی کے علاقائی صدر

کملیش مشرا جبکہ خصوصی مہمان بہرائچ کے رکنِ پارلیمان ڈاکٹر آنند کمار گونڈ تھے۔ کانفرنس میں نانپارا کے رکنِ اسمبلی رام نواس ورما، بی جے پی ضلع صدر برجیش پانڈے، صدر اسمبلی حلقہ کی رکنِ اسمبلی انوپما جیسوال کے نمائندے اشوک جیسوال اور دیگر عوامی نمائندوں کے ساتھ ساتھ چیف ڈیولپمنٹ آفیسر سنیل کمار دھونتا، ڈی پی آر او چندر بھان سنگھ سمیت دیگر افسران، دانشوروں اور بڑی تعداد میں شہریوں نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز مہمانوں کی جانب سے مختلف محکموں کی طرف سے لگائے گئے عوامی فلاحی اسکیموں کے اسٹالوں کے معائنے سے ہوا۔ مہمانِ خصوصی اور رکنِ پارلیمان نے مرکزی اور ریاستی حکومت کی مختلف اسکیموں سے متعلق اسٹالوں کا جائزہ لیا اور افسران سے ان اسکیموں کی پیش رفت اور مستفیدین کو فراہم کی جانے والی سہولیات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس موقع پر محکمہ اطلاعات کی جانب سے منعقد کی گئی نمائش کا بھی مشاہدہ کیا گیا، جس میں حکومت کے گزشتہ 12 برسوں کی کامیابیوں، ترقیاتی منصوبوں اور عوامی فلاحی اسکیموں کو مؤثر انداز میں پیش کیا گیا تھا۔ نمائش میں قومی دیہی روزگار مشن، باغبانی و غذائی پراسیسنگ محکمہ، محکمہ زراعت، صنعت محکمہ، محکمہ صحت، کھادی و دیہی صنعت، بینکنگ شعبہ، ریشم محکمہ، محکمہ ماہی پروری، محکمہ مویشی پروری، شہری ترقی، محکمہ تعلیم، سماجی بہبود اور پنچایتی راج محکمہ کی جانب سے بھی اسٹال لگائے گئے تھے۔ اس کے بعد آڈیٹوریم میں منعقدہ مرکزی پروگرام میں مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ اپنے خطاب میں علاقائی صدر کملیش مشرا نے کہا کہ وزیر اعظم کی قیادت میں گزشتہ 12 برسوں کے دوران ملک نے ترقی، اچھے نظم و نسق اور عوامی فلاح و بہبود کے میدان میں نئی بلندیوں کو حاصل کیا ہے۔ حکومت نے مختلف فلاحی منصوبوں کے فوائد کو معاشرے کے آخری فرد تک پہنچانے کا کام کیا ہے۔ خصوصی مہمان رکن پارلیمان ڈاکٹر آنند کمار گونڈ نے کہا کہ مرکزی حکومت کی پالیسیوں کے باعث بنیادی ڈھانچے، صحت، تعلیم، زراعت، خواتین کے بااختیار بنانے اور ڈیجیٹل خدمات کے شعبوں میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ انہوں نے وکست بھارت کے عزم کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے تمام شہریوں سے فعال شرکت کی اپیل کی۔ کانفرنس میں مقررین نے حکومت کی کامیابیوں، عوامی فلاحی اسکیموں اور خود کفیل و ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر کے لیے جاری کوششوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پروگرام کا اختتام قومی تعمیر میں عوامی شمولیت کے عہد کے ساتھ ہوا۔ اس دوران سنی کمار رستوگی اور روہت چوہان اینڈ پارٹی نے ثقافتی پروگرام بھی پیش کیے۔ پروگرام کی نظامت بی جے پی کے ضلع نائب صدر رنو جے سنگھ نے انجام دی۔

قابض اسرائیل کی جانب سے مریضوں کے سفر میں رکاوٹوں کے باعث میڈیکل ریفرلز معطل کرنا نسل کشی کے مترادف

ڈاکٹر ابو صفیہ کی حراست کو برقرار رکھنا غزہ کے قیدیوں کے خلاف من مانی حراست کو فروغ دینا ہے: کلب برائے اسیران

کلب برائے اسیران نے کہا ہے کہ نام نہاد اسرائیلی سپریم کورٹ کا ڈاکٹر حسام ابو صفیہ کی حراست کو برقرار رکھنے کا فیصلہ غزہ کی پٹی پر جنگ شروع ہونے کے بعد سے وہاں کے ہزاروں قیدیوں کے خلاف اختیار کردہ من مانی حراست کی پالیسی کا واضح نمونہ ہے۔ کلب نے بدھ کے روز جاری کردہ ایک بیان میں وضاحت کی کہ یہ پالیسی اب بھی اسرائیلی عقوبت خانوں اور فوجی کیمپوں میں سینکڑوں قیدیوں کے خلاف 'غیر قانونی جنگجو' کے قانون کی بنیاد پر لاگو کی جا رہی ہے۔ کلب نے اس بات پر زور دیا کہ یہ قانون ایک ایسے قانونی آلے میں تبدیل ہو چکا ہے جسے انصاف اور بین الاقوامی قانون کے اصولوں کے تحت حاصل بنیادی ضمانتوں سے ہٹ کر، غیر معینہ مدت تک حراست کو طول دینے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ کلب برائے اسیران کے مطابق سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ ان فیصلوں کی ایک کڑی ہے جو ان کے بقول فلسطینی اسیران اور قیدیوں کے خلاف اپنائی گئی پالیسیوں کو مستحکم کرنے میں اسرائیلی عدالتی نظام کی ملی بھگت کی عکاسی کرتے ہیں۔ کلب نے نشاندہی کی کہ یہ رجحان ہزاروں فلسطینیوں کو من مانی طور پر حراست میں رکھنے کے لیے قانونی کور فراہم کرنے کی صورت میں نظر آتا ہے، چاہے وہ غزہ کی پٹی کے قیدی ہوں یا دریائے اردن کے مغربی کنارے، مقبوضہ بیت المقدس اور سنہ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں کے انتظامی نظر بند قیدی۔ کلب نے توجہ دلائی کہ اسرائیلی عدالتی نظام اسیران کی حراستی حالت اور عقوبت خانوں و حراستی مراکز کے اندر ان پر ہونے والے مظالم سے متعلق اپیلوں سے نمٹنے میں ٹال مٹول اور سستی کی پالیسی بھی اپنائے ہوئے ہے۔ کلب برائے اسیران نے اس بات پر زور دیا کہ ان پالیسیوں پر عمل درآمد جاری رہنا فلسطینی قیدیوں کی حالت کو مزید ابتر کر رہا ہے اور بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ قانونی اور انسانی حقوق کے فریم ورک سے باہر حراست کے اقدامات کو فروغ دے رہا ہے۔

قابض اسرائیل کی مغربی کنارے میں چھاپوں اور گرفتاریوں کی مہم

غزہ: قابض اسرائیلی فوج نے گذشتہ رات اور آج بدھ کی صبح مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے مختلف حصوں میں تلاشی اور چھاپہ مار کارروائیوں کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے دوران متعدد شہریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ قابض فوج نے شہر اور شہر کے مشرق میں واقع عسکر الجدید مہاجر کیمپ میں دھاوا بولا اور ۳ نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق قابض فوج نے نابلس شہر میں نمر خریوش اور خلیل شہاب کے گھروں پر چھاپہ مار کر انہیں گرفتار کیا، جبکہ نادر التک کو عسکر الجدید کیمپ سے گرفتار کیا گیا۔ قابض فوج نے عسکر کیمپ میں کئی گھروں کی تلاشی لی اور متعدد نوجوانوں کو حراست میں لے کر موقع پر ہی تفتیش کے بعد رہا کر دیا۔ قابض فوج نے شہر کے شمال میں واقع قصبے قطین پر دھاوا بولا اور کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی تلاشی کی وسیع مہم چلائی۔ اس دوران کئی نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا جن میں کچھ سابق اسیران بھی شامل ہیں، جن سے موقع پر ہی تفتیش کی گئی۔ قابض فوج نے جنین شہر کے مشرق میں واقع گاؤں بیت قاد میں گھروں پر چھاپے مارے، تلاشی لی اور سامان توڑ پھوڑ کر محمد حسن نصار نامی شہری کو گرفتار کر لیا۔ قابض فوج نے متعدد فوجی گاڑیوں کے ساتھ شہر میں داخل ہو کر مختلف محلوں میں پوزیشنیں سنبھال لیں اور نزال محلے میں کئی گھروں کی تلاشی لی۔ اس دوران مہدی نزال کو گرفتار کیا گیا، جبکہ سابق اسیر زیاد ابو عصب کے گھر پر دھاوا بول کر توڑ پھوڑ کی گئی اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

غزہ سے 3 اسیران کی مخدوش حالت میں صہیونی جیلوں سے رہائی، ہسپتال منتقل

قابض اسرائیل کی حکام نے بدھ کی شام غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے تین اسیران کو رہا کر دیا ہے جنہیں سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ رہائی غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع کرم ابو سالم کراسنگ کے ذریعے عمل میں آئی۔ ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ رہا ہونے والے اسیران کو ریڈ کراس کی ٹیموں کی نگرانی میں طبی امداد کے لیے براہ راست غزہ کی پٹی کے وسطی شہر دیر البلح میں واقع شہداء الاقصیٰ ہسپتال منتقل کیا گیا۔ دوسری جانب ریڈ کراس نے اس بات کی

تصدیق کی ہے کہ انہوں نے اسرائیلی عقوبت خانوں سے تین قیدیوں کی رہائی کے عمل میں سہولت فراہم کی ہے اور وہ طبی نگہداشت مکمل کرنے کے لیے شہداء الاقصیٰ ہسپتال پہنچ چکے ہیں۔ ہمارے نامہ نگار کے مطابق رہا ہونے والے اسیران کے نام درج ذیل ہیں: علاء عید محمد حمد (43 سال)، عمر محمد ابراہیم ابو سیف (35 سال) اور سلیمان سعود سلیمان ابو شلوف (25 سال)۔ ان تین اسیران کی رہائی ایک ایسے وقت میں ہوئی ہے جب غزہ کی پٹی کے بڑی تعداد میں قیدی اب بھی قابض اسرائیل کی حراست میں ہیں جنہیں سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری اسرائیلی جنگ کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ فلسطینی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کی تنظیمیں غزہ سے تعلق رکھنے والے قیدیوں کی حالت زار کو منظر عام پر لانے کا مطالبہ مسلسل جاری رکھے ہوئے ہیں، کیونکہ سامنے آنے والی شہادتوں اور رپورٹس میں اسرائیلی عقوبت خانوں اور حراستی مراکز کے اندر قیدیوں کو درپیش انتہائی مشکل حالات اور ان پر ہونے والے مظالم کا ذکر کیا گیا ہے۔ قابض فوج نے اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی پر ایک وسیع جنگ مسلط کر رکھی ہے، جس کے نتیجے میں ہزاروں افراد شہید اور زخمی ہوئے جبکہ انفراسٹرکچر اور شہری سہولیات کو بڑے پیمانے پر تباہی کا سامنا کرنا پڑا۔ غزہ میں وزارت صحت کے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ گیارہ اکتوبر کو جنگ بندی کے بعد سے شہداء کی تعداد 997 اور زخمیوں کی تعداد 3152 تک پہنچ چکی ہے، اس کے علاوہ غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں سے 784 شہداء کی لاشیں بھی نکالی گئی ہیں۔

فلسطینی وزارت صحت نے غزہ کی پٹی سے باہر علاج کے لیے جانے والے مریضوں کے سفر پر عائد مسلسل پابندیوں اور مشکلات کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ وہ میڈیکل ریفرلز (طبی حوالہ جات) کے فائل پر کام معطل کرنے جیسے سخت اقدامات اٹھانے پر مجبور ہو سکتی ہے۔

وزارت نے بدھ کے روز جاری کردہ ایک بیان میں کہا کہ یہ ممکنہ قدم اس وقت تک زیر غور رہے گا جب تک ان کے مطالبات پورے نہیں کیے جاتے۔ ان مطالبات میں علاج کے لیے باہر جانے کی اجازت کے حامل مریضوں کی تعداد میں اضافہ اور سفر کے لیے ضروری منظوری کے حصول سے متعلق طریقہ کار کو آسان بنانا شامل ہے۔

وزارت نے اعلان کیا کہ وہ ان مریضوں کی فہرستوں کے نمبر اور تاریخیں شائع کرنا شروع کرے گی جن کی فائلیں منظوری اور سکیورٹی کلیئرنس کے حصول کے لیے عالمی ادارہ صحت کو بھیجی گئی تھیں، لیکن ابھی تک ان کے بارے میں کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

وزارت نے وضاحت کی کہ فروری سنہ 2026ء سے اب تک بھیجی گئی کل فہرستوں کی تعداد 36 ہے، جن میں تقریباً تین ہزار مریض شامل ہیں، جو ابھی تک غزہ کی پٹی سے نکلنے اور علاج کروانے کے لیے درکار منظوریوں کے منتظر ہیں۔ وزارت نے نشاندہی کی کہ منظوری کا اجرا فہرستیں بھیجنے کی ترتیب کے مطابق نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے انتظار کا دورانیہ طویل ہو جاتا ہے اور ان مریضوں کی تکالیف میں مزید اضافہ ہوتا ہے جن کی حالت فوری طبی مداخلت کی متقاضی ہے۔

وزارت نے شفافیت کے اصول کے ساتھ اپنی وابستگی کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ سرکاری، انسانی حقوق، نگرانی کرنے والے اداروں اور میڈیا کو میڈیکل ریفرل کمیٹی کے کام کرنے کے طریقہ کار اور اس فائل میں اپنائے گئے اقدامات سے متعلق تمام معلومات فراہم کرنے کے لیے تیار ہے۔ وزارت نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ اصولی طور پر ان مریضوں کے نام شائع کرنے پر کوئی اعتراض نہیں رکھتی جو ابھی تک منظوری اور سکیورٹی کلیئرنس کے منتظر ہیں، تاہم وہ ان کی رازداری برقرار رکھنے اور ان کے ذاتی حقوق کے تحفظ کی خاطر ایسا کرنے سے گریز کر رہی ہے۔

یہ انتباہات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب عالمی ادارہ صحت کی رپورٹس اور فلسطینی وزارت صحت کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ 18,500 سے زائد مریض اور زخمی فوری طبی انخلا کے محتاج ہیں، جبکہ غزہ کے بیشتر ہسپتالوں کے ناکارہ ہونے کے بعد علاج کی خدمات میں شدید قلت پیدا ہو چکی ہے۔ ان رپورٹس کے مطابق، قابض اسرائیل کی جانب سے مریضوں کی فہرستوں پر عائد 'سکیورٹی جانچ' کے اقدامات طبی انخلا کے عمل میں سب سے بڑی رکاوٹ بن چکے ہیں۔ منظوری کے حصول میں طویل وقت لگنے کے باعث اکثر مریضوں کی صحت مزید بگڑ جاتی ہے یا علاج کے لیے سفر کرنے سے قبل ہی ان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

جنوبی لبنان میں بم بار ڈرون کے دھماکے سے 5 قابض اسرائیلی فوجی شدید زخمی

قابض اسرائیلی فوج نے اعلان کیا ہے کہ جنوبی لبنان میں ایک بارودی ڈرون کے دھماکے کے نتیجے میں اس کے متعدد فوجی شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ قابض فوج نے ایک مختصر بیان میں کہا کہ اس واقعے

میں پانچ فوجی زخمی ہوئے ہیں اور ان میں سے کچھ کی حالت تشویشناک ہے۔ اسرائیلی فوج نے دھماکے کی تفصیلات یا اس کے عین مقام کے بارے میں مزید معلومات فراہم نہیں کیں اور صرف اپنی صفوں میں ہونے والے نقصانات کی تعداد بتانے پر اکتفا کیا۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب 17 اپریل سنہ 2026ء کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے اعلان کردہ جنگ بندی کے باوجود لبنانی سرزمین کے اندر اسرائیلی فوجی کارروائیاں جاری ہیں۔ قابض فوج لبنانی علاقوں میں وقفے وقفے سے فضائی حملے اور فوجی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے، جبکہ بیروت کی جانب سے تل ابیب پر جنگ بندی کے سمجھوتوں کی مسلسل خلاف ورزی کا الزام عائد کیا جا رہا ہے۔ اسی تناظر میں لبنانی وزارت صحت نے بتایا ہے کہ گذشتہ دو مارچ سے اسرائیلی جارحیت کے نتیجے میں شہید ہونے والوں کی تعداد 3826 اور زخمیوں کی تعداد 11851 تک پہنچ گئی ہے۔

قاہرہ مذاکرات میں جنگ بندی معاہدے کے نفاذ اور دوسرے مرحلے میں منتقلی میں پیش رفت ہو رہی ہے: حماس

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مصری دارالحکومت قاہرہ میں ثالثوں کے ساتھ ان کی ملاقاتیں جاری ہیں، جس میں 'کونسل فار پیس' کے نمائندے نکولے ملادی نوف بھی شریک ہیں۔ ان ملاقاتوں کا مقصد جنگ بندی معاہدے کی شقوں کے نفاذ کے طریقہ کار پر بات چیت کرنا اور اس کے مختلف مراحل سے منسلک راستوں کو مکمل کرنا ہے۔

ترجمان حازم قاسم نے بدھ کے روز ایک ویڈیو بیان میں کہا کہ مذاکرات معاہدے کی تمام تفصیلات کو نافذ کرنے کے لیے عملی انتظامات کرنے پر مرکوز ہیں۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ ایسے مشترکہ نکات تک پہنچا جائے گا جنہیں تمام فریقین قبول کریں، خاص طور پر ثالثوں کے ساتھ حالیہ ملاقاتوں کے دوران حاصل ہونے والی وسیع تر ہم آہنگی کے بعد۔

حازم قاسم نے وضاحت کی کہ موجودہ کوششیں پہلے مرحلے کے بقیہ کاموں کو مکمل کرنے اور معاہدے کے دوسرے مرحلے میں مؤثر طریقے سے منتقل ہونے پر مرکوز ہیں، جس کے لیے ایک جامع وژن موجود ہے جو متفقہ ذمہ داریوں کے نفاذ کی ضمانت دیتا ہے۔

انہوں نے انکشاف کیا کہ کل ہونے والے مذاکراتی اجلاسوں میں پہلے مرحلے کے بقیہ کاموں کو نافذ کرنے کے طریقہ کار کے حوالے سے کافی قربت دیکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرحلے سے متعلق امور پر بھی بات چیت کی گئی، جن میں غزہ کی پٹی میں قومی کمیٹی کا داخلہ، بین الاقوامی افواج کا معاملہ، اور فلسطینی ہتھیاروں کے مسئلے کو ایک ایسے منطقی، معقول اور قابلِ اتفاق انداز میں حل کرنا شامل ہے جس پر مختلف فریقین متفق ہو سکیں۔

'حماس' کے ترجمان نے اس بات کا اعادہ کیا کہ تحریک زیر بحث مختلف مسائل کے حوالے سے لچک اور مثبتیت کا مظاہرہ کر رہی ہے، جس کا مقصد ایسے سمجھوتوں تک پہنچنا ہے جو معاہدے کو کامیاب بنائے اور اس کے مراحل کو نافذ کرنے میں معاون ثابت ہوں۔

حازم قاسم نے زور دے کر کہا کہ غزہ کی پٹی میں فلسطینی عوام کے مفادات ہی جماعت کے موقف کا بنیادی تعین کنندہ ہیں، جس کا مقصد جارحیت کو روکنا، انسانی امداد کی مؤثر ترسیل کو یقینی بنانا اور تعمیر نو کے عمل کا آغاز کرنا ہے۔

یاد رہے کہ 'حماس' نے 13 جون سنہ 2026ء کو 'روڈ میپ' منصوبے پر فلسطینی دھڑوں کا جواب حوالے کیا تھا، جو انہیں 19 اپریل سنہ 2026ء کو کونسل فار پیس کے نمائندے نکولے ملادی نوف سے موصول ہوا تھا۔

تحریک نے اس وقت تصدیق کی تھی کہ فلسطینی دھڑوں نے اس منصوبے کے ساتھ ذمہ داری اور مثبتیت کا مظاہرہ کیا ہے، اور پہلے مرحلے کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ مکمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا تھا، خاص طور پر انسانی پروٹوکول اور غزہ کی پٹی پر تمام قسم کی جارحیت کو روکنے کے حوالے سے۔

گذشتہ ہفتے کے دوران قاہرہ میں 'حماس' اور فلسطینی دھڑوں کی مصر، قطر اور ترکیہ کے ثالثوں کے ساتھ ملاقاتوں کا ایک سلسلہ ہوا، جس کے نتیجے میں ایک متفقہ فلسطینی موقف تشکیل پایا جو ثالثوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔

یہ ملاقاتیں غزہ پر جنگ بندی کے معاہدے کے عملی نفاذ، پہلے مرحلے کی شقوں کو مکمل کرنے، فوجی کارروائیوں اور ٹارگٹ کلنگ کو روکنے، گزرگاہوں کو کھولنے اور پٹی کے امور چلانے کے لیے مقرر کردہ قومی کمیٹی کے داخلے کو یقینی بنانے پر مرکوز ہیں۔

قابض اسرائیلی حکومت مغربی کنارے میں یہودی دہشت گردی 'شبیبہ التلال' ملیشیا کی مالی معاونت میں ملوث

غزہ: قابض اسرائیلی وزارتِ آبادکاری کی جانب سے جاری کردہ ایک سرکاری دستاویز سے انکشاف ہوا ہے کہ حکومت نے انتہا پسند یہودی آبادکار ملیشیا 'شبیبہ التلال' (Hilltop Youth) کو براہ راست مالی امداد فراہم کرنے کا منصوبہ منظور کر لیا ہے۔ عبرانی میڈیا کے مطابق اس منصوبے کے تحت اس ملیشیا سے تعلق رکھنے والے ہر یہودی آبادکار کو روزانہ 50 شیکل دیے جائیں گے، جس کا مقصد وقتاً فوقتاً تقسیم کیے جانے والے خریداری کوپن کے ذریعے ان کے کھانے اور کپڑوں کے اخراجات کو پورا کرنا ہے۔ یہ امداد ایک ایسے وقت میں دی جا رہی ہے جب یہ ملیشیا فلسطینی شہریوں اور ان کی املاک کے خلاف دہشت گردانہ حملوں کا طویل ریکارڈ رکھتی ہے۔ قابض حکام نے اس منصوبے کے لیے تقریباً 55 لاکھ شیکل کا ابتدائی بجٹ مختص کیا ہے، جس پر عمل درآمد رواں جون سنہ 2026ء کے آغاز سے کیا جا چکا ہے اور یہ موجودہ سال کے آخر تک جاری رہے گا۔ یہ رقوم مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ کر کے قائم کی گئی یہودی بستیوں اور غیر قانونی کھیتوں کی علاقائی کونسلوں کے ذریعے منتقل کی جاتی ہیں، جس سے ان گروہوں کی کارروائیوں کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ مالیاتی منصوبہ تقریباً 657 یہودی آبادکاروں کو ہدف بناتا ہے جو تزویراتی اور حساس علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں سے 255 عناصر رام اللہ کے نواح میں، 129 نابلس کے علاقے میں، اور 120 شمالی وادی اردن میں موجود ہیں۔ اس فہرست میں الخلیل کے پہاڑی سلسلے میں 99 عناصر اور بیت لحم کے جنوب میں 84 دیگر عناصر بھی شامل ہیں، جو فلسطینی بستیوں کے قلب میں حکومت کی حمایت یافتہ ان غنڈہ گردوں ٹولیوں کے وسیع پھیلاؤ کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ بجٹ ۱۲ کروڑ شیکل کے ایک بڑے سرکاری منصوبے کا حصہ ہے، جس پر قابض حکومت کی وزارتِ آبادکاری، وزارتِ تعلیم اور وزارتِ سکیورٹی مشترکہ طور پر عمل کر رہی ہیں۔ ان بھاری بجٹس کا مقصد ملیشیا کے ارکان کو ایسے پروگراموں میں ضم کرنا ہے جو انہیں فوج میں بھرتی ہونے کی ترغیب دیں، تاکہ ان کی موجودگی کو قانونی حیثیت دی جا سکے اور انہیں تعلیمی اور تربیتی ناموں کے تحت سرکاری عسکری نظام سے جوڑا جا سکے۔

بھوکا پیاسا رکھنا، بار بار برہنہ تلاشی لینا، جسمانی اور جنسی تشدد، فلسطینی خواتین قیدیوں پر صہیونی مجرموں کے مظالم

الخلیل سے تعلق رکھنے والی فلسطینی اسیرہ اور سیاسی کارکن پچاس سالہ لما خاطر نے قابض اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی اسیر خواتین کے ساتھ ہونے والے ظلم، گھسیٹنے، برہنہ تلاشی، تشدد اور بدترین سلوک کی ہولناک تفصیلات سے پردہ اٹھایا ہے۔

خاطر نے اپنے وکیل سے جو ان سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہوا، بتایا کہ انہیں 23 مارچ سنہ 2026ء کی صبح الخلیل میں ان کے گھر پر دھاوا بول کر گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں المسکوبیہ جیل منتقل کیا گیا جسے انہوں نے جہنم سے تعبیر کیا، جہاں جیل کی محافظوں نے مکمل برہنہ تلاشی لینے کے بعد ان پر شدید تشدد کیا۔

المسکوبیہ کے غسل خانے میں مار پیٹ اور تشدد کے بعد انہیں ایک انتہائی تاریک اور ٹھنڈی کوٹھری میں پھینک دیا گیا، ان کا حجاب زبردستی چھین لیا گیا، انہیں گالیاں دی گئیں، ان کے بستر پر پانی پھینکا گیا اور ان کا چشمہ ضبط کر لیا گیا۔

قابض افواج اسی پر بس نہیں ہوئیں، بلکہ اسیرہ لما خاطر کو دیگر اسیر خواتین کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ کر انہیں سر جھکا کر اور دیوار کی طرف منہ کر کے گھٹنوں کے بل بیٹھنے پر مجبور کیا گیا، اس سے قبل کہ جیل کی ظالم فورس (نحشون) نے انہیں زنجیروں میں جکڑے ہوئے فرش پر گھسیٹا۔

رملہ کی المناک رات

رملہ جیل میں بھی حالات اس سے بہتر نہ تھے۔ اسیرہ خاطر کو ایک ایسی کوٹھری میں تنہا رکھا گیا جہاں غسل خانے تک میں کیمروں سے نگرانی کی جاتی تھی، کوٹھری حشرات الارض سے بھری ہوئی تھی اور انہیں سارا وقت لوہے کی ایک سخت سیٹ پر بیٹھنا پڑتا تھا۔

رملہ کی اس رات کو جسے انہوں نے المناک قرار دیا خاطر کو دامون جیل منتقل کر دیا گیا، جہاں ان کے ساتھ مزید ظلم ہوا۔ تمام اسیر خواتین کی زبردستی برہنہ تلاشی لی گئی، انہیں ہاتھ پیچھے باندھ کر جیل کے صحن میں لایا گیا، انہیں گھٹنوں کے بل بیٹھنے پر مجبور کیا گیا اور جیل کے صحن میں گھسیٹا گیا، جس سے انہیں آج تک جاری رہنے والی تکلیف کا سامنا ہے۔

منصوبہ بند نشانہ بازی

اسیرہ خاطر نے بتایا کہ انہیں زیادہ تر دنوں میں بلاوجہ سزا دی جاتی ہے، انہیں 10 دن تک جیل کے صحن (فورہ) میں جانے سے محروم رکھا جاتا ہے اور اس دوران شدید تشدد، صوتی بموں اور شکاری کتوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض افواج جان بوجھ کر اسیر خواتین کی آنکھوں پر پٹیاں باندھتی ہیں، ان کے ہاتھ پیچھے باندھ کر انہیں منہ کے بل زمین پر گرا دیتی ہیں اور جیل کی محافظ خواتین ان پر اپنے جوتوں سے پاؤں رکھتی ہیں، جبکہ انہیں جوتے پہننے سے بھی منع کیا جاتا ہے۔

ظلم اور محرومی

اسیرہ لما خاطر دامون جیل کے کمرہ نمبر ۹ میں مقید ہیں، ان کے ہمراہ آمنہ، آیات سویلم، ام البراء عیاش، سلام منصور، نیوین عبداللہ، فاتنہ الشرباتی، شہد عادی، بشریٰ قواریق اور نائلہ سرادیح جیسی اسیر خواتین ہیں۔

اسیر خواتین جیل کے کمروں کے اندر شدید گنجائش سے زیادہ بھیڑ کا شکار ہیں، انہیں زمین پر سونے پر مجبور کیا جاتا ہے، حاملہ اسیر خواتین کی حالت انتہائی خراب ہے، جیل کی محافظ خواتین ان کے کپڑے ضبط کر لیتی ہیں اور انہیں غسل کرنے سے محروم رکھا جاتا ہے۔

تشدد، تذلیل اور گھسیٹنے کے علاوہ، اسیرہ خاطر نے تصدیق کی کہ اسیر خواتین بھوکی سوتی ہیں کیونکہ کھانا بہت کم ہے؛ ناشتہ صرف (دو چمچ دہی + ایک چمچ جام) پر مشتمل ہوتا ہے، دوپہر کا کھانا (۸ چمچ چاول + چنے یا دال) ہوتا ہے، اور رات کا کھانا (ایک انڈا + دو چمچ دال/چٹنی اور کبھی کبھار تھوڑا سا شوربہ) ہوتا ہے اور اسیر خواتین مغرب تک کھانا اکٹھا کرتی ہیں تاکہ اسے کھا سکیں۔

اسیرہ لما عبدالمطلب ذیب خاطر، پانچ بچوں (یحییٰ، عزالدین، یمان، بیسان اور اسامہ) کی ماں اور حازم کی دادی ہیں، وہ ایک سیاسی تجزیہ کار، میڈیا پرسن اور الخلیل یونیورسٹی کے کالج آف آرٹس سے عربی زبان میں بیچلر ڈگری یافتہ ہیں۔ وہ فلسطینی مزاحمت کی حامی اپنی تحریروں کے لیے جانی جاتی ہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔ کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔ کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔